روزنامہ ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAIRAABTA

صبح صادق	04:50
طلوع آفتاب	06:11
زوال آفتاب	12:40
غروب آفتاب	07:17

آج کی حدیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کسی بے چاری بے شوہر والی عورت یا کسی مسکین حاجت مند کے لئے دوڑ دھوپ کرنے والا بندہ (اللہ کے نزدیک اور اجر وثواب میں) راہِ خدا میں جنگ کرنے والے بندے کے مثل ہے (راوی کہتے ہیں کہ اور میرا گمان ہے یہ بھی فرمایا تھا کہ) اس قائم اللیل (یعنی شب بیدار) بندے کی طرح ہے جو عبادت اور شب خیزی میں سستی نہ کرتا ہو۔

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۲۰۴ ۞ ہفتہ، ۲۵ رجولائی، ۲۰۲۶، ۱۰ رصفر المظفر ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴ روپے، صفحات:۸

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 204, Saturday- 25 July, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

طلبہ کے احتجاج کے بعد حکومت کی بڑی کارروائی

نیٹ پیپر لیک معاملے پر طلبہ کے مسلسل احتجاج کے بعد حکومت نے این ٹی اے کے ۴۷ رافسران کو برطرف کردیا،

نئی دہلی: نیٹ پیپر لیک معاملے پر ملک بھر میں جاری طلبہ کے احتجاج اور حکومت پر بڑھتے دباؤ کے درمیان مرکزی حکومت نے نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) کے 47 افسران کو برطرف کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت نے اس کے ساتھ ہی این ٹی اے کی تنظیم نو اور اس کے امتحانی نظام میں بنیادی سطح پر اصلاحات کا بھی اعلان کیا ہے۔ ذرائع کے مطابق بعض افسران کے خلاف مزید سخت کارروائی بھی کی جا سکتی ہے۔ حکومت کی جانب سے یہ اقدام ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب نیٹ سمیت مختلف قومی سطح کے امتحانات میں بے ضابطگیوں اور پیپر لیک کے الزامات کے خلاف طلبہ مسلسل احتجاج کر رہے ہیں۔ اپوزیشن جماعتیں بھی حکومت کو امتحانی نظام میں ناکامی پر تنقید کا نشانہ بنا رہی ہیں۔ ایسے میں حکومت نے سخت کارروائی اور اصلاحات کے ذریعے امتحانی نظام پر عوامی اعتماد بحال کرنے کی کوشش شروع کر دی ہے۔ ذرائع کے مطابق مرکزی حکومت آئندہ ایک ماہ کے اندر نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی کے ڈھانچے میں بڑے پیمانے پر تبدیلیاں کرنے جا رہی ہے۔ اس مقصد کے لیے ماہرین کی سفارشات کی بنیاد پر ایک جامع اصلاحاتی منصوبہ تیار کیا جا رہا ہے، جس کے تحت ایجنسی کے انتظامی اور تکنیکی نظام کو جدید تقاضوں کے مطابق ازسرِنو مرتب کیا جائے گا۔ این ٹی اے کے امتحانات کے انعقاد کے موجودہ نظام میں بھی اہم تبدیلیاں متوقع ہیں۔ خاص طور پر امتحانات کے انتظام اور دیگر خدمات کے لیے اپنائے جانے والے آؤٹ سورسنگ کے طریقۂ کار پر نظرِ ثانی کی جائے گی۔ حکومت کا کہنا ہے کہ مستقبل میں ایسا نظام وضع کیا جائے گا جو مکمل طور پر محفوظ، شفاف اور پیپر لیک جیسے واقعات سے پاک ہو۔ مجوزہ اصلاحات کے تحت امتحانی سوالناموں کی تیاری، ان کی ترسیل، امتحانی مراکز کے انتخاب اور نگرانی کے طریقہ کار کو مزید مضبوط بنانے پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔ حکومت کی کوشش ہے کہ قومی سطح کے امتحانات کے انعقاد میں انسانی مداخلت کو کم سے کم کیا جائے اور جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کے ذریعے امتحانی عمل کو زیادہ قابلِ اعتماد بنایا جائے۔ واضح رہے کہ نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی ملک کے متعدد اہم قومی امتحانات کا انعقاد کرتی ہے۔ ان میں نیٹ، جے ای ای، سی یو ای ٹی سمیت تقریباً 15 سے 20 بڑے امتحانات شامل ہیں۔ حالیہ برسوں میں ان امتحانات میں بے ضابطگیوں اور پیپر لیک کے متعدد معاملات سامنے آنے کے بعد این ٹی اے کی ساکھ پر سوالات اٹھے ہیں۔ طلبہ تنظیموں کے احتجاج کے درمیان حکومت کے اس فیصلے کو امتحانی نظام میں اصلاحات کی جانب ایک اہم قدم قرار دیا جا رہا ہے۔ تاہم ناقدین کا کہنا ہے کہ صرف افسران کی برطرفی کافی نہیں ہوگی، بلکہ ایک ایسا مضبوط اور جوابدہ امتحانی نظام قائم کرنا ضروری ہے جس پر طلبہ اور عوام مکمل اعتماد کر سکیں۔ بھارتی حکومت نے امتحانی پرچوں (نیٹ پیپرز) کی مسلسل لیک اور تعلیمی نظام میں بے ضابطگیوں کے خلاف ملک بھر میں جاری طلبہ کے شدید احتجاج کے بعد پرچہ لیک کرنے کے ذمہ داروں کو سخت سزائیں دینے کے لیے فاسٹ ٹریک عدالتیں قائم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے طویل خاموشی توڑتے ہوئے اس اسکینڈل میں ملوث عناصر کے خلاف کارروائی کا عزم ظاہر کیا ہے۔ تاہم، اس حکومتی اعلان کے باوجود طلبہ اور اپوزیشن کا احتجاج تاحال جاری ہے اور ان کے مطالبات درج ذیل ہیں۔ حکومت اور مظاہرین کے درمیان مذاکرات ہوئے ہیں اور حکومت نے طلبہ کے مطالبات پر حتمی جواب دینے کے لیے مزید وقت مانگا ہے۔ اس صورتحال کے پیشِ نظر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں (لوک سبھا اور راجیہ سبھا) میں اپوزیشن کی جانب سے مسلسل ہنگامہ آرائی جاری ہے اور اس معاملے پر بحث نہ ہونے کے باعث اجلاس بار بار ملتوی کیے جا رہے ہیں۔

روبیو کے بیان پر عباس عراقچی کا ردعمل

امریکی جارحیت ٹرمپ کیلئے مہنگی پڑے گی

تہران: ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے مارکو روبیو کے بیان پر ردعمل دیتے ہوئے کہا ہے کہ ایران کے خلاف امریکی فوجی کارروائیاں ڈونالڈ ٹرمپ کے لیے کسی بھی ممکنہ معاہدے کو مزید مشکل اور مہنگا بنا دیں گی۔ ایران کے وزیر خارجہ سید عباس عراقچی نے امریکہ کو سخت تنبیہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایران کے خلاف مسلسل فوجی کارروائیاں نہ صرف خطے میں کشیدگی کو بڑھا رہی ہیں بلکہ اس سے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کیلئے ایران کے ساتھ کسی ممکنہ معاہدے تک پہنچنا مزید مشکل اور مہنگا ہو جائے گا۔ انہوں نے امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو کے حالیہ بیانات کو زمینی حقائق سے متصادم قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا۔ عباس عراقچی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری اپنے بیان میں کہا کہ امریکی انتظامیہ میں بعض عناصر محض 2028 کے سیاسی مفادات کو سامنے رکھ کر زمینی حقائق کو نظرانداز کر رہے ہیں۔ ان کے مطابق ایران کے خلاف بلاسوچے سمجھے فوجی کارروائیوں کی حمایت سے صرف یہی یقینی بنایا جا رہا ہے کہ اگر امریکہ ایران کے ساتھ کسی معاہدے کی کوشش کرتا ہے تو اس کے لیے اسے کہیں زیادہ سیاسی اور سفارتی قیمت چکانی پڑے گی۔ ایرانی وزیر خارجہ کا یہ بیان امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو کے اس دعوے کے بعد سامنے آیا ہے، جس میں انہوں نے کہا تھا کہ ایران نجی سطح پر واشنگٹن کے ساتھ کشیدگی کے خاتمے کے لیے مذاکرات کا خواہاں ہے، تاہم وہ اس وقت کسی معاہدے کے لیے تیار نہیں ہے۔ فلپائن کی راجدھانی منیلا میں آسیان وزرائے خارجہ کے اجلاس کے موقع پر گفتگو کرتے ہوئے مارکو روبیو نے کہا تھا کہ صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ایران کے معاملے میں 'آنکھ کے بدلے سر' کی پالیسی اختیار کی ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر ایران امریکی مفادات کے خلاف سرگرمیاں جاری رکھتا ہے تو اسے مزید بھاری قیمت چکانی پڑ سکتی ہے۔ دوسری جانب امریکی سینٹرل کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ امریکی فوج نے ایران کے فوجی ٹھکانوں پر حملوں کا ایک اور سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ امریکی حکام کے مطابق امریکہ نے مسلسل تیرہویں رات ایران کے مختلف اہداف کو نشانہ بنایا ہے۔ سینٹرل کمانڈ نے ایکس پر جاری بیان میں کہا کہ یہ کارروائیاں ایران کو اس کے اقدامات کے لیے جوابدہ بنانے اور بین الاقوامی تجارتی جہاز رانی کو درپیش خطرات کو کم کرنے کے مقصد سے کی جا رہی ہیں۔

پیپر لیک معاملہ میں سخت سزا والے بل کو مودی کابینہ کی ملی منظوری

۱۰ رسال کی جیل اور ۱۰ رکروڑ روپے جرمانہ کا التزام

خصوصی فاسٹ ٹریک عدالتوں کو قانونی پشت پناہی دی جائے گی اور فاسٹ ٹریک عدالتوں کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ 3 ماہ کے اندر تحقیقات مکمل کر کے فیصلہ سنا سکیں۔ پیپر لیک تنازعہ اور طلبا کی جاری تحریک کے درمیان جمعہ کو مرکزی حکومت نے بیک وقت 2 محاذوں پر سرگرمی دکھائی ہے۔ ایک جانب وزیر اعظم نریندر مودی کی صدارت میں کابینہ کمیٹی آن سیکورٹی (سی سی ایس) اور کابینہ کمیٹی آن اکنامک افیئرز (سی سی ای اے) کے اجلاس کے بعد مرکزی کابینہ کا ایک اہم اجلاس ہوا، جس میں ترمیم شدہ پیپر لیک بل کے مسودے پر بحث کی گئی اور اسے منظوری دے دی گئی۔ دوسری جانب کابینہ کے اجلاس میں 'پبلک اگزامنیشنز (پریوینشن آف اَن فیئر مینز) ایکٹ، 2024' کو مزید سخت بنانے کی تجویز پر بحث ہوئی۔ حکومت آئندہ ہفتے مانسون اجلاس کے دوران اس ترمیمی بل کو پارلیمنٹ میں پیش کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ اس میں پیپر لیک مافیا کے خلاف سخت دفعات شامل ہوں گی۔ خصوصی فاسٹ ٹریک عدالتوں کو قانونی پشت پناہی دی جائے گی اور فاسٹ ٹریک عدالتوں کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ 3 ماہ کے اندر تحقیقات مکمل کر کے فیصلہ سنا سکیں۔ اس کے علاوہ پیپر لیک معاملے میں 10 سال کی سزا اور 10 کروڑ روپے جرمانے کی بھی تجویز ہے۔ اس سے قبل وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا تھا کہ ''پیپر لیک کوئی معمولی معاملہ نہیں ہے۔ یہ لاکھوں طلبا اور ان کے خاندانوں کے مستقبل سے جڑا معاملہ ہے اور حکومت قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی یقینی بنانے کے لیے نیا قانون لانے جا رہی ہے۔'' انہوں نے متعلقہ محکموں کے افسران کو فوری طور پر ضروری کارروائی شروع کرنے کی ہدایات بھی دی تھیں۔ اب کابینہ کی منظوری کے بعد سب کی نظریں اگلے ہفتے پارلیمنٹ کی کارروائی پر ہوں گی، جہاں اس اہم بل کو پیش کیے جانے کا امکان ہے۔ قابل ذکر ہے کہ مرکزی حکومت نے جمعرات کو وزارت تعلیم میں ایک بڑی انتظامی تبدیلی بھی کی ہے۔ حکومت نے 1994 بیچ کے راجستھان کیڈر کے آئی اے ایس افسر نریش پال گنگوار کو محکمۂ اعلیٰ تعلیم کا نیا سکریٹری مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ونے جوشی کی جگہ یہ ذمہ داری سنبھالی ہے۔

آسام میں سیلاب کی تباہی جاری، ۴۷ رافراد جاں بحق، 10.6 لاکھ سے زائد متاثر

۴۷ رافراد جان کی بازی ہار چکے ہیں، ۲۵ راضلاع میں راحت اور بچاؤ کی کارروائیاں جاری ہیں اور ہزاروں افراد کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا گیا ہے

گوہاٹی: آسام میں سیلاب کی تباہ کاریوں کا سلسلہ جاری ہے اور ریاست کے مختلف علاقوں میں لاکھوں افراد اس قدرتی آفت سے متاثر ہوئے ہیں۔ ریاستی حکومت کی تازہ رپورٹ کے مطابق 29 اپریل سے 23 جولائی کے درمیان سیلاب کے باعث 47 افراد کی جان جا چکی ہے، جبکہ 10 لاکھ 63 ہزار 216 سے زائد افراد متاثر ہوئے ہیں۔ حکومت نے متاثرین تک راحتی سامان پہنچانے اور انہیں محفوظ مقامات پر منتقل کرنے کے لیے جنگی پیمانے پر کارروائیاں تیز کر دی ہیں۔ وزیر اعلیٰ ہمنت بسوا سرما نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری اپنے بیان میں کہا کہ ریاستی حکومت متاثرہ خاندانوں تک کھانا، پینے کا صاف پانی، ادویات اور دیگر ضروری اشیا کی مسلسل فراہمی کو یقینی بنا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیلاب سے جان و مال کا بڑا نقصان ہوا ہے اور حکومت چوبیس گھنٹے متاثرین کی مدد کے لیے کام کر رہی ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ریاست کے 25 اضلاع میں واقع 77 ریونیو سرکل اور 2,023 دیہات سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں۔ متاثرہ افراد کی مدد کے لیے 162 راحتی کیمپ قائم کیے گئے ہیں، جہاں 41 ہزار 264 افراد پناہ لیے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف علاقوں میں 1,072 راحتی تقسیم مراکز بھی قائم کیے گئے ہیں، جہاں ضروری امدادی سامان فراہم کیا جا رہا ہے۔ سیلاب سے ہونے والی اموات میں سب سے زیادہ 21 افراد ضلع شیوساگر میں جاں بحق ہوئے ہیں، جبکہ چرائیدیو میں 10، جورہاٹ میں 8، دھیمجی میں 3، کاربی آنگلونگ اور گولاگھاٹ میں 2، 2 اور سونیت پور میں ایک شخص کی موت واقع ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ اب بھی 8 افراد لاپتا ہیں، جن میں 6 شیوساگر، ایک دھیمجی اور ایک چرائیدیو سے تعلق رکھتے ہیں۔ سیلاب نے رہائشی مکانات کو بھی شدید نقصان پہنچایا ہے۔ رپورٹ کے مطابق 401 مکانات مکمل طور پر تباہ ہو چکے ہیں جبکہ 1,856 مکانات کو جزوی نقصان پہنچا ہے۔ ریاستی حکومت نے اب تک 28 ہزار 912 افراد کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا ہے اور بچاؤ و راحت کی کارروائیاں مسلسل جاری ہیں۔ دریں اثنا، متاثرہ علاقوں میں قومی آفات سے نمٹنے والی فورس (این ڈی آر ایف)، فوج اور ضلعی انتظامیہ کی ٹیمیں امدادی کاموں میں مصروف ہیں۔ کئی مقامات پر فوج کے ہیلی کاپٹر فضائی نگرانی کے ذریعے محصور افراد کی تلاش میں مصروف ہیں۔

مختصر مگر اہم خبریں

اقوام متحدہ میں بھارت نے پاکستان کو لتاڑا

دنیا پی او کے میں حقوق کی پامالی کی گواہ ہے: بھارتی ایلچی

نیویارک: ہندوستان نے جمعرات کے روز اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل (یو این ایس سی) میں پاکستان پر حملہ کرتے ہوئے اسلام آباد پر پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر (پی او کے) میں لوگوں کے حقوق کو منظم طریقے سے کچلنے کا الزام عائد کیا جبکہ اس کے اپنے ریکارڈ سے توجہ ہٹانے کے لیے بار بار جموں و کشمیر کو بین الاقوامی فورمز پر پکارا گیا۔ تنازعات کے پرامن حل کے طریقہ کار کو مضبوط بنانے پر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی کھلی بحث کے دوران، اقوام متحدہ میں ہندوستان کے مستقل نمائندے، سفیر ہریش پروتھینی نے کہا کہ پاکستان کے زیر قبضہ جموں و کشمیر کے اندر کی حقیقت پاکستانی ریاست کی 'حقیقی نوعیت' کو بے نقاب کرتی ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ پاکستان کو عالمی برادری کے سامنے گمراہ کن بیانیہ کے طور پر بیان کرنے کے بجائے اپنے اندرونی چیلنجز سے نمٹنے پر توجہ دینی چاہیے۔ ان کا یہ تبصرہ اس وقت آیا جب پاکستان نے ایک بار پھر سلامتی کونسل میں مسئلہ کشمیر کو اٹھانے کی کوشش کی، جس سے ہندوستان کی جانب سے سخت ردعمل سامنے آیا۔ نئی دہلی نے اپنے دیرینہ موقف کا اعادہ کیا کہ جموں و کشمیر ہندوستان کا اٹوٹ انگ ہے اور یہ برقرار رکھا کہ واحد حل طلب مسئلہ ہندوستانی سرزمین پر پاکستان کا مسلسل غیر قانونی قبضہ ہے۔ پاکستانی مقبوضہ کشمیر کی صورتحال کی طرف توجہ مبذول کرواتے ہوئے سفیر پاروتھینی نے کہا کہ وہاں رہنے والے لوگوں کو کئی دہائیوں سے جبر کا سامنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''دنیا پاکستانی مقبوضہ کشمیر میں بنیادی حقوق، آزادی اظہار اور انجمن کے مسلسل دباؤ اور کشمیریوں کی بنیادی آزادیوں کو دبانے کی گواہ ہے۔ یہ الگ تھلگ مثالیں نہیں ہیں، بلکہ تقریباً آٹھ دہائیوں سے پاکستانی مقبوضہ کشمیر میں پاکستانی اسٹیبلشمنٹ کے ایک بڑے ڈیزائن کا حصہ ہیں۔

میرے والد کی آنکھوں کی روشنی جا رہی، فوراً علاج کرائیے

۱۱۰۰ ردنوں سے جیل میں بند عمران خان کے بیٹے کی اپیل

پاکستان کے سابق وزیر اعظم اور سابق کرکٹ کپتان عمران خان کی صحت سے متعلق ان کے بیٹے قاسم خان نے شدید تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ 1100 دنوں سے جیل میں قید عمران خان کی بینائی مسلسل کمزور ہو رہی ہے، لیکن خاندان کو نہ تو ان سے ملاقات کی اجازت دی جا رہی ہے اور نہ ہی ان کی طبی حالت کے بارے میں کوئی معلومات دی جا رہی ہیں۔ قاسم نے عالمی برادری سے مداخلت کی اپیل کرتے ہوئے پاکستان کی حکومت اور فوجی اسٹیبلشمنٹ پر شدید حملہ کیا۔ قاسم خان نے جمعرات کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک جذباتی پوسٹ لکھ کر اپنے والد کی صحت کے حوالے سے اپنی تشویش ظاہر کی۔ انہوں نے کہا کہ عمران خان کو جیل میں قید ہوئے تقریباً 1100 دن ہو چکے ہیں اور مارچ کے بعد سے انہوں نے اپنے والد کی آواز تک نہیں سنی ہے۔ اس نے پوسٹ میں لکھا ہے کہ ''کئی ماہ سے ہمیں ان سے بات کرنے یا ملاقات کرنے کی اجازت نہیں دی گئی ہے۔ ہمیں یہ تک معلوم نہیں کہ انہیں مناسب علاج مل رہا ہے یا نہیں۔ ان کی بینائی مسلسل کمزور ہو رہی ہے اور انہیں فوری طبی امداد کی ضرورت ہے۔'' قابل ذکر ہے کہ 26 سالہ قاسم اور ان کے بڑے بھائی سلیمان خان برطانیہ میں رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انہیں اپنے والد کے حوالے سے صرف سیاسی تشویش ہی نہیں ہے، بلکہ ایک بیٹے کی حیثیت سے وہ انہیں بے حد یاد بھی کرتے ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ''کاش میں ان سے کرکٹ، کتابوں اور فلموں جیسی عام باتیں کر سکتا۔ پاکستان کے عوام اپنے منتخب لیڈر کو آزاد دیکھنا چاہتے ہیں، لیکن مجھے اپنے والد کی پہلے سے کہیں زیادہ یاد آتی ہے۔'' قاسم نے پاکستان کے موجودہ نظام پر بھی حملہ کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ فوجی حمایت یافتہ حکومت جمہوری اداروں کو کمزور کر رہی ہے، سیاسی مخالفین کو کچل رہی ہے اور لوگوں سے اپنے لیڈران کو منتخب کرنے کا حق چھین رہی ہے۔ انہوں نے عالمی برادری سے اپیل کی کہ وہ اس معاملے پر خاموش نہ رہے۔ واضح رہے کہ 73 سالہ عمران خان کو 5 اگست 2023 کو توشہ خانہ بدعنوانی کے معاملے میں قصوروار قرار دیے جانے کے بعد گرفتار کیا گیا تھا۔ اس کے بعد ان کے خلاف کئی دیگر معاملات میں بھی کارروائی کی گئی اور وہ مسلسل راولپنڈی کی اڈیالہ جیل میں قید ہیں۔ فی الحال انہیں تنہائی کی قید (سولیٹری کنفائنمنٹ) میں رکھا گیا ہے۔

زبردست ہنگامہ کے درمیان راجیہ سبھا میں 'وندے ماترم بل' پیش

بے حرمتی پر ملے گی سزا

قومی وقار کی توہین کی روک تھام سے متعلق قانون کے تحت قومی علامتوں اور قومی وقار کا احترام کرنا تمام شہریوں کی ذمہ داری سمجھا گیا ہے۔ پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس کے دوران وزیر مملکت برائے داخلہ نتیانند رائے نے جمعہ کو راجیہ سبھا میں ہنگامے کے بیچ 'پریوینشن آف انسلٹ ٹو نیشنل آنرز (ترمیمی) بل' پیش کیا۔ یہ بل قومی وقار سے متعلق موجودہ قانون میں ترمیم کے مقصد سے لایا گیا ہے۔ اس ترمیمی بل کے ذریعے قومی علامتوں، قومی پرچم اور قومی وقار سے متعلق قانونی دفعات میں تبدیلی کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ مانسون اجلاس کے دوران پیش کیے گئے اس بل پر پارلیمنٹ میں مزید بحث ہونے کا امکان ہے۔ ایوان میں پیش کیے جانے کے بعد اب اس بل کو غور و خوض اور منظوری کے مرحلے سے گزرنا ہوگا۔ مرکزی حکومت کا کہنا ہے کہ قومی وقار سے متعلق قوانین کو وقت کی ضرورتوں کے مطابق مضبوط اور واضح بنانا ضروری ہے۔ اسی مقصد سے 'پریوینشن آف انسلٹ ٹو نیشنل آنرز (ترمیمی) بل' راجیہ سبھا میں پیش کیا گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ قومی گیت وندے ماترم کی توہین کرنے یا اس کے گائیکی میں جان بوجھ کر رکاوٹ ڈالنے پر سزا کا التزام کیا گیا ہے۔ نئی دفعات کے مطابق اگر کوئی شخص قصداً وندے ماترم گائے جانے کی توہین کرتا ہے یا اس کی گائیکی میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے تو اسے 3 سال تک کی قید، جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔ قومی وقار کی توہین کی روک تھام سے متعلق قانون کے تحت قومی علامتوں اور قومی وقار کا احترام کرنا تمام شہریوں کی ذمہ داری سمجھا گیا ہے۔ اسی کے تحت قومی ترانے اور قومی گیت کے احترام کے حوالے سے بھی قوانین بنائے گئے ہیں۔ قانون کے مطابق قومی ترانے کے دوران لوگوں کو احترام کے طور پر کھڑا ہونا ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی قومی ترانے یا قومی گیت گائے جانے کے دوران کسی طرح کا توہین آمیز رویہ اختیار کرنے یا رکاوٹ ڈالنے پر کارروائی کی جا سکتی ہے۔ دراصل 9 جولائی کو مرکزی وزارتِ داخلہ نے ایک حکم جاری کیا تھا۔ اس حکم میں کہا گیا تھا کہ سرکاری پروگراموں میں وندے ماترم اور جن گن من، دونوں گائے جانے کی صورت میں پہلے وندے ماترم اور اس کے بعد جن گن من گایا جائے۔

نیٹ امتحان میں توقع کے برخلاف نتائج، عدالت نے نوٹس جاری کیا

جس طالب علم کو ۵۲۲ رنمبر ملنے چاہئے تھے اسے صرف ۹۵ رمارکس ملے، عدالت نے جوابی پرچے طلب کئے۔ ملک بھر جاری نیٹ پیپر لیک تنازع کے بیڑ ضلع کے دو طلبہ کے نتائج نے ایک نیا سوال کھڑا کر دیا ہے۔ اپنی توقع سے انتہائی کم نمبر ملنے کا دعویٰ کرتے ہوئے دونوں طلبہ نے بامبے ہائی کورٹ کی اورنگ آباد بنچ سے رجوع کیا تھا۔ عدالت نے معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) کو نوٹس جاری کیا ہے اور دونوں طلبہ کے جوابی پرچے ایک ہفتے کے اندر عدالت میں پیش کرنے کا حکم دیا ہے۔ واضح رہے کہ نیٹ امتحان کا پرچہ لیک ہونے کے انکشاف کے بعد این ٹی اے نے دوبارہ امتحان منعقد کیا تھا، جس کا نتیجہ ۱۶ رجولائی کو جاری کیا گیا۔ تاہم بیڑ کے طالب علم سوہم گوتے کا کہنا ہے کہ سرکاری شیٹ اور اپنی شیٹ کا جائزہ لینے کے بعد اسے یقین تھا کہ اسے کم از کم ۵۲۲ رنمبر حاصل ہوں گے، لیکن اسے محض ۹۵ رنمبر دیئے گئے۔ اسی علاقے کی ایک طالبہ کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔ طالبہ کو اپنی کارکردگی کے مطابق ۴۰۲ رسے زائد نمبر ملنے کی توقع تھی، مگر نتائج میں اسے صرف ۸۷ رنمبر دیئے گئے، جس پر اس نے بھی نتیجے کی شفافیت پر سوال اٹھایا ہے۔ نمبروں میں غیر معمولی فرق سامنے آنے کے بعد دونوں طلبہ نے اورنگ آباد بنچ میں درخواست دائر کی۔ اس معاملے کی سماعت کے دوران درخواست گزار کے وکیل ایڈوکیٹ مہندر پنڈت راؤ گنڈلے نے عدالت کو بتایا کہ نتیجے اور جوابی پرچے میں واضح تضاد موجود ہے۔ دلائل سننے کے بعد عدالت نے معاملے کو سنجیدہ قرار دیتے ہوئے این ٹی اے کو نوٹس جاری کیا اور ہدایت دی کہ ایک ہفتے کے اندر دونوں طلبہ کی اصل او ایم آر جوابی پرچیاں عدالت میں جمع کرائی جائیں۔

جنتر منتر انٹرنیٹ بندش کے خلاف پی آئی ایل، دہلی ہائی کورٹ فوری سماعت پر آمادہ

دہلی کے جنتر منتر کے اطراف بار بار موبائل انٹرنیٹ خدمات کی معطلی کے خلاف دائر عوامی مفاد کی درخواست پر دہلی ہائی کورٹ نے فوری سماعت پر آمادگی ظاہر کردی

دہلی کے جنتر منتر کے اطراف موبائل انٹرنیٹ خدمات کی بار بار معطلی کے خلاف دائر عوامی مفاد کی درخواست (پی آئی ایل) کا جمعرات کو دہلی ہائی کورٹ میں ذکر کیا گیا، جس پر عدالت نے اسی دن فوری سماعت کیلئے رضامندی ظاہر کردی۔ یہ معاملہ چیف جسٹس دیویندر کمار اُپادھیائے اور جسٹس تیجس کاریہ پر مشتمل بنچ کے سامنے پیش کیا گیا۔ ڈیجیٹل حقوق کیلئے کام کرنے والی تنظیم ایس ایف ایل سی ڈاٹ ان (SFLC.in) نے یہ پی آئی ایل دائر کرتے ہوئے ٹیلی کمیونیکیشن ایکٹ ۲۰۲۳ء اور ٹیلی کمیونی کیشن (عارضی معطلی خدمات) قواعد ۲۰۲۴ء کے تحت اختیارات کے استعمال سے متعلق آئینی اور قانونی سوالات اٹھائے ہیں۔ درخواست گزار کے وکیل نے عدالت کو بتایا کہ حکومت نے جنتر منتر کے اطراف انٹرنیٹ خدمات معطل کردی ہیں اور دوپہر ڈھائی بجے فوری سماعت کی درخواست کی، جسے دہلی ہائی کورٹ نے قبول کرلیا۔ یہ پی آئی ایل ایسے وقت میں دائر کی گئی ہے جب احتجاجی مقام کے اطراف بار بار انٹرنیٹ بند کیا جا رہا ہے۔ اس سے قبل جمعرات کو مرکزی حکومت نے ٹیلی کام کمپنیوں کو جنتر منتر کے ڈیڑھ کلومیٹر کے دائرے میں موبائل ڈیٹا خدمات معطل کرنے کی ہدایت دی۔ جاری طلبہ احتجاج کے دوران ایک ہفتے میں یہ چھٹی مرتبہ انٹرنیٹ معطل کیا گیا ہے۔ وزارتِ داخلہ نے کہا کہ یہ فیصلہ ''عوامی تحفظ، ممکنہ ہنگامی صورتحال سے بچاؤ اور کسی بھی جرم پر اکسانے کی روک تھام'' کے مفاد میں کیا گیا ہے۔ بار بار انٹرنیٹ معطلی کے باعث وسطی دہلی میں رہائشیوں، کاروباری اداروں اور مسافروں کو ڈیجیٹل ادائیگیوں، رابطے اور نیویگیشن میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ صارفین نے منڈی ہاؤس تک کے علاقوں میں کمزور یا مکمل طور پر منقطع انٹرنیٹ کی شکایت کی، جبکہ چھوٹے تاجروں نے بتایا کہ یو پی آئی (UPI) ادائیگیاں وصول نہ کر سکنے کی وجہ سے انہیں مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ ٹیلی کمیونیکیشن (عارضی معطلی خدمات) قواعد ۲۰۲۴ء کے مطابق انٹرنیٹ معطلی کے احکامات صرف مرکزی یا ریاستی داخلہ سکریٹری، یا ناگزیر حالات میں جوائنٹ سکریٹری سے کم درجے کے نہ ہونے والے افسر کی جانب سے جاری کیے جا سکتے ہیں۔ ڈیجیٹل حقوق کی تنظیم ایکسیس ناؤ (Access Now) نے جنتر منتر کے اطراف انٹرنیٹ معطلی کی مذمت کرتے ہوئے فوری طور پر خدمات بحال کرنے کا مطالبہ کیا۔ تنظیم نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا ''جنتر منتر کے اطراف انٹرنیٹ فوری طور پر بحال کیا جائے۔ احتجاج کے دوران انٹرنیٹ بندش معلومات تک رسائی محدود کرتی ہے، رپورٹنگ میں رکاوٹ ڈالتی ہے اور حکام کو عوامی نگرانی سے بچاتی ہے۔ اس بات کا کوئی ثبوت موجود نہیں کہ انٹرنیٹ بندش سے عوامی تحفظ حاصل ہوتا ہے۔'' تنظیم نے اس موقع پر #KeepItOn ہیش ٹیگ بھی استعمال کیا۔ دریں اثنا، نئی دہلی کے جنتر منتر اور ملک کے مختلف حصوں میں نوجوانوں کی قیادت میں ہونے والے بڑے پیمانے کے احتجاج بدستور جاری ہیں، جہاں ہزاروں طلبہ اور نوجوان امتحانی پرچوں کے لیک ہونے، امتحانی بے ضابطگیوں پر جوابدہی اور مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ بار بار انٹرنیٹ بندش، میٹرو اسٹیشنوں کی بندش، پولیس کی کارروائیوں، حراستوں اور احتجاجی مقام کے اطراف سخت پابندیوں کے باوجود ہزاروں مظاہرین مسلسل جنتر منتر پر جمع ہو رہے ہیں۔

طلبہ کی حمایت میں ریاست گیر احتجاج، دکانیں بند، ہزاروں لوگ سڑکوں پر

ناندیڑ، اور پونے میں عوام سڑکوں پر اترے، مالیگاؤں، منماڑ، دھولیہ، اکولہ اور گوندیا میں لوگوں نے کاروبار بند رکھا، نریندر مودی کے استعفےٰ کا مطالبہ

ناگپور: ناندیڑ، اور پونے میں عوام سڑکوں پر اترے، مالیگاؤں، منماڑ، دھولیہ، اکولہ اور گوندیا میں لوگوں نے کاروبار بند رکھا، نریندر مودی کے استعفےٰ کا مطالبہ، تمام پارٹیوں نے متحدہ طور پر احتجاج میں شرکت کی۔ ونچت بہوجن اگھاڑی کی جانب سے جمعرات کو دہلی کے جنتر منتر پر جاری طلبہ کے احتجاج کی حمایت میں 'مہاراشٹر بند' کا اعلان کیا گیا تھا۔ عوام نے اس بند میں آگے بڑھ کر حصہ لیا۔ کئی مقامات پر کاروبار پوری طرح بند رہے تو کئی مقامات پر ملا جلا اثر دکھائی دیا لیکن اہم شہروں نے بڑی تعداد میں لوگ احتجاج کیلئے سڑکوں پر اترے۔ "انقلاب زندہ باد، مودی جب جب ڈرتا ہے پولیس کو آگے کرتا ہے، دیش کا یووا زندہ باد" جیسے زوردار نعروں سے مالیگاؤں میں ایڈیشنل کلکٹر آفس کی سڑک گونج اٹھی۔ مالیگاؤں نے 'مہاراشٹر بند' میں جوش وخروش کے ساتھ حصہ لیا۔ نہ صرف مالیگاؤں بلکہ پڑوسی علاقوں میں منماڑ، ایولہ، ناندگاؤں اور چاندوڑ میں بھی بند کا خاصا اثر دکھائی دیا۔ ان علاقوں میں کاروباری سرگرمیاں ٹھپ رہیں۔ زرعی تجارتی منڈیوں میں سناٹا بھی دیکھا گیا۔ اس بند میں مہایوتی کو چھوڑ کر سبھی سیاسی پارٹیوں نے حصہ لیا۔ کانگریس، شیوسینا (ادھو)، سماج وادی پارٹی، ایم آئی ایم، این سی پی (شرد)، آر جے ڈی، سی پی آئی، سی پی ایم اور شیتکری کامگار پکش نے مکمل تائید وحمایت دی تھی۔ مظاہرین نے مورچہ نکالا جو اہم راستوں سے ہوتے ہوئے ایڈیشنل کلکٹر آفس پہنچا۔ مطالباتی مکتوب افسران کو پیش کرنے کی رسم بھی پوری کی گئی۔ اس ضمن میں سماج وادی یوتھ ونگ کے لیڈر راحیل حنیف نے کہا کہ آج ملک کے نوجوان بی جے پی کی نیت اور نیتیوں سے عاجز آچکے ہیں۔ نفرت کے سہارے اقتدار کے مزے اُڑانے والوں نے تعلیم اور روزگار کو کھلواڑ بنا کر رکھ دیا ہے۔ بی جے پی کی من مانی اور ڈرپوک مودی کو گھر بیٹھانے کیلئے ہم نوجوان کھڑے ہوچکے ہیں۔ ناندیڑ میں بند تو جزوی طور پر کامیاب رہا لیکن احتجاج میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ ونچت بہوجن اگھاڑی کے علاوہ کانگریس، شیوسینا (ادھو)، این سی پی (شرد) ایم این ایس، سی پی آئی اور اسلام پارٹی سمیت مختلف سیاسی اور سماجی تنظیموں نے اس میں حصہ لیا۔ احتجاج کا آغاز ناندیڑ کے آئی ٹی آئی چوک پر دھرنے سے ہوا، جہاں مختلف جماعتوں کے قائدین نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے نیٹ پیپر لیک، مسابقتی امتحانات میں مبینہ بے ضابطگیوں اور دہلی میں طلبہ پر پولیس کارروائی کی شدید مذمت کی۔ بعد ازاں آئی ٹی آئی چوک سے مارچ نکالا گیا، جو مختلف علاقوں سے ہوتا ہوا دوبارہ آئی ٹی آئی چوک پہنچا۔ مظاہرین نے حکومت کے خلاف زوردار نعرے لگائے اور مرکزی وزیر تعلیم کے فوری استعفے کا مطالبہ کیا۔ مارچ کی قیادت ونچت بہوجن اگھاڑی کے کارپوریٹر انجینئر پرشانت انگولے نے کی۔ ان کے ہمراہ کارپوریٹر شیخ بلال، پارٹی کے ریاستی نائب صدر فاروق احمد، وٹھل گائیکواڑ، شیوسینا (یو بی ٹی) کے ضلع صدر ببن راؤ بارسے، کانگریس کے ضلع صدر وٹھل پاوڑے، شہر صدر عبدالغفار سمیت کئی اہم لیڈران موجود تھے۔ ناندیڑ شہر کے کچھ علاقوں میں کاروبار پوری طرح بند رہا جبکہ کچھ علاقوں میں دکانیں کھلی تھیں لیکن مارچ کو آتا دیکھ کر کئی دکانداروں نے خود ہی اپنا کاروبار بند کر دیا۔ دھولیہ میں بند کا اثر ملا جلا اثر دیکھنے کو ملا۔ بیشتر دکانیں بند رکھی گئیں۔ مظاہرین نے کراچی والا کھونٹ، چالیس گاؤں روڈ کے چوراہے پر راستہ روکو احتجاج کیا۔ انہوں نے 'سرکار ہٹاؤ دیش بچاؤ، استعفیٰ دو استعفیٰ دو دھرمیندر پردھان استعفیٰ دو' جیسے نعرے لگائے۔ "ڈش پتر کار سنگھ کے ضلع صدر باپو باگل نے صحافیوں سے کہا کہ یہ بند کسی بھی سیاسی پارٹی یا کسی مذہب کی حمایت میں نہیں بلکہ ملک کے ہزاروں، لاکھوں طلبہ کے مستقبل کے تحفظ کیلئے اور حکومت کی آمریت کے خلاف ہے۔ ملک کے طلبہ پر ہو رہے ظلم کے خلاف عوام کو طلبہ کی آواز بن کر آگے آنا ضروری ہو گیا ہے۔" ودربھ کے بیشتر علاقوں میں بند پوری طرح کامیاب رہا۔ ناگپور کے سنویدھان چوک پر ہزاروں کی تعداد میں لوگ جمع ہوئے جن میں بیشتر طلبہ تھے۔ انہوں نے اپنے ہاتھوں میں نریندر مودی کے تعلق سے طنزیہ اور مضحکہ خیز پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے۔ طلبہ نے براہ راست نریندر مودی کے استعفے کا مطالبہ کیا۔ پولیس کے سخت بندوبست میں کئے گئے اس احتجاج میں خاصی تعداد میں لڑکیوں نے حصہ لیا۔ انہوں نے 'مودی گو بیک' کے نعرے لگائے۔ جبکہ اکولہ شہر کے بیشتر علاقوں میں سناٹا دکھائی دیا۔ ساری دکانیں بند تھیں۔ یاد رہے کہ اکولہ پرکاش امبیڈکر کا اپنا ضلع ہے۔ یہاں زیادہ تر لوگوں نے اس بند کی حمایت کی۔ ودربھ کے گوندیا ضلع میں بھی بڑے پیمانے پر احتجاج کیا گیا۔

بھیونڈی طلباء کے احتجاج کی حمایت کیلئے ترنگا ریلی

سماج وادی پارٹی کے ایم ایل اے رئیس شیخ کی قیادت میں امجدیہ روڈ سے شانتی نگر تک پرامن ترنگا ریلی اختتام پذیر

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی بھیونڈی کے شہریوں نے جمعہ کے روز بے ساختہ ایک 'ترنگا پیدل یاترا' (ترنگا مارچ) کا اہتمام کیا تاکہ 'NEET' پیپر لیک اسکینڈل پر مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا جاسکے اور ملک گیر طلباء کے احتجاج کے ساتھ اظہار یکجہتی کیا جاسکے۔ سماج وادی پارٹی کے ایم ایل اے (بھیونڈی ایسٹ) رئیس شیخ کی قیادت میں پیدل مارچ میں مقامی شہریوں کے ساتھ ساتھ اپوزیشن پارٹی کے کارکنوں اور لیڈروں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ یہ مارچ بھیونڈی کے امجدیہ روڈ سے شانتی نگر تک کے راستے کا احاطہ کرتے ہوئے شام کو جلوس نکالا گیا جلسے کے دوران کسی سیاسی جماعت کے جھنڈے نہیں لہرے گئے بلکہ ہاتھوں میں ترنگا تھام کر شہریوں نے یکجہتی کا جذبہ کو سرشار کیا۔ پرامن جلوس کے ذریعے اتحاد کے جذبے ایک قوم، ایک جذبہ کا مظاہرہ کیا۔ "انقلاب زندہ باد" (انقلاب زندہ باد) جیسے نعرے سمیت دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کے مطالبات کے نعرے لگائے گئے بہت سے شرکاء نے ہندوستانی قومی پرچم اٹھا رکھے تھے جبکہ دیگر نے پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے جن پر مودی حکومت کے خلاف احتجاج کیا گیا تھا۔ مارچ کا اختتام بھیونڈی سب ڈویژنل افسر کو میمورنڈم پیش کرنے کے ساتھ ہوا۔ تقریب کے دوران میڈیا سے بات کرتے ہوئے ایم ایل اے رئیس شیخ نے کہا کہ 'ترنگا مارچ' کسی مخصوص سیاسی پارٹی سے وابستہ نہیں تھا بلکہ بھیونڈی کے شہریوں کی طرف سے ایک بے ساختہ اقدام تھا۔ انہوں نے NEET پیپر لیک ہونے اور احتجاج کرنے والے طلباء پر وحشیانہ لاٹھی چارج کو لے کر مرکزی حکومت کے خلاف بڑھتے ہوئے ملک گیر غم وغصے کو نوٹ کیا۔ مارچ کا مقصد طلبہ کی تحریک کی حمایت کرنا اور امتحانی نظام میں بدعنوانی کے خاتمے کا مطالبہ کرنا تھا۔ شرکاء نے مطالبہ کیا کہ مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کو NEET پیپر لیک کے واقعہ کے لیے ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے استعفیٰ دیں۔ 'ترنگا ریلی' کے ذریعہ جاری کردہ میمورنڈم میں چار مطالبات پیش کیے گئے ہیں: دہلی کے 'جنتر منتر' پر طلبہ کے مظاہرین پر وحشیانہ لاٹھی چارج کی عدالتی تحقیقات۔ NEET پیپر لیک ہونے پر خودکشی کرنے والے طلباء کے اہل خانہ کو ایک کروڑ روپے کی مالی امداد؛ اور دہلی کے ساتھ ساتھ تمام ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں طلباء مظاہرین کے خلاف درج پولیس مقدمات کو واپس لے لیا جائے۔

ممبئی پولیس کی جانب سے خاتون سے

بدتمیزی کرنے والے پولیس اہلکار کی وائرل ویڈیو

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی پولیس نے کہا کہ سینئر افسران نے فوٹیج کا جائزہ لیا اور پایا کہ وائرل ویڈیو سادہ لباس افسر کے بدتمیزی کے الزامات کی حمایت نہیں کرتی ہے۔ ممبئی پولیس نے جمعہ 24 جولائی کو کہا کہ ایک وائرل ویڈیو جس میں مبینہ طور پر ایک سادہ لباس پولیس اہلکار کو ایک احتجاج کے دوران ایک خاتون سے بدتمیزی کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے، اس کی غلط تشریح کی جارہی ہے، اس بات پر زور دیا گیا کہ وہ ایک مرد مظاہرین کو روکنے کی کوشش کر رہا تھا جب وہ نادانستہ طور پر درمیان میں آ گئی۔ کانگریس ایم پی ورشا گائیکواڈ کی جانب سے اسے X پر شیئر کرنے کے بعد اس ویڈیو نے سیاسی تنازع کو جنم دیا، جب کہ این سی پی (ایس پی) لیڈر روہت پوار نے کلپ میں نظر آنے والے پولیس اہلکار کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، ممبئی پولیس نے ان الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ان کے ملازم کے رویے کی "انتہائی غیر ذمہ دارانہ اور غلط" تشریح کی جارہی ہے۔ سٹی پولیس نے بتایا کہ مذکورہ افسر ایک مرد مظاہرین کو پکڑ کر دوسری سمت دیکھ رہا تھا جب ایک "خاتون مظاہرین نادانستہ طور پر درمیان میں آ گئی"۔ پولیس نے کہا، "ایک معروف فرد کے طور پر، آپ سے توقع کی جاتی ہے کہ ویڈیو کی بنیاد پر کوئی نتیجہ اخذ کرنے سے پہلے حقائق کی تصدیق کریں۔ سینئر افسران نے تمام حقائق کی تصدیق کر دی ہے۔" ڈپٹی کمشنر آف پولیس (آپریشنز) اکبر پٹھان نے کہا کہ ویڈیو کی "غیر ذمہ داری سے غلط تشریح" کی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا، "اہلکار ایک مرد مظاہرین کو پکڑنے کی کوشش کر رہا تھا اور ایک خاتون نے اندر قدم رکھا جب وہ دور دیکھ رہا تھا۔ سینئر افسران نے تمام حقائق کی تصدیق کی ہے اور حقائق کا پتہ لگانے کے لیے ویڈیو کا باریک بینی سے جائزہ لیا ہے،" انہوں نے کہا۔ مقدمہ درج نہیں ہوا۔ ان الزامات کے سلسلے میں ابھی تک کوئی مقدمہ درج نہیں کیا گیا ہے۔ طلباء اور کارکنوں نے احتجاج کیا اور مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان سے جمعرات کو دادر کے شیواجی پارک گراؤنڈ میں استعفیٰ دینے کا مطالبہ کیا، اس سے پہلے کہ پولیس نے ان کا پیچھا کیا، کچھ نوجوان گر گئے۔

شیواجی پارک طلبا احتجاج خاتون کے ساتھ شرمناک حرکت پولس کانسٹبل کو کلین چٹ

سوشل میڈیا پر خاتون کے ساتھ بدتمیزی کا ویڈیو وائرل ہونے کے بعد عوام میں غصہ چوطرفہ کارروائی کا مطالبہ، ایکس پر بھی سیاسی لیڈران نے ویڈیو پر کارروائی کا مطالبہ کیا

ممبئی؛ ممبئی میں شیواجی پارک دادر میں احتجاج کے دوران ایک پولس اہلکار کی شرمناک حرکت سامنے آنے کے بعد ممبئی پولس نے اس کانسٹبل دیپک کا دفاع کیا ہے اور کہا ہے کہ سوشل میڈیا پر جو ویڈیو وائرل ہوا ہے وہ ویڈیو غیر ذمہ دارانہ ہے اہلکار کی نیت خاتون سے بدسلوکی یا پھر اس سے چھیڑ خانی نہیں تھی جب ایک مرد کو مظاہرہ کے دوران پکڑنے اہلکار گیا تھا تو خاتون مظاہرین درمیان میں آ گئی اور یہی وہ ویڈیو ہے اس معاملہ میں تفتیش کے بعد پولس محکمہ کے اعلیٰ افسران نے ویڈیو فوٹیج کا بغور معاملہ کے بعد مذکورہ بالا پولس اہلکار کو کلین چٹ دیدی ہے اس سے شہریوں میں ناراضگی پائی جارہی ہے پولس نے اپنے تردیدی بیان میں کہا ہے کہ مظاہرین پر قابو کرنے والے کانسٹبل کی کوئی غلطی نہیں ہے اس نے قصداً خاتون کو ہاتھ نہیں لگایا ہے یہ بات ضرور ہے کہ وہ مظاہرین کو کنٹرول کر رہا تھا۔ اس معاملہ ایڈوکیٹ نتن ساتپوتے نے پولس کانسٹبل کو کلین چٹ دیئے جانے پر حیرت کا اظہار کیا ہے اور متاثرہ سے اپیل کی ہے وہ از خود اس اہلکار کے خلاف کیس درج کروائیں اگر اس معاملہ میں مقدمہ درج نہیں کیا گیا وہ مقدمہ درج کروانے کے لیے عدالت کا رخ کریں گے انہوں نے کہا کہ ممبئی اور دیگر میں طلبا پر تشدد برپا کرنے کے جو ویڈیوز وائرل ہو رہا ہے وہ تشویشناک ہے اس میں کئی ایسے ویڈیو بھی سامنے آئے ہیں جو انتہائی درندگی پر مبنی ہے ایک ویڈیو میں ایک کانسٹبل دو طلبا کو جھوٹے ڈرگس کیس میں پھنسانے کی دھمکی دے رہا ہے تو دوسرے ویڈیو میں پولس کانسٹبل کی یہ شرمناک حرکت سامنے آئی ہے اس ویڈیو کے بعد کئی سیاسی لیڈران نے بھی اسے ٹوئٹ کیا ہے اور کارروائی کا مطالبہ کیا ہے جبکہ اس معاملہ میں پولس نے کانسٹبل کو کلین چٹ دیدی ہے اس سے پولس محکمہ کی شبیہ بھی متاثر ہے اس ویڈیو نے ممبئی پولس کو داغدار کر دیا ہے۔ پولس کے رویہ سے عوام میں ناراضگی ہے اور پولس کے تازہ موقف سے بھی عوام میں حیرت ہے کہ کانسٹبل بے قصور ہے اور اس کی کوئی خطا نہیں ہے۔ ممبئی پولس نے شیواجی پارک میں طلبا احتجاج کے دوران خاتون مظاہرین کے ساتھ مبینہ بدسلوکی کے الزامات کو مسترد کرتے ہوئے پولیس اہلکار کو کلین چٹ دے دی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ سی سی ٹی وی اور وائرل ویڈیو کی گہرائی سے جانچ کے بعد کسی بھی قسم کی بدتمیزی یا نازیبا حرکت کا ثبوت نہیں ملا۔ دادار کے شیواجی پارک میں NEET پیپر لیک معاملے پر مرکزی وزیر تعلیم کے استعفیٰ کے مطالبات کے لیے طلبا اور کارکنان جمع ہوئے تھے۔ سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو وائرل ہوئی جس میں سادے لباس میں ملبوس ایک پولیس اہلکار پر ایک خاتون مظاہرین کو غلط طریقے سے چھونے کا الزام لگایا گیا۔ ڈی سی پی (آپریشنز) اکبر پٹھان کے مطابق، پولیس افسر ایک مرد مظاہرین کو پکڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اسی دوران ایک خاتون دوسری طرف دیکھتے ہوئے بیچ میں آ گئیں، جس کی وجہ سے یہ غلط فہمی پیدا ہوئی۔ پولیس کا کہنا ہے کہ وہاں کسی بدسلوکی کی نیت نہیں تھی۔

ممبئی: حکومت مہاراشٹر کی جانب سے "بھارت ٹیکسی" سروس کا آغاز

مہاراشٹر حکومت نے مسافروں کو سستی اور محفوظ سفری سہولت فراہم کرنے اور ڈرائیوروں کو کمیشن سے نجات دلانے کیلئے "بھارت ٹیکسی" نامی تعاونی رائیڈ ہیلنگ سروس کا آغاز کر دیا ہے۔ پہلے مرحلے میں ۶۰۰ ٹیکسیاں سروس میں شامل کی گئی ہیں، جبکہ جلد ہی اسے پونے، ناگپور اور دیگر شہروں تک توسیع دی جائے گی۔ اگر آپ ممبئی یا پونے میں رہتے ہیں اور باقاعدگی سے اولا یا اوبر کے ذریعے سفر کرتے ہیں، تو ممکن ہے کہ تہواروں، شدید بارش یا مصروف اوقات میں کرایوں میں اچانک اضافے کا سامنا کیا ہو۔ دوسری جانب ڈرائیور بھی اکثر رائیڈ ہیلنگ پلیٹ فارمز کی جانب سے وصول کئے جانے والے بھاری کمیشن کی شکایت کرتے ہیں۔ ان مسائل کے حل کیلئے حکومت مہاراشٹر نے "بھارت ٹیکسی" کے نام سے ایک نئے کوآپریٹو (تعاونی) ماڈل پر مبنی رائیڈ ہیلنگ سروس کا آغاز کیا ہے۔ اس ایپ کا باضابطہ افتتاح وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس نے نوی ممبئی انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر کیا۔ ایک ہی موبائل ایپ کے ذریعے مسافر کار، آٹو رکشا اور بائیک ٹیکسی کی بکنگ کر سکیں گے۔ افتتاح کے موقع پر دیویندر فرنویس نے کہا کہ اس نئے پلیٹ فارم کا مقصد مسافروں کو محفوظ اور مناسب کرایے پر سفری سہولت فراہم کرنا ہے، جبکہ ڈرائیوروں کو ان کی آمدنی کا زیادہ حصہ مل سکے گا۔ بھارت ٹیکسی دیگر ایپ پر مبنی کیب سروسز کی طرح کام کرتی ہے۔ مسافر ایپ ڈاؤن لوڈ کرنے کے بعد اپنے موبائل نمبر سے رجسٹریشن کریں گے، پک اپ اور ڈراپ کی جگہ درج کریں گے اور کار، آٹو رکشا یا بائیک ٹیکسی میں سے اپنی پسند کی سواری منتخب کریں گے۔ ایپ بکنگ سے پہلے متوقع کرایہ ظاہر کرے گی جس کے بعد صارف سواری کی تصدیق کر سکتا ہے۔ ڈرائیور کے رائیڈ قبول کرنے کے بعد مسافر ایپ کے ذریعے گاڑی کی لوکیشن ٹریک کر سکیں گے اور سفر مکمل کریں گے۔ بھارت ٹیکسی ممبئی کی روایتی سیاہ وزرد (بلیک اینڈ ییلو) ٹیکسیوں کے کرایہ جاتی ڈھانچے پر عمل کرے گی۔ اس کے تحت پہلے ڈیڑھ کلومیٹر کا کرایہ ۳۱ روپے جبکہ اس کے بعد ۲۱ روپے فی کلومیٹر مقرر کیا گیا ہے جس سے یہ سروس مسافروں کیلئے نسبتاً سستی ثابت ہوگی۔ بھارت ٹیکسی سروس کے پہلے مرحلے میں ۶۰۰ ٹیکسیاں شامل کی گئی ہیں۔ حکومت آئندہ چند ماہ میں ان کی تعداد بڑھا کر ایک ہزار سے زائد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، جس کے بعد اس سروس کو مہاراشٹر کے دیگر علاقوں تک بھی وسعت دی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس کے مطابق اس منصوبے سے نئی ملازمتوں کے مواقع پیدا ہوں گے، خاص طور پر مقامی نوجوانوں اور نوی ممبئی انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے متاثرہ خاندانوں کو روزگار ملے گا۔ ممبئی میں آغاز کے بعد بھارت ٹیکسی سروس کو جلد ہی پونے اور ناگپور تک بھی توسیع دی جائے گی۔ مرکزی وزیر مرلی دھر موہول نے کہا کہ حکومت مرحلہ وار اس سروس کو مہاراشٹر کے مزید شہروں تک پھیلانے کا منصوبہ رکھتی ہے۔

میکس اسٹیپس فاؤنڈیشن کی بیداری مہم کو عوامی و سرکاری سطح پر بھرپور حمایت

۱۱/ اگست کو مالیگاؤں میں نشہ مکت ڈانڈیا مارچ و ترنگا ریلی کا اعلان

مالیگاؤں: (نامہ نگار) نشہ صرف ایک فرد کو نہیں بلکہ پورے خاندان، معاشرے اور آنے والی نسلوں کو تباہ کر دیتا ہے۔ جب منشیات کی لعنت نوجوانوں اور طلبہ تک پہنچنے لگے تو یہ صرف ایک سماجی مسئلہ نہیں رہتا بلکہ پوری قوم کے مستقبل کا سوال بن جاتا ہے۔ ایسے نازک حالات میں میکس اسٹیپس فاؤنڈیشن نے شہر کو نشے اور غنڈہ گردی سے پاک بنانے کے عزم کے ساتھ جو بیداری مہم شروع کی ہے، وہ یقیناً ایک قابلِ ستائش اور تاریخی اقدام ہے۔ اسی سلسلے میں میکس اسٹیپس فاؤنڈیشن کے چیئرمین رضوان بیٹری والا اور سماجی کارکن و ماہرِ تعلیم لیاقت شیداء سر نے میونسپل کمشنر، ڈپٹی کمشنر، اے او سمیت دیگر بلدیاتی ذمہ داران سے ملاقات کر کے نشہ مخالف بیداری مہم اور 11 اگست کو منعقد ہونے والی 'نشہ مکت ڈانڈیا مارچ و ترنگا ریلی' کے حوالے سے تفصیلی گفتگو کی۔ اس موقع پر تمام افسران نے اس عوامی مہم کی بھرپور تائید وحمایت کرتے ہوئے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ رضوان بیٹری والا اور لیاقت شیداء سر نے بتایا کہ مالیگاؤں کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اتنے بڑے پیمانے پر نشہ مخالف ریلی نکالی جائے گی، جس میں طلبہ، اساتذہ، سماجی تنظیمیں، مختلف شعبہ ہائے زندگی سے وابستہ افراد اور شہر کے باشعور شہری ایک آواز ہو کر نشے کے خلاف اپنا مضبوط پیغام دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ خوش آئند بات یہ ہے کہ اس مہم کو شہر بھر سے زبردست پذیرائی اور عوامی حمایت حاصل ہو رہی ہے، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ہر باشعور شہری اپنے شہر کو منشیات کی لعنت سے محفوظ دیکھنا چاہتا ہے۔ ناسک ضلع کلکٹر، ایجوکیشن آفیسر اور دیگر ضلعی حکام کے علاوہ مالیگاؤں میونسپل کارپوریشن کے کمشنر اور اے او صاحب نے بھی میکس اسٹیپس فاؤنڈیشن کے اس اقدام کو وقت کی اہم ترین ضرورت قرار دیتے ہوئے بے حد سراہا۔ تمام افسران نے این جی او کے ذمہ داران کو یقین دلایا کہ وہ نہ صرف اس ریلی کا حصہ بنیں گے بلکہ نشہ اور غنڈہ گردی کے خلاف ہر ممکن انتظامی تعاون بھی فراہم کریں گے۔ اسی سلسلے میں میکس اسٹیپس فاؤنڈیشن کے ذمہ داران نے کارپوریشن پہنچ کر نشہ اور غنڈہ گردی کے خاتمے کے مطالبے پر مبنی میمورینڈم پیش کیا۔ کمشنر صاحب کی عدم موجودگی میں ڈپٹی کمشنر میڈم نے میمورینڈم وصول کیا۔ میمورینڈم کا مطالعہ کرنے کے بعد انہوں نے اس مہم کو شہر کی اولین ضرورت قرار دیتے ہوئے کہا کہ کمشنر صاحب پہلے ہی فون پر اس ملاقات کی اطلاع دے چکے تھے اور انہوں نے متعلقہ افسران کو بھی ضروری ہدایات دے دی ہیں تاکہ اس مہم کو مکمل تعاون فراہم کیا جاسکے۔ اس موقع پر لیاقت شیداء سر نے نہایت دردمندانہ انداز میں توجہ دلائی کہ نشے کی لعنت آہستہ آہستہ اسکولوں کے ماحول تک پہنچ رہی ہے اور افسوس کے ساتھ بعض طلبہ وطالبات بھی اس کے منفی اثرات سے متاثر ہو رہے ہیں۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ اگر آج ہم نے اپنی نئی نسل کی حفاظت کے لیے متحد ہو کر عملی اقدامات نہ کیے تو آنے والا کل ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گا۔ اسی لیے شہر کے تمام تعلیمی اداروں کے طلبہ وطالبات کو اس بیداری ریلی میں شریک کرنا وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے تاکہ بچوں میں شعور، ذمہ داری اور منشیات سے نفرت کا جذبہ پیدا ہو۔ بعد ازاں چیئرمین رضوان بیٹری والا نے فون پر میونسپل کمشنر سے گفتگو کرتے ہوئے شہر کے موجودہ حالات اور بڑھتے ہوئے نشے کے خطرات سے آگاہ کیا۔ کمشنر صاحب نے گفتگو کے بعد اس مہم کی مکمل حمایت کرتے ہوئے کہا کہ وہ خود اس ریلی میں شریک ہوں گے بلکہ اس کی قیادت بھی کریں گے۔ انہوں نے یہ بھی یقین دلایا کہ میونسپل کارپوریشن کی جانب سے ہر ممکن تعاون فراہم کیا جائے گا اور آئندہ پیر کو شہر کے تمام اسکولوں کو ریلی میں شرکت کے لیے سرکیولر جاری کیا جائے گا۔ 11 اگست کو منعقد ہونے والی نشہ مکت ڈانڈیا مارچ و ترنگا ریلی صرف ایک جلوس نہیں بلکہ نئی نسل کے محفوظ مستقبل، صحت مند معاشرے، قومی یکجہتی اور سماجی ذمہ داری کا ایک مضبوط پیغام ہوگی۔

راکھی ساونت کی سوشل میڈیا پوسٹ پر بحث چھڑ گئی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) اداکارہ اور ٹیلی ویژن شخصیت راکھی ساونت کی ایک سوشل میڈیا پوسٹ کے بعد ملک بھر میں بحث کا آغاز ہو گیا ہے۔ یہ پوسٹ حالیہ طلبہ احتجاج سے جوڑ کر دیکھی جارہی ہے۔ پوسٹ میں سرخ رنگ کے سینیٹری پیڈ کی علامتی تصویر شیئر کی گئی تھی، جسے متعدد صارفین نے احتجاج کرنے والے طلبہ سے اظہارِ یکجہتی کے طور پر دیکھا۔ یہ تصویر سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہوئی اور اس پر مختلف آراء سامنے آئیں۔ کچھ افراد نے اسے اظہارِ رائے کی آزادی اور طلبہ کے ساتھ ہمدردی کی علامت قرار دیا، جبکہ بعض نے اس علامتی انداز پر اعتراض کرتے ہوئے اسے غیر مناسب اور متنازع قرار دیا۔ اس واقعے کے بعد سوشل میڈیا پر عوامی شخصیات کے سماجی اور عوامی معاملات پر اظہارِ خیال، آزادیِ اظہار اور عوامی ذمہ داری کے حوالے سے نئی بحث شروع ہو گئی ہے۔ تاحال راکھی ساونت کی جانب سے اس معاملے پر کوئی سرکاری بیان جاری نہیں کیا گیا ہے۔ اسی طرح ان کی سوشل میڈیا پوسٹ کے حوالے سے کسی بھی سرکاری قانونی کارروائی کی باضابطہ تصدیق نہیں ہوئی ہے۔ یہ معاملہ اب بھی سوشل میڈیا اور عوامی حلقوں میں زیرِ بحث ہے اور مختلف طبقات اپنی اپنی رائے کا اظہار کر رہے ہیں۔

ڈی یو: طلبہ کو احتجاج سے دور رہنے کی ہدایت پر راہل گاندھی، پوجا بھٹ کی سخت تنقید

ممبئی: دہلی یونیورسٹی کی جانب سے طلبہ کو جنتر منتر پر جاری NEET احتجاج سے دور رہنے کی ہدایت جاری کیے جانے کے بعد سیاسی اور فلمی حلقوں میں ردعمل سامنے آیا ہے۔ راہل گاندھی نے یونیورسٹی پر طلبہ کو دھمکانے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ جمہوری حق احتجاج کو دبایا نہیں جا سکتا، جبکہ اداکارہ پوجا بھٹ نے بھی مشاورتی ہدایت پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ نوجوانوں کی آواز دبانے کے بجائے اسے سنا جانا چاہیے۔ دہلی یونیورسٹی (DU) کی جانب سے طلبہ کو جنتر منتر میں جاری نیٹ احتجاج سے دور رہنے کی ہدایت جاری کیے جانے کے بعد اس معاملے نے سیاسی اور سماجی سطح پر نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی اور بالی ووڈ اداکارہ پوجا بھٹ نے یونیورسٹی کے اس اقدام پر سخت اعتراض کرتے ہوئے اسے طلبہ کی آزادیٔ اظہار اور جمہوری حقوق کے خلاف قرار دیا۔ راہل گاندھی نے دہلی یونیورسٹی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا، "آپ کی ہمت کیسے ہوئی کہ آپ طلبہ کو دھمکائیں؟" ان کا کہنا تھا کہ طلبہ کو پرامن احتجاج سے روکنا یا انہیں تادیبی کارروائی کے خدشات سے ڈرانا ایک تعلیمی ادارے کے شایانِ شان نہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ یونیورسٹی انتظامیہ طلبہ کے جمہوری حق کو محدود کرنے کی کوشش کر رہی ہے اور تعلیمی اداروں کو اختلافِ رائے دبانے کے بجائے طلبہ کی آواز سننی چاہیے۔ کانگریس لیڈر نے مزید کہا کہ اگر طلبا اپنے مستقبل اور امتحانی نظام سے متعلق خدشات کے اظہار کے لیے پرامن احتجاج کرنا چاہتے ہیں تو انہیں ایسا کرنے کا آئینی حق حاصل ہے۔ ان کے مطابق جامعات کا کردار طلبہ کی رہنمائی کرنا ہے، نہ کہ انہیں احتجاج سے روکنے کے لیے دھمکی آمیز ہدایات جاری کرنا۔ ادھر اداکارہ پوجا بھٹ نے بھی دہلی یونیورسٹی کی ایڈوائزری پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ "آوازوں کو سنا جانا چاہیے، خاموش نہیں کرایا جانا چاہیے۔" انہوں نے سوشل میڈیا پر اپنے پیغام میں لکھا کہ نوجوانوں کے سوالات اور خدشات کو دبانے کے بجائے ان سے مکالمہ کیا جانا چاہیے۔ ان کے مطابق خاموشی اختیار کرنا یا دوسروں کو خاموش کرانے کی کوشش کرنا کسی مسئلے کا حل نہیں بلکہ جمہوری اقدار کے منافی ہے۔ پوجا بھٹ نے مزید کہا کہ تعلیمی اداروں کو ایسے ماحول کو فروغ دینا چاہیے جہاں طلبہ بلاخوف اپنی رائے کا اظہار کر سکیں۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:

شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروبار کی شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 70399 66616 = 75061 00010

ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

مالیگاؤں: اسکس لائبریری کے زیرِ اہتمام

نیٹ ۲۰۲۶ / کا مفت رہنمائی پروگرام شاندار کامیابی سے ہمکنار

مالیگاؤں: (نامہ نگار) اسکس لائبریری مالیگاؤں کے زیرِ اہتمام نیٹ (NEET 2026) کا امتحان دینے والے طلبہ و طالبات اور اُن کے والدین کے لیے اسکس ہال میں ایک روزہ مفت، غیر تجارتی رہنمائی پروگرام منعقد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز عمران جمیل سر نے تلاوتِ قرآنِ پاک سے کیا۔ اسکس کے صدر و اراکین نے گل پیشی کے ذریعے مہمانوں کا پرتپاک استقبال کیا، عمران جمیل اور امتیاز رفیق صاحبان نے مہمانوں کا جامع تعارف پیش کیا۔ طارق اسلم سر نے بہترین انداز میں افتتاحی کلمات پیش کیے۔ عمران جمیل سر نے دونوں پروگراموں کی نظامت (ماڈریٹنگ) کی ذمہ داری نہایت حسنِ خوبی کے ساتھ انجام دی۔ پہلے پروگرام کی صدارت عارف عباس سیٹھ صاحب نے اور دوسرے پروگرام کی صدارت ڈاکٹر اویس فارانی (ایم ڈی) نے فرمائی۔ ماہرین نیٹ کاؤنسلرز، شاہد یوسفی، عارف عباس سیٹھ، اخلاق سر (Phoenix)، ڈاکٹر فروغ عابد، مسعود انصاری (فلاحِ امت) اور رضوان انصاری (فلاحِ امت) نے دونوں پروگرام میں نیٹ کے متوقع نتائج کی روشنی میں MBBS، BAMS، BUMS، BHMS، BDS سمیت فزیوتھراپی، آیوش اور میڈیکل سے متعلق دیگر متبادل کورسیز، مختلف ریاستوں اور بیرونِ ملک میڈیکل ایجوکیشن، داخلہ کے تقاضے اور طریقہ کار، دستاویزات کی تیاری، اسکالرشپ، کاسٹ کیٹیگری کی سہولیات اور دیگر اہم امور پر نہایت مدلل اور معلوماتی رہنمائی فراہم کی، دونوں پروگرام میں سوال و جواب کا خصوصی سیشن بھی منعقد ہوا، جس میں طلبہ، طالبات اور والدین کے سوالات کے تسلی بخش اور مدلل جوابات دیے گئے، طارق اسلم سر نے شرکاء کو سوالات پیش کرنے میں بھرپور رہنمائی کی، دوپہر کے وقفے میں نمازِ ظہر اور مہمانوں کے لیے پرتکلف ظہرانے کا انتظام اسکس لائبریری کی جانب سے کیا گیا، اپنے اپنے صدارتی خطاب میں عارف عباس سیٹھ اور ڈاکٹر اویس فارانی صاحبان نے اسکس لائبریری کے اس بروقت کیے گئے پروگرام کو سراہتے ہوئے اسٹوڈنٹس کے حوصلے بلند کیے، اپنے تجربات شیئر کیے اور خصوصاً ایم بی بی ایس سے متعلق پائی جانے والی کئی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا۔ پہلا سیشن 1:45 بجے اور دوسرا سیشن 5:00 بجے اختتام پذیر ہوا۔ ہیڈ ماسٹر آصف اوشکار سر نے ایل ای ڈی سسٹم کی آپریٹنگ کی ذمہ داری بخوبی انجام دی، اور خالد قریشی صاحب نے فوٹوگرافی کی خدمات انجام دیں، آخر میں معیذ بادشاہ صاحب نے اظہارِ تشکر پیش کیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر اقبال فارانی، ڈاکٹر مبین نذیر، عثمان غنی (اسکس)، سراج دلار، مومن آصف ہارون بی اے، آصف سبحانی، حامد سبحانی ابوالحسن سمیت والدین اور طلبہ و طالبات کی کثیر تعداد دونوں سیشنز میں شریک رہی۔

ممبئی رابطہ
MUMBAIRAABTA

بنگلہ دیش: صدر شہاب الدین نے

۵/سالہ صدارتی مدت ختم ہونے سے قبل ہی استعفیٰ دیا

بنگلہ دیش کے صدر شہاب الدین نے اپنی ۵/سالہ مدتِ صدارت ختم ہونے سے ۲/سال قبل استعفیٰ دے دیا، انہیں اپریل ۲۰۲۳ء میں معزول وزیراعظم شیخ حسینہ نے مقرر کیا تھا، اور ان کی مدت ۲۰۲۸ء میں ختم ہونے والی تھی۔ بنگلہ دیش کے صدر محمد شہاب الدین نے جمعہ کو صحت کا حوالہ دیتے ہوئے اپنی پانچ سالہ مدتِ صدارت سے قبل استعفیٰ دے دیا، جبکہ اپوزیشن جماعتوں کی جانب سے ان کے استعفیٰ کے مطالبات بڑھ رہے تھے۔ ۷۶/سالہ شہاب الدین نے جمعہ کو قومی پارلیمان کے اسپیکر کو لکھے گئے ایک خط میں کہا کہ" میں شدید بیمار ہوں، اس لیے میں اپنے آئینی عہدے کی ذمہ داریاں انجام دینے سے قاصر ہوں۔" بعدازاں پارلیمان کے اسپیکر حافظ الدین احمد نے کہا کہ انہوں نے استعفیٰ قبول کر لیا ہے۔ تاہم آئین کے مطابق، احمد بنگلہ دیش کے عبوری صدر کے فرائض سرانجام دیں گے، اور اگلے ۹۰/دنوں کے اندر نیا صدر منتخب کرنا ہوگا۔ واضح رہے کہ ڈھاکہ سے شائع ہونے والے روزنامہ دی ڈیلی اسٹار کے مطابق، یہ استعفیٰ اس وقت سامنے آیا ہے جب میڈیا رپورٹس میں کہا گیا کہ شہاب الدین نے رواں سال مئی میں برطانیہ میں طبی علاج کے دورے کے دوران ہندوستان میں مقیم معزول وزیر اعظم شیخ حسینہ سے فون پر بات کی تھی۔ حالانکہ شہاب الدین نے ان میڈیا رپورٹ کی تردید کی ہے۔ جبکہ انہوں نے دی ڈیلی اسٹار کو استعفیٰ کی وجہ کے بارے میں پوچھے جانے پر بتایا کہ" میں مختلف صحت کی پیچیدگیوں میں مبتلا ہوں۔ اس وقت میرے پاس مزید کچھ کہنے کو نہیں ہے۔" وہ ۹/مئی کو لندن گئے اور ۱۸/مئی کو واپس آئے۔ یاد رہے کہ تحریک عدم اعتماد کی زد میں آنے والی عوامی لیگ پارٹی کی لیڈر حسینہ کو ۲۰۲۴ء کے موسم گرما میں طلباء کی زیر قیادت بغاوت کے نتیجے میں عہدے سے ہٹا دیا گیا تھا۔ وہ ہندوستان فرار ہو گئیں۔ حالیہ دنوں میں انہوں نے ایک بیان میں کہا کہ وہ اس سال کے آخر میں وطن واپس آئیں گی، جہاں انہیں عام شہریوں کے قتل کے جرم میں سزائے موت سنائی گئی ہے۔ بنگلہ دیش کے صدر کا انتخاب پارلیمان کے اراکین کے ووٹوں سے ہوتا ہے۔ حکمران بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی (بی این پی) کے پاس زیادہ تر قانون ساز اراکین ہیں۔ اس کے نتیجے میں، پارٹی کے امیدوار کے اگلے صدر منتخب ہونے کا زیادہ امکان ہے۔ دراصل اپریل ۲۰۲۳ء میں، حسینہ کی عوامی لیگ حکومت کے دوران، شہاب الدین نے پانچ سالہ مدت کے لیے ملک کے ۲۲/ویں صدر کا عہدہ سنبھالا تھا۔ اس کے مطابق، ان کی مدت اپریل ۲۰۱۸ء میں ختم ہونی تھی۔ تاہم، انہوں نے مدت ختم ہونے سے تقریباً ڈھائی سال قبل استعفیٰ دے دیا۔ علاوہ ازیں جولائی ۲۰۲۴ء میں عوامی بغاوت کے نتیجے میں حسینہ کی حکومت کے خاتمے کے بعد سے، شہاب الدین کے استعفیٰ کے مطالبات میں اضافہ ہو رہا تھا۔ بنگلہ دیش کے صدر محمد شہاب الدین نے ۲۴ جولائی ۲۰۲۶ء کو اپنی ۵ سالہ آئینی مدت ختم ہونے سے تقریباً ۲ سال قبل ہی اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ وہ اپریل ۲۰۲۳ء میں معزول وزیر اعظم شیخ حسینہ واجد کے دورِ حکومت میں ملک کے ۲۲ ویں صدر منتخب ہوئے تھے اور ان کی یہ مدت اپریل ۲۰۲۸ء میں مکمل ہونی تھی۔ ۷۶ سالہ صدر محمد شہاب الدین نے اپنے تحریری استعفیٰ میں شدید علالت اور صحت کی پیچیدگیوں کو بنیاد بنایا ہے۔ آٹو نومک نیوروپیتھی: صدر کے پریس سیکریٹری کے مطابق وہ آٹونومک نیوروپیتھی نامی اعصابی بیماری کا شکار ہیں، جس کے باعث انہیں بعض اوقات اچانک مختصر وقت کے لیے بے ہوشی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ انہوں نے اسپیکر کو لکھے خط میں واضح کیا کہ وہ ان طبی مسائل کی وجہ سے صدارتی ذمہ داریاں نبھانے کے قابل نہیں رہے۔ میڈیا رپورٹس اور سیاسی تجزیہ کاروں کے مطابق صحت کی خرابی کے علاوہ اس استعفے کے پیچھے گہرے سیاسی عوامل اور شدید دباؤ بھی شامل تھا:

چین نے آبنائے تائیوان کے

قریب دوروزہ لائیو فائر مشقیں شروع کیں

تائی پے: امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو اور چین کے وزیر خارجہ وانگ یی کے درمیان تائیوان کے ساتھ ہونے والی بات چیت کے ایک دن بعد چین نے جمعرات کو اپنے جنوب مشرقی صوبہ فوجیان کے قریب پانیوں میں دوروزہ براہ راست فائر فوجی مشقیں شروع کیں۔ رائٹرز نے جمعرات کو اطلاع دی کہ یہ مشقیں منیلا میں ایک علاقائی اجتماع کے موقع پر روبیو اور وانگ کی ملاقات کے ایک دن بعد شروع ہوئیں، جہاں انہوں نے تائیوان اور امریکہ اور چین کے تعلقات میں دیگر امور پر تبادلہ خیال کیا۔ مشقوں کا وقت خود سے یہ ثابت نہیں کرتا کہ ان کا اعلان میٹنگ کے جواب میں کیا گیا تھا۔ یہ مشقیں فوجیان کے ساحل سے دور ڈونگ شان جزیرے کے اردگرد صبح 6 بجے سے شام 6 بجے تک کی جا رہی ہیں۔ مشق کے نامزد علاقے چینی سرزمین کے قریب ہیں، اور بحری حکام نے مشقوں کے دوران ان علاقوں تک رسائی کو محدود کر دیا ہے۔ چین تائیوان کو اپنے علاقے کا حصہ قرار دیتا ہے، جب کہ تائیوان کی اپنی جمہوری طور پر منتخب حکومت ہے اور وہ بیجنگ کے خودمختاری کے دعووں کو مسترد کرتا ہے۔ امریکہ کے تائیوان کے ساتھ باضابطہ سفارتی تعلقات نہیں ہیں لیکن وہ جزیرے کے ساتھ قریبی غیر سرکاری تعلقات برقرار رکھتا ہے اور اسے فوجی ساز و سامان فراہم کرتا ہے۔ مشقوں کا وقت تائیوان اور وسیع تر علاقائی سلامتی کے مسائل پر بیجنگ اور واشنگٹن کے درمیان جاری تناؤ کے درمیان آیا ہے۔ چین نے حالیہ برسوں میں تائیوان کے ارد گرد تیزی سے بڑی فوجی مشقیں کی ہیں۔ دسمبر میں، امریکہ کی جانب سے تائیوان کے لیے 11.1 بلین ڈالر کے ہتھیاروں کے پیکج کے اعلان کے بعد اس نے وسیع جنگی کھیلوں کا انعقاد کیا۔ ان مشقوں کے دوران، چین کی ایسٹرن تھیٹر کمانڈ نے 10 گھنٹے کی لائیو فائر مشق کے دوران جزیرے کے شمال اور جنوب کے پانیوں میں راکٹ داغے۔ تازہ ترین مشقیں تائیوان کے آس پاس کے پانیوں کی بجائے چینی ساحل کے قریب کی جا رہی ہیں۔ ان کا مقام اور اطلاع شدہ پیمانہ جزیرے کو گھیرے میں لینے کے لیے تیار کی جانے والی مشقوں سے مختلف ہے، حالانکہ وہ آبنائے تائیوان میں وسیع تر فوجی اور سفارتی تناؤ کے درمیان آتے ہیں۔ تائیوان آبنائے امریکہ چین تعلقات میں تناؤ کا ایک اہم نقطہ بنی ہوئی ہے۔ بیجنگ تائیوان کے لیے امریکی ہتھیاروں کی فروخت اور دیگر اقسام کی حمایت کی مخالفت کرتا ہے، جب کہ واشنگٹن تائیوان کی اپنے دفاع کی صلاحیت کی حمایت کرنے کی دیرینہ پالیسی کو برقرار رکھتا ہے۔

بنگلہ دیش کی جولائی شہداء فہرست پر نئے سوالات

ایک سزا یافتہ مفرور کو مبینہ طور پر فرضی شناخت سے شامل کرنے کا دعویٰ

ڈھاکہ: شمال مشرقی ایشیا پر مرکوز اشاعتی ادارے نارتھ ایسٹ نیوز کی ایک تحقیقی رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ بنگلہ دیش کی سرکاری "جولائی شہداء" گزٹ فہرست میں متعدد ایسے افراد کو شامل کیا گیا جن کی ہلاکت کا 2024 کی جولائی تحریک سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ان میں ایک سزا یافتہ مفرور شخص بجیر علی کو مبینہ طور پر "کبیر" کے نام سے سرکاری فہرست میں شامل کیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق، بجیر علی پر 1999 میں جسد (JASAD) کے رہنما قاضی عارف احمد کے قتل کے مقدمے میں سزائے موت سنائی گئی تھی اور وہ کئی برسوں سے مفرور تھا۔ دعویٰ کیا گیا ہے کہ وہ 2024 میں پولیس پر حملے کے دوران مارا گیا، تاہم بعد میں اسے فرضی شناخت کے ساتھ "جولائی شہید" قرار دے کر سرکاری گزٹ میں شامل کر لیا گیا۔ رپورٹ میں مزید الزام عائد کیا گیا ہے کہ سرکاری فہرست میں شامل متعدد افراد کی اموات احتجاجی تحریک سے غیر متعلقہ حالات میں ہوئیں، جس سے سرکاری اعداد و شمار اور شہداء کی فہرست کی شفافیت پر سوالات اٹھتے ہیں۔ اسی تناظر میں بنگلہ دیش کے اخبار پروتھوم آلو نے بھی اپنی الگ تحقیق میں دعویٰ کیا ہے کہ سرکاری فہرست میں درجنوں ایسے افراد شامل تھے جن کی ہلاکتیں حادثات، ذاتی تنازعات یا دیگر غیر متعلقہ واقعات میں ہوئی تھیں، جس کے بعد حکومت نے بعض ناموں کی دوبارہ جانچ اور چند اندراجات کو حذف بھی کیا۔ بنگلہ دیشی حکومت کا مؤقف ہے کہ "جولائی شہداء" کی فہرست مسلسل نظرِ ثانی کے عمل سے گزر رہی ہے اور تصدیق کے بعد غیر مستحق افراد کے نام نکالے جا رہے ہیں تاکہ سرکاری ریکارڈ درست اور مستند بنایا جا سکے۔

آسیان ریجنل فورم میں پاکستان کی سخت سرزنش

بھارت نے جھوٹے بیانیے پھیلانے کا الزام عائد کیا

منیلا: بھارت نے آسیان ریجنل فورم کے اجلاس میں پاکستان پر شدید تنقید کرتے ہوئے الزام عائد کیا ہے کہ اسلام آباد نے علاقائی سفارتی پلیٹ فارم کو "جھوٹے اور بے بنیاد بیانیے" پھیلانے کے لیے استعمال کرنے کی کوشش کی۔ بھارتی وزارتِ خارجہ کے مطابق، پاکستان کی جانب سے جموں و کشمیر اور سندھ طاس معاہدے سے متعلق اٹھائے گئے نکات "بے بنیاد، غیر ضروری اور فورم کے ایجنڈے سے غیر متعلق" تھے۔ بھارت نے کہا کہ ایسے معاملات کو کثیر الجہتی علاقائی پلیٹ فارم پر اٹھانا حقائق کو مسخ کرنے کی کوشش ہے۔ بھارت نے اپنے جواب میں کہا کہ پاکستان کی جانب سے ریاستی سطح پر غلط معلومات پھیلانے کا سلسلہ جاری ہے اور بین الاقوامی فورمز کو سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کرنا افسوسناک ہے۔ نئی دہلی نے یہ بھی دہرایا کہ سندھ طاس معاہدہ اس وقت معطل ہے اور پاکستان کے اقدامات نے دوطرفہ اعتماد کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا جب آسیان ریجنل فورم کے اجلاس میں علاقائی سلامتی، دہشت گردی، سمندری تحفظ اور ہند-بحرالکاہل کے تزویراتی امور پر تبادلۂ خیال کیا جا رہا تھا۔ بھارتی وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے اپنے خطاب میں دہشت گردی کی مالی معاونت روکنے، محفوظ بین الاقوامی بحری راستوں اور قواعد پر مبنی علاقائی نظام کی اہمیت پر بھی زور دیا۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ نے

پاکستان کے کابل فضائی حملے پر سنگین سوالات اٹھا دیئے

لندن: معروف جریدے ماڈرن ڈپلومیسی میں شائع ہونے والے ایک تجزیے میں کہا گیا ہے کہ ایمنسٹی انٹرنیشنل کی تازہ تحقیق نے مارچ 2026 میں کابل کے امید منشیات بحالی مرکز پر پاکستان کے فضائی حملے کے بارے میں اسلام آباد کے سرکاری مؤقف پر سنگین سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ تجزیے کے مطابق، اگر رپورٹ کے نتائج درست ثابت ہوتے ہیں تو یہ واقعہ بین الاقوامی انسانی قانون کی ممکنہ خلاف ورزی کے زمرے میں آ سکتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق، ایمنسٹی انٹرنیشنل نے سیٹلائٹ تصاویر، 60 سے زائد تصاویر اور ویڈیوز، عینی شاہدین اور دیگر شواہد کا جائزہ لینے کے بعد کہا کہ اسے اس دعوے کے حق میں کوئی ثبوت نہیں ملا کہ بحالی مرکز کو فوجی مقاصد یا اسلحہ ذخیرہ کرنے کے لیے استعمال کیا جا رہا تھا۔ تنظیم نے حملے کو صحت کی سہولت پر بین الاقوامی انسانی قانون کے تحت حاصل خصوصی تحفظ کی ممکنہ خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے آزادانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ اقوام متحدہ کے امدادی مشن برائے افغانستان کے مطابق، اس حملے میں کم از کم 269 شہری ہلاک اور 122 زخمی ہوئے، جبکہ افغان حکام نے ہلاکتوں کی تعداد اس سے کہیں زیادہ بتائی ہے۔ دوسری جانب پاکستان کا مؤقف ہے کہ اس نے دہشت گردوں کے بنیادی ڈھانچے اور عسکری اہداف کو نشانہ بنایا تھا اور شہری تنصیبات کو جان بوجھ کر نشانہ نہیں بنایا گیا۔ پاکستانی وزارت خارجہ نے ایمنسٹی کی رپورٹ کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ الزامات "ناقابلِ اعتبار شواہد" پر مبنی ہیں اور فضائی کارروائی پاکستان کے حقِ دفاع کے تحت کی گئی۔

ایران کے جنگی کردار کے بعد پاکستان کی امریکی فنڈنگ کا مطالبہ

معاشی ماہرین کی طرف سے شکوک و شبہات کا باعث بنا

کراچی: ٹرمپ انتظامیہ کے ساتھ اپنی کچھ سفارتی خیر سگالی کو اقتصادی مدد میں تبدیل کرنے کے لیے پاکستان کے دباؤ نے ماہرین اقتصادیات کی جانب سے شکوک و شبہات کو جنم دیا ہے، جن کا کہنا ہے کہ نئی مالی امداد ان اصلاحات کو دور کرنے کے لیے بہت کم کام کرے گی جن سے اسلام آباد طویل عرصے سے گریز کرتا رہا ہے۔ اس ہفتے وزیر خزانہ محمد اورنگزیب کے واشنگٹن کے دورے کے دوران، پاکستان نے 10 بلین ڈالر کے امریکی ایکسچینج اسٹیبلائزیشن فنڈ کی درخواست کی، رائٹرز نے اس معاملے کے علم رکھنے والے ذرائع کا حوالہ دیتے ہوئے رپورٹ کیا، جنہیں اس بارے میں عوامی طور پر بات کرنے کا اختیار نہیں تھا۔ پہلے غیر رپورٹ شدہ پیشرفت میں، پاکستان نے بعد میں امریکی ایگزم بینک کے ساتھ ایک علیحدہ تجارتی مالیاتی سہولت بھی پیش کی، ایک ذریعے نے بتایا کہ جسے عوامی طور پر اس معاملے پر بات کرنے کا اختیار نہیں تھا۔ دونوں تجاویز سے روپے کو تقویت ملے گی اور بین الاقوامی مالیاتی فنڈ، چین اور سعودی عرب سے آگے فنڈنگ میں تنوع آئے گا۔ پاکستان نے اس سال امریکہ اور ایران کے درمیان جنگ بندی کرانے میں مدد کی تھی، لیکن اس کے معاشی بنیادی اصول جنگ شروع ہونے سے پہلے سے بڑی حد تک تبدیل نہیں ہوئے ہیں۔ متحدہ عرب امارات کے ساتھ کشیدگی کے درمیان، پاکستان نے اپریل میں ابوظہبی کو 3.5 بلین ڈالر ادا کیے، جو اس کے ذخائر کا پانچواں حصہ ہے، اور اس خلا کو پورا کرنے کے لیے 3 بلین ڈالر سعودی بیک اسٹاپ کا رخ کیا۔ اگرچہ یہ واضح نہیں ہے کہ آیا امریکہ پاکستان کی تجاویز سے اتفاق کرے گا، لیکن کچھ تجزیہ کار واشنگٹن کے لیے بھی فوائد دیکھتے ہیں۔ دی ایشیا گروپ کے ایک پارٹنر عزیر یونس نے کہا کہ ٹرمپ انتظامیہ نے پاکستان کے معدنیات کے اہم شعبے میں زیادہ سے زیادہ کردار ادا کرنے کی کوشش کی ہے، انہوں نے مزید کہا کہ فنانسنگ سے امریکہ کو مزید مضبوط کرنے کا امکان ہے۔ کان کنی کے ممکنہ سودوں میں کردار۔ لیکن دوسروں کو امریکہ اور پاکستان کے درمیان کسی بھی معاہدے کی درستگی پر شک ہے۔ آکسفورڈ یونیورسٹی کے ایسوسی ایٹ پروفیسر عدیل ملک نے مجوزہ ریزرو سہولت کو جیو پولیٹیکل کرایہ قرار دیا، جو ایران کے خلاف امریکی اسرائیل جنگ میں پاکستان کی ثالثی کے بعد اور حالیہ دنوں میں مشرق وسطیٰ میں کشیدگی کے ایک نئے سلسلے کے درمیان آیا ہے۔ پاکستان نے امریکہ اور ایران کے درمیان جنگ میں ثالثی کا سفارتی کردار ادا کرنے کے بعد امریکہ سے 10 ارب ڈالر کے خصوصی فنڈز کا مطالبہ کیا ہے۔ پاکستانی وزیرِ خزانہ محمد اورنگزیب نے واشنگٹن میں امریکی وزیرِ خزانہ سکاٹ بیسنٹ سے ملاقات کے دوران ایک باضابطہ خط کے ذریعے اس رقم کی درخواست پیش کی ہے۔ پاکستان کا مؤقف ہے کہ اس علاقائی جنگ اور سفارتی کوششوں کی وجہ سے اس کی ملکی معیشت پر شدید دباؤ آیا ہے، جس کے ازالے کے لیے اسے فوری امریکی مدد کی ضرورت ہے۔

چین کمزوری کے دوراہے پر، عالمی توازن بدلنے کا موقع؟

واشنگٹن: معروف جریدے فارن افیئرز میں شائع ہونے والے ایک تجزیے میں کہا گیا ہے کہ چین اس وقت اپنی حالیہ تاریخ کے ایک ایسے مرحلے سے گزر رہا ہے جہاں اقتصادی دباؤ، مالیاتی مشکلات اور ساختی مسائل نے اس کی طاقت کو محدود کرنا شروع کر دیا ہے۔ مضمون کے مطابق، اگرچہ چین اب بھی ایک بڑی عالمی طاقت ہے، لیکن اس کی رفتار میں نمایاں سستی آئی ہے، جو عالمی طاقت کے توازن پر گہرے اثرات مرتب کر سکتی ہے۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ چین کو جائیداد کے شعبے کے بحران، مقامی حکومتوں کے بڑھتے ہوئے قرضوں، کمزور اندرونی طلب، آبادی میں کمی اور سرمایہ کاری کے اعتماد میں گراوٹ جیسے مسائل کا سامنا ہے۔ ان عوامل نے بیجنگ کی معاشی لچک کو متاثر کیا ہے اور مستقبل کی ترقی کے امکانات پر سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ مضمون کے مطابق، امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو چین کی ان مشکلات کو فوری زوال کے طور پر نہیں دیکھنا چاہیے، بلکہ انہیں ایک ایسے موقع کے طور پر استعمال کرنا چاہیے جس کے ذریعے اپنی معاشی مسابقت، صنعتی صلاحیت، ٹیکنالوجی، دفاعی تعاون اور اتحادیوں کے ساتھ شراکت داری کو مزید مضبوط بنایا جا سکے۔

سویڈن نے چین پر انحصار کا

مقابلہ کرنے کیلئے کان کنی کو قومی سلامتی کا مفاد قرار دیا

اسٹاک ہوم: سویڈن کی حکومت نے جمعرات کو اہم دھاتوں اور نایاب زمین کی معدنیات کی کان کنی کو قومی سلامتی کا مفاد قرار دیتے ہوئے کہا کہ چین پر انحصار کا مقابلہ کرنے کے لیے کان کنی کی ایک نئی حکمت عملی کی ضرورت ہے۔ چین صاف توانائی کی پیداوار، دفاعی اور برقی گاڑیوں کی پیداوار کے لیے ضروری نایاب زمینی معدنیات کی کان کنی اور ریفائننگ دونوں پر غلبہ رکھتا ہے، اور برآمدی کنٹرول نے بیجنگ کو واشنگٹن اور دیگر تنازعات کے ساتھ تجارتی جنگ میں ایک طاقتور لیور کے طور پر کام کیا ہے۔ سویڈن کے پاس بھی بڑے معدنی وسائل ہیں اور LKAB کی موجودہ کیرونا کان کے قریب واقع پر گیجر فنڈ، چین پر انحصار کم کرنے کی کوششوں میں یورپی یونین کے اہم منصوبوں میں سے ایک ہے۔ 1.2 بلین ٹن کل معدنی وسائل کے ساتھ، جن میں سے 2.2 ملین ٹن نایاب زمین کے آکسائیڈز ہیں، پر گیجر یورپ کے مفادات کے لیے اہم ہے۔ ایبا بش، انٹرپرائز منسٹر اور نائب وزیر اعظم نے کہا کہ کان کنی کو قومی سلامتی کا مفاد بنانا منصوبہ بندی اور اجازتوں کو تیز کرے گا، جس سے سرمایہ کاری کو راغب کرنے میں مدد ملے گی۔ "ہم سمجھتے ہیں کہ یہ سویڈن، یورپی یونین اور نیٹو دونوں کی دفاعی صلاحیتوں میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے، انہوں نے ایک نیوز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، چین پر یورپی صنعت کے انحصار کو نظاماتی خطرہ قرار دیا۔ بش نے کہا کہ نئی حکمت عملی ریاست کے لیے کان کنی کے منصوبوں کے لیے زمین تفویض کرنا آسان بنا دے گی،

سامی قطبی ہرن پالنے والے مقامی لوگوں کے ساتھ تناؤ کا ایک علاقہ، جن کا کہنا ہے کہ کان کنی کی توسیع ان کے روایتی طرز زندگی کا خاتمہ کر دے گی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت سویڈش کان کنی کے شعبے کے لیے ایک سرکاری سرمایہ کاری کمپنی بنانے کے امکان کو دیکھ رہی ہے۔ انہوں نے کہا، "آج، اسے صاف لفظوں میں بتانے کے لیے، حکومت کے پاس ٹھوس ٹولز کا فقدان ہے جو اہم اسٹریٹجک منصوبوں میں کلیدی منصوبوں میں سرمایہ کاری کو تیز کرنے اور ان کو راغب کرنے میں دانشمندی کے ساتھ تعاون کر سکے۔

افغانستان کی اقوام متحدہ کی

نشست سے انکار ایک ناانصافی ہے: امارت اسلامیہ

کابل: امارت اسلامیہ نے ایک بار پھر اس بات پر زور دیا ہے کہ اقوام متحدہ میں افغانستان کی نشست موجودہ حکومت کے حوالے کی جائے۔ طلوع نیوز سے بات کرتے ہوئے امارت اسلامیہ کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے تاکید کی کہ موجودہ حالات کا جاری رہنا افغانستان کے عوام کے ساتھ ناانصافی ہے اور اقوام متحدہ کو اس مسئلے پر سنجیدگی سے توجہ دینی چاہیے۔ ذبیح اللہ مجاہد نے یہ بھی کہا کہ اقوام متحدہ کی نشست امارت اسلامیہ کو منتقل ہونے کے بعد افغانستان کے ووٹنگ کے حقوق سے متعلق بقایا رکنیت کے واجبات ادا کیے جائیں گے۔ انہوں نے مزید کہا، "امارت اسلامیہ چاہتی ہے کہ یہ نشست افغانستان کی موجودہ حکومت کو دی جائے۔ اگر ایسا نہیں ہوتا ہے، تو بدقسمتی سے یہ افغانستان کے ساتھ ایک ناانصافی ہے، اور یہ ناانصافی وہ لوگ کر رہے ہیں جو انصاف کے لیے کھڑے ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ امارت اسلامیہ کی اقتدار میں واپسی کے تقریباً پانچ سال بعد بھی اقوام متحدہ میں افغانستان کی مستقل نشست کی تقدیر ابھی تک حل طلب ہے۔ بین الاقوامی برادری انسانی حقوق کے احترام، ایک جامع حکومت کی تشکیل، اور دہشت گردی کے خلاف کوششوں کو امارت اسلامیہ کو بین الاقوامی قانونی حیثیت دینے کے لیے لازمی شرط سمجھتی ہے۔ اس کے برعکس، امارت اسلامیہ افغانستان کی اقوام متحدہ کی نشست اس کے حوالے کرنے، اس کے رہنماؤں کو بین الاقوامی بلیک لسٹ سے نکالنے اور ملک کے منجمد اثاثوں کو جاری کرنے کا مطالبہ کر رہی ہے۔ سیاسی تجزیہ کار فرید اللہ زازئی نے کہا: "دونوں فریقوں کے معقول مطالبات ہیں۔ انہیں ان مطالبات پر عمل درآمد کے لیے حالات پیدا کرنے کے لیے بات چیت اور عملی مشاورت کرنی چاہیے۔ اس صورت میں افغانستان کی نشست سونپ دی جائے گی، اور افغانستان کے بارے میں موجودہ خدشات بھی ختم ہو جائیں گے۔ افغانستان 200,000 ڈالر سالانہ رکنیت کے واجبات کی عدم ادائیگی کی وجہ سے تقریباً پانچ سال سے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں ووٹنگ کے حق سے محروم ہے۔ بقایا قرض، جو سابق حکومت نے 2021 سے پہلے ادا کیا تھا، اب 900,000 ڈالر سے تجاوز کر گیا ہے۔

پریا کماری کی بازیابی کے حق میں احتجاجی کیمپ ۲۷/دنوں کے بعد منتشر

حیدرآباد: پریا کماری سمیت اغوا شدہ بچوں کی بازیابی کا مطالبہ کرنے والے 27 روزہ احتجاجی کیمپ کو منتشر کرنے کے لیے آدھی رات کی پولیس کی کارروائی نے سندھ بھر میں غم و غصے کو بھڑکا دیا، کئی شہروں میں مظاہرے پھوٹ پڑے اور قانونی برادری نے صوبے بھر میں عدالتی بائیکاٹ کا اعلان کیا۔ پولیس نے اہم منتظمین کو گرفتار کیا اور مذاکرات ناکام ہونے کے بعد بابرلو نیشنل ہائی وے دھرنے سے مظاہرین کو ہٹا دیا، جس سے کارکنوں، صحافیوں اور سیاسی گروپوں کی طرف سے بڑے پیمانے پر مذمت کی گئی۔ پریا کماری کمیٹی کی سربراہ سوہنی پارس، سکھر نیشنل پریس کلب کے صدر ساحل جوگی اور لیاقت جلبانی بھی حراست میں لیے گئے افراد میں شامل ہیں۔ ایس ایس پی خیرپور امیر سعود مگسی کی جانب سے مذاکرات کے آخری دور کے بعد، جمعرات کی صبح تقریباً 2 بجے گرج چمک کے درمیان پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنا شروع کیا۔ مگسی نے پارس سے درخواست کی کہ وہ منی ٹرک سے اتریں جہاں سے وہ تقریر کر رہی تھیں اور افسران کے ساتھ بیٹھ کر پیش رفت پر تبادلہ خیال کریں۔ تاہم، وہ نفی میں جواب دیتی رہیں، اور زور دے کر کہ پولیس کو کچھ مغوی بچوں کو بازیاب کر کے پیش رفت دکھانی چاہیے۔ انہوں نے مگسی کو یاد دلایا کہ انہوں نے 17 جولائی کو اپنے دھرنے کا پہلا دور پولیس کی جانب سے تین دن کے اندر کچھ بچوں کو بازیاب کر کے پیش رفت دکھانے کی یقین دہانی پر معطل کر دیا تھا۔ انہوں نے ایس ایس پی کو بتایا کہ کمیٹی نے انہیں سکھر میں بابرلو کے مقام پر ہائی وے پر دھرنا دینے سے پہلے ایک دن کا اضافی وقت دیا تھا، وہی جگہ جہاں سندھ کے قانونی برادری نے اپریل 2025 میں نئی نہروں کی تعمیر کے خلاف دھرنا دیا تھا۔ انہوں نے یہ بھی یاد کیا کہ کمیٹی نے 17 جولائی کو پولیس کو صرف پانچ کیسز دیے تھے۔ احتجاجی کیمپ میں 17 بچوں کی تصاویر آویزاں کی گئیں۔ کمیٹی کے مطابق بعد میں یہ تعداد بڑھ کر 27 ہو گئی، کیونکہ ایک کے بعد ایک والدین اپنے لاپتہ بچوں کی تفصیلات سامنے لائے۔ عبوری طور پر، پولیس نے کے پی کے کے نوشہرہ سے 16 سالہ آصف مغل کو بازیاب کر کے سکھر کی عدالت میں پیش کیا، جس میں کہا گیا کہ اس نے اپنی مرضی سے شادی کی ہے۔ مگسی کی مختصر گفتگو کے آدھے گھنٹے بعد، جس کے دوران انہوں نے پاکستان زندہ باد کے نعرے لگائے، پولیس مظاہرین پر اتر آئی۔ "آزادی جانارالگان وارن تے لانات ہوجے (آزادی کے نعرے لگانے والے لوگوں پر لعنت)"، ایس ایس پی نے نعرہ لگایا تھا، جب بھیڑ نے پاکستان زندہ باد کے اسی نعرے کے ساتھ جواب دیا، یہ واضح کرتے ہوئے کہ ان کے آزادی کے نعروں کا تعلق ان کے بچوں سے ہے۔ دریں اثناء صحافیوں، وکلاء، قوم پرست جماعتوں اور معاشرے کے دیگر طبقات نے پولیس کی کارروائی کی مذمت کرتے ہوئے مظاہرین کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا۔

چین نے خودسوزی کرنے والے تبتی کارکن لوبگا رنگزن کے آبائی شہر میں سیکورٹی گھیرا تنگ کیا

جولائی کے اوائل سے، چین کی قومی سلامتی اور عوامی سلامتی کے اداروں کے اہلکاروں نے خطے میں نمایاں موجودگی برقرار رکھی ہے

دھرم شالا: چینی حکام نے مبینہ طور پر تبت کی آزادی کے مرحوم کارکن لوبگا رنگزین کے آبائی شہر کھام میں گانزی (کاردزے) تبتی خود مختار پریفیکچر کے زیریں زاکو علاقے میں مبینہ طور پر وسیع حفاظتی اقدامات نافذ کر دیے ہیں۔ جولائی کے اوائل سے، چین کی قومی سلامتی اور عوامی سلامتی کے اداروں کے اہلکاروں نے خطے میں نمایاں موجودگی برقرار رکھی ہے۔ مبینہ طور پر رہائشیوں کی نقل و حرکت اور مواصلات کو سخت پابندیوں کے تحت رکھا گیا ہے، جس سے بستی کو قریبی نگرانی میں رکھا گیا ہے۔ فیول کے مطابق، مقامی لوگوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ مسلسل نگرانی اور خوف میں رہ رہے ہیں۔ اس ماہ کے شروع میں، لوبگا رنگزن نیویارک میں اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر کے باہر خود کو آگ لگا کر ہلاک ہو گئی تھیں۔ نیویارک میں رہنے والا ایک تبتی مہاجر، وہ ٹیکسی ڈرائیور کے طور پر کام کرتا تھا۔ وہ 1992 میں تبت سے فرار ہو کر ہندوستان چلا گیا تھا، جہاں بعد میں اس نے خانقاہی تعلیم حاصل کرنے کے لیے جنوبی ہندوستان میں گانڈن خانقاہ میں شمولیت اختیار کی۔ اس کا خاندان تبت میں رہتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق، چین کی قومی سلامتی اور پبلک سیکیورٹی ایجنسیوں کے سیکیورٹی اہلکار 2 جولائی کو رنگین کی خود سوزی کے فوراً بعد علاقے میں داخل ہوئے۔ تب سے، گاؤں میں سخت حفاظتی انتظامات کیے گئے ہیں، حکام نے مبینہ طور پر کسی بھی ممکنہ بدامنی کو روکنے کے لیے رہائشیوں پر سخت کنٹرول نافذ کیا ہے۔ علاقے کو سختی سے کنٹرول کیا گیا ہے۔ ذرائع نے فیول کے حوالے سے بتایا کہ "ہم ان کے ساتھ رابطہ قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔" ذرائع نے مزید کہا کہ مقامی باشندوں میں پھیلے خوف کی وجہ سے لوبگا رنگزن کے خاندان اور رشتہ داروں کے بارے میں معلومات اکٹھا کرنا انتہائی مشکل ہو گیا ہے۔ "ہمیں نہیں معلوم کہ اس کے خاندان کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ لوگ ان سے ملنے سے بہت ڈرتے ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ وہ انہیں فون کرنے کی ہمت بھی نہیں کرتے کیونکہ قومی سلامتی کی طرف سے ان کی حفاظت اور نگرانی کی جاتی ہے۔ رپورٹ کردہ حفاظتی اقدامات انسانی حقوق کے گروپوں کی طرف سے اکثر اجاگر کیے جانے والے نمونے سے مطابقت رکھتے ہیں، جن کا کہنا ہے کہ چینی حکام اکثر بیرون ملک سیاسی سرگرمیوں میں ملوث تبتیوں کے خاندانوں اور آبائی شہروں پر نگرانی بڑھاتے ہیں اور پابندیاں عائد کرتے ہیں۔ اگرچہ لوبگا رنگزین کے خاندان کے صحیح حالات کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہو سکی، ذرائع نے فائیو کو بتایا کہ سخت حفاظتی انتظامات اور مواصلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ نیویارک میں اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر کے باہر تبتی سرگرم کارکن لوبگا رنگزن (لوبسانگ پالڈن) کی خودسوزی کے بعد چینی حکام نے تبت میں ان کے آبائی علاقے (کھم ریجن) میں سیکورٹی کے انتظامات انتہائی سخت کر دیے ہیں۔ جلاوطن تبتی تنظیموں کے مطابق، چینی انتظامیہ نے ممکنہ احتجاج اور عوامی ردعمل کو روکنے کے لیے لوبگا رنگزن کے آبائی قصبے اور اردگرد کے علاقوں میں اضافی پولیس اور فوجی دستے تعینات کر کے نگرانی سخت کر دی ہے۔ 52 سالہ تبتی کارکن لوبگا رنگزن نے 2 جولائی 2026 کو نیویارک میں اقوام متحدہ کے سامنے تبت کی آزادی اور قومی اتحاد کے حق میں نعرے لگاتے ہوئے خود کو آگ لگا دی تھی، جس کے بعد وہ ہسپتال میں دم توڑ گئے۔ امریکہ کی سرزمین پر کسی تبتی شہری کی خودسوزی کا یہ پہلا واقعہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔

نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زناکاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بارپینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

ہم قید میں ہیں اب بھی، چہرے بدل گئے ہیں!

تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی ریاست اور عوام کے درمیان اعتماد کی دیوار کمزور ہوتی ہے تو سڑکیں آباد ہوجاتی ہیں اور سوالوں سے بھر جاتی ہیں، کیونکہ پارلیمنٹ کا راستہ اسی سڑک سے ہو کر گذرتا ہے، شاہین باغ، جامعہ ملیہ اسلامیہ، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ وغیرہ سے اٹھنے والی آواز کو آہنی پنجوں سے کچل کر یہ پیغام دیا گیا کہ ہماری حکومت میں آواز اٹھانے کی کوشش مت کرنا ورنہ اسی طرح کچل دئے جاؤ گے اور پھر یہ سمجھ لیا گیا کہ اب بھارت ہمارے باپ کی جاگیر ہے، ہم جو چاہیں گے، کریں گے، کوئی ہمارے خلاف آواز اٹھانے کی ہمت نہیں کرسکتا اور اب جنتر منتر یہ صرف مقامات نہیں، بلکہ وہ نام ہیں جو ہندوستان میں احتجاج، اختلافِ رائے اور شہریوں کے بنیادی حقوق کی بحث کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔

سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد

دہلی کے جنتر منتر پر ان دنوں تاریخ کا سب سے بڑا احتجاج جاری ہے، پیپر لیکس کے خلاف لاکھوں طلباء اور نوجوان ملک کے مختلف شہروں میں سڑکوں پر ہیں۔ دارالحکومت دلی کے جنتر منتر اور پارلیمنٹ تک جانے والی سڑکوں پر جو مناظر دیکھے جارہے ہیں، اس بارے میں کہا جارہا ہے کہ گزشتہ کئی دہائیوں میں نوجوانوں کا ایسا ہجوم حکومت سے سوال کرنے کے لیے سڑکوں پر نہیں نکلا، لاکھوں نوجوان کسی سیاسی جماعت کی کال پر نہیں بلکہ موجودہ چیف جسٹس کے ایک طنز سے وجود میں آنے والی جماعت، کاکروچ جنتا پارٹی کی کال پر ملک کے مختلف شہروں سے اپنے مستقبل کو لیکر پریشان حال طلباء اور کم عمر بچیاں اس انقلابی تحریک کا حصہ بن رہے ہیں، اسی لئے غیر ملکی میڈیا میں اسطرح کے سوال اٹھائے جارہے ہیں کہ کیا ان مظاہروں کو انڈیا کی جین زی تحریک کہنا درست ہوگا؟ کیا اب بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی سے سخت سوال اور انکا محاسبہ ہونے لگا ہے؟ کیا اب ملک کے لوگوں کو غلامی کا احساس ہوچلا ہے؟ کیا لوگ اب سمجھنے لگے ہیں کہ ہم اب بھی قید میں ہیں، ہمیں غلام بنالیا گیا اور ہماری آزادی کو سلب کرلیا گیا ہے؟ ہر طرف تبصرے ہورہے ہیں۔ کوئی اسے طلبہ کی جیت قرار دے رہا ہے، کوئی حکومت کی ناکامی تو کوئی مختلف تنظیموں کے کردار پر گفتگو کررہا ہے اور بہت سے لوگوں کی نگاہیں پارلیمنٹ کی طرف لگی ہوئی ہیں کہ شاید آنے والے دنوں میں ملک کے حالات ایک نئی کروٹ لیں گے۔

تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی ریاست اور عوام کے درمیان اعتماد کی دیوار کمزور ہوتی ہے تو سڑکیں آباد ہوجاتی ہیں اور سوالوں سے بھر جاتی ہیں، کیونکہ پارلیمنٹ کا راستہ اسی سڑک سے ہو کر گذرتا ہے، شاہین باغ، جامعہ ملیہ اسلامیہ، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ وغیرہ سے اٹھنے والی آواز کو آہنی پنجوں سے کچل کر یہ پیغام دیا گیا کہ ہماری حکومت میں آواز اٹھانے کی کوشش مت کرنا ورنہ اسی طرح کچل دئے جاؤ گے اور پھر یہ سمجھ لیا گیا کہ اب بھارت ہمارے باپ کی جاگیر ہے، ہم جو چاہیں گے، کریں گے، کوئی ہمارے خلاف آواز اٹھانے کی ہمت نہیں کرسکتا اور اب جنتر منتر یہ صرف مقامات نہیں، بلکہ وہ نام ہیں جو ہندوستان میں احتجاج، اختلافِ رائے اور شہریوں کے بنیادی حقوق کی بحث کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں، جنتر منتر پر طلبہ اور مظاہرین کے خلاف پولیس کارروائی کی تصاویر اور ویڈیوز جب منظرِ عام پر آتی ہیں تو یہ لوگوں کو ماضی کے ان واقعات کی یاد دلاتی ہیں جن میں مختلف احتجاجی مقامات پر طاقت کے بے جا استعمال کے الزامات عائد کئے گئے تھے۔ ایسے مناظر کسی بھی حساس معاشرے کے لیے باعثِ تشویش ہوتے ہیں، کیونکہ اختلافِ رائے کو جمہوریت کا ایک بنیادی حصہ سمجھا جاتا ہے، تحریک شاہین باغ ہو، طلبہ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے مظاہرے ہوں، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے واقعات ہوں، کسان آندولن، یا پھر کوئی اور تحریک ہو، ان ساری تحریکوں نے ایک بنیادی سوال کھڑا کیا تھا کہ اگر یہ ملک آزاد ہے، یہاں جمہوریت اور جمہوری نظام قائم ہے تو پھر شہریوں کو اپنی بات پرامن انداز میں رکھنے کا پورا موقع ملنا چاہیے؟ دوسری طرف حکومت کی یہ ذمہ داری بھی ہے کہ وہ امن وامان برقرار رکھے اور اسکے لئے ایسے تمام حادثات کی غیر جانبدارانہ تحقیق اور قانون کے مطابق احتساب ضروری ہے تاکہ اگر کہیں اختیارات کا ناجائز استعمال ہوا ہو تو اسکے ذریعہ انصاف کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے اور اگر کہیں قانون شکنی ہوئی ہو تو اس کا مناسب قانونی جواب دیا جائے، جمہوریت کی اصل طاقت صرف انتخابات نہیں، بلکہ اس بات میں ہے کہ ملک کے شہری اختلافِ رائے کا اظہار آزادانہ طور پر کرسکیں، اپنی حکومت سے سوال پوچھ سکیں، اسکی جواب دہی طے کرسکیں اور اپنی آواز بلند کرسکیں۔ جب سوال پوچھنے

والے خوف محسوس کرنے لگیں تو سماج زنگ آلود اور کمزور ہوجاتا ہے۔ اسی طرح احتجاج کرنے والوں پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے مطالبات پرامن اور آئینی طریقوں سے پیش کریں، تاکہ ان کی آواز زیادہ مؤثر اور باوقار انداز میں سنی جاسکے، ظاہر ہے یہ چیزیں کسی ایک جماعت، ایک مذہب، ایک زبان یا ایک نظریے کی نہیں ہیں۔ آج اگر کسی ایک طبقے کی آزادیِ اظہار متاثر ہوتی ہے تو کل یہی خطرہ کسی دوسرے طبقے کے سامنے بھی آسکتا ہے۔ اس لیے شہری آزادیوں کا دفاع اصولوں کی بنیاد پر ہونا چاہیے، نہ کہ صرف اس وقت جب متاثر ہونے والا ہمارا ہم خیال ہو اور ہم مذہب ہو، ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ زندہ اور حساس معاشرہ وہی ہے جہاں اختلاف کو دشمنی نہیں سمجھا گیا، بلکہ مکالمے کا ذریعہ بنایا گیا۔ نفرت کے بجائے دلیل، تشدد کے بجائے قانون، اور خاموشی کے بجائے آئینی آواز ہی ایک جمہوری سماج کو مہذب وترقی یافتہ بناتی ہے اور آگے لے جاتی ہے۔ آج اگر کہیں کسی طالب علم، مزدور، کسان، صحافی یا عام شہری کے ساتھ ناانصافی ہوتی ہے تو اس کے لئے آواز اٹھانا صرف اس شخص کا نہیں بلکہ پورے معاشرے کا اخلاقی فریضہ ہے۔ انصاف کا اصول یہی ہے کہ وہ سب کے لیے یکساں ہو، چاہے متاثرہ شخص کسی بھی مذہب، ذات، زبان یا سیاسی نظریے سے تعلق رکھتا ہو، اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے اختلافات کے باوجود انسانی وقار، آئین کی بالادستی، قانون کی حکمرانی اور پرامن جمہوری اظہار کے حق کا احترام کریں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ آنے والی نسلیں ایک مضبوط اور آزاد معاشرے میں سانس لیں تو ہمیں انصاف، مکالمہ اور دستوری راستے کو ہی اپنا سب سے بڑا ہتھیار بنانا ہوگا۔ آواز اٹھانا ہر کسی کا جمہوری حق ہے، مگر اس کے ساتھ ذمہ داری، تحمل اور قانون کا احترام بھی اتنا ہی ضروری ہے۔ ایک بہتر ہندوستان اسی وقت ممکن ہے جب ہر شہری بلاخوف و دہشت اپنی بات کہہ سکے اور ہر ادارہ اپنے آئینی حدود کے اندر رہتے ہوئے اپنے فرائض انجام دے۔ جنتر منتر کے علاوہ ملک کے کئی شہروں میں ہونے والے طلبا مظاہرین پر پولس نے لاٹھی چارج کیا، انتہائی بے رحمی سے انھیں پیٹا گیا، آنسو گیس کے گولے چھوڑے گئے، انکے ساتھ ظلم و بربریت کی تمام حدیں پار کی گئیں، ان سب کے باوجود ان طلبا کا اپنے حق کیلئے اٹھنا اور پولیس تشدد کے خلاف ڈٹ جانا ایک بہت اچھی خبر کہی جاسکتی ہے، جس نے ملک کے دیگر تمام طبقات، سیاسی جماعتوں انفلوئنسرز کو بھی ان کی حمایت کرنے پر مجبور کردیا، ملک کی تقریبا ساری اپوزیشن پارٹیاں کھل کر انکی حمایت کررہی ہیں، کیونکہ طلبا جب سڑکوں پر نکلتے ہیں تو پھر قافلے بنتے چلے جاتے ہیں، اس سے قبل سری لنکا، بنگلہ دیش اور نیپال وغیرہ میں طلبا انقلاب کے سارے مناظر اپنی آنکھوں سے ہم سب ابھی حال ہی میں دیکھ چکے ہیں، جنتر منتر پر طلباء کے ساتھ ہوئی پولس کی غنڈہ گردی اور لاقانونیت کو لیکر ایک وکیل نے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس آف انڈیا سوریہ کانت کی قیادت والی بنچ کے سامنے اس معاملے کو رکھا اور اسکی حساسیت کے پیش نظر عدالت عظمی کی توجہ مبذول کراتے ہوئے کہا کہ قومی دارالحکومت میں کاکروچ جنتا پارٹی کے سنسد چلو مارچ کے دوران دہلی پولیس نے جس بے رحمی سے طلباء کو اس لئے مارا پیٹا کہ انھوں نے امتحان کا پرچہ لیک ہونے پر مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان سے استعفی مانگا، وکیل نے سی جے آئی کی سربراہی والی سہ رکنی بنچ کے سامنے استدلال کیا کہ پولیس نے طلباء کو مارا پیٹا۔ اپنے اختیارات کا غلط استعمال کیا اسلئے یہ معاملہ انتہائی حساس ہے، اس پر توجہ دی جائے اور اسے سنا جائے، بنچ میں جسٹس سوریہ کانت کے علاوہ جسٹس جویمالیہ باغچی اور وی موہنا بھی شامل تھے۔ وکیل نے زور دیا کہ مظاہرین کے خلاف آنسو گیس اور دیگر اقدامات کا استعمال کیا گیا تو چیف جسٹس آف انڈیا سوریہ کانت نے وکیل سے کہا" ہمارے پاس ویڈیو دیکھنے کے لئے وقت نہیں ہے، ہمارا وقت ضائع نہ کریں اور اپنا وقت بھی ضائع نہ کریں۔ آپ کا وقت ہمارے وقت سے زیادہ قیمتی ہے۔" وکیل نے دلیل دی کہ طلباء کچھ اہم مطالبات کررہے ہیں: ایک، یہ کہ نیٹ کا امتحان مفت اور منصفانہ ہونا چاہئے؛ نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی کو تحلیل کردیا جائے لیکن سی جے آئی نے واضح کیا کہ بنچ ان کی درخواست پر غور کرنے کا خواہاں نہیں ہے اور ہمیں اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے، اسکا سیدھا مطلب اسکے سوا اور کیا ہوسکتا ہے کہ عدالت عظمی اور چیف جسٹس کو اتنے اہم معاملے کی حساسیت سے کوئی لینا دینا نہیں ہے، کیا ایک آزاد ملک کی عدالت عظمی اور چیف جسٹس کی زبان ایسی ہی ہوتی ہے؟ کیا کسی آزاد ملک میں بروقت انصاف کی فراہمی اسی طرح ہوتی ہے؟ ملک کے لاکھوں طلبا اور نوجوان سڑکوں پر ہوں، اپنے مطالبات کا اعلان کررہے ہوں، تعلیمی نظام میں پیدا ہونے والی بے راہ روی اور من مانی کا ذکر کررہے ہوں لیکن سپریم کورٹ کے لئے یہ کوئی اہم مسئلہ نہیں ہے آخر ایسا کیوں؟ حالانکہ ان جیسے حساس معاملے پر عدالت کو خود ہی ایکشن لینا چاہئے تھا اور سوموٹو کے ذریعے اپنے اختیارات کا استعمال کرنا چاہئے تھا، لیکن یہ سب تو کسی آزاد اور جمہوری ملک میں ہوتا ہے، بھارت جب آزاد ہی نہیں ہے تو یہاں یہ سب کیونکر ممکن ہو؟ میں پچھلے کئی برسوں سے یہ لکھتا رہا ہوں کہ اب بھارت کو غلام بنالیا گیا، دستور کو پیروں تلے روند کر یہاں جمہوریت کا جنازہ کئی سال پہلے پڑھا جاچکا ہے اور ملک سے جمہوریت بہت پہلے ختم ہوچکی ہے، یہ بات ہمارے جیسے بہت سارے لوگ کہتے اور لکھتے رہے ہیں، ابھی کل ہی کانگریس پارٹی کی قائد پرینکا گاندھی نے جنتر منتر کے طلبا سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے کہا کہ ملک سے جمہوریت ختم ہوچکی ہے، پارلیمنٹ میں جو کچھ ہورہا ہے وہ غیر جمہوری ہے، ایوان میں طلباء کے مسائل پر بحث نہیں ہونے دیا جارہا ہے، جبکہ جمہوریت میں سب سے بڑی چیز اظہار رائے کی آزادی اور پرامن احتجاج کا حق ہوتی ہے، انھوں نے کہا کہ اپوزیشن لیڈر کو پارلیمنٹ میں بولنے نہیں دیا جاتا، ہم لوگ جب بھی بولنے کے لئے اپنی نشست سے اٹھتے ہیں ہمیں روک دیا جاتا ہے، عوامی مسائل کے لئے اسپیکر سے رجوع کرتے ہیں اور بحث کا مطالبہ کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ حکومت سے پوچھ کر بتائیں گے، یہ سب کیا ہے؟ یہ کیسی جمہوریت ہے؟ جمہوریت تو ملک سے ختم کردی گئی ہے۔

کاکروچ جنتا پارٹی کے مارچ میں 20 جولائی کو جو کچھ ہوا، تاریخ بتاتی ہے کہ پولس کی ایسی بربریت، انگریز بہادر کے راج میں بھی نہیں ہوا وہ دور غلامی تھا لیکن انگریز حکمراں کچھ نہ کچھ آزادی رائے کا خیال رکھتے تھے۔ آج کی طرح زبان بندی سے اجتناب کرتے تھے، 19 جولائی کی شام سے ہی جنتر منتر پر نوجوان، سیاسی وغیر سیاسی لیڈران اور کارکنان کے علاوہ بڑی تعداد میں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں وہاں جمع ہو گئے، فٹ پاتھ اور سڑکوں پر پوری رات لڑکے، لڑکیوں نے جاگ کر گزارا، صبح سارے لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور مارچ کی تیاری کرنے لگے۔ 9 بجے صبح سے ہی مارچ کا آغاز ہوگیا۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۲۵/جولائی ۔۲۰۲۶

طلباء کیلئے میلوڈی نہیں چلے گی

دہلی کے جنتر منتر سے شروع ہوا طلباء کا احتجاج قومی سطح کی تحریک میں تبدیل ہونے لگا ہے اور ملک کا شائد ہی کوئی شہر ایسا ہو جہاں یہ مظاہرہ نہیں کئے جارہے ہوں۔ خاص طور پر 20 جولائی کے جنتر منتر سے پارلیمنٹ تک مارچ کے دوران طلباء پر جو ظلم کے پہاڑ توڑے گئے ہیں ان کو بے تحاشہ مار پیٹ کا نشانہ بنایا گیا ہے اور ان کے سر اور پیر توڑے گئے ہیں اس کے بعد سے ایسا لگتا ہے کہ طلباء کا احتجاج کمزور پڑنے کی بجائے مزید تقویت پا گیا ہے اور اب طلباء کی تائید میں وہ لوگ بھی میدان میں کودنے لگے ہیں جو شائد اس احتجاج کا حصہ بننا ابتداء میں پسند نہیں کر رہے تھے یا خود کو لاتعلق رکھے ہوئے تھے۔ مسلسل ایک ماہ تک طلباء کے احتجاج اور ان تمام کی بھوک ہڑتال کو نظر انداز کرنے کے بعد مرکز کو بھی اب شائد صورتحال کی سنگینی کا احساس ہونے لگا ہے اسی لئے اب طلباء کو چاکلیٹ دینے کی کوششیں شروع ہوگئی ہیں۔ جنتر منتر تک مارچ کے دوران جس طرح سے طلباء کے نمائندوں کو بات چیت کیلئے مدعو کرتے ہوئے ان کا وقت ضائع کیا گیا تھا اس کے بعد اب بھی کوئی ٹھوس اقدامات کرنے اور طلباء کے مطالبہ کے مطابق وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کو مستعفی کروانے کی بجائے ایک بار پھر سے بات چیت کا بہانہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ملک کے وزیر اعظم کو ایک ماہ سے زائد کا وقت گذرنے کے بعد طلباء کے احتجاج کا اندازہ ہوا ہے اور انہوں نے پھر سے جملے بازیاں شروع کردیں کہ طلباء اور نوجوانوں کا مستقبل ہی ان کیلئے سب سے اہمیت کا حامل ہے۔ انہوں نے نیٹ پیپر لیک کے مسئلہ پر مقدمات کی جلد یکسوئی کیلئے فاسٹ ٹریک عدالتیں قائم کرنے کا اعلان بھی کیا ہے۔ واقعی اگر وزیر اعظم کیلئے طلباء کا مستقبل اور ان کی جان کی اہمیت ہے تو پھر سب سے پہلے وزیر تعلیم کو مستعفی کروانا چاہئے تھا۔ فاسٹ ٹریک عدالتوں کا قیام وہ میلوڈی ہے جو شائد طلباء قبول نہیں کریں گے اور نہ ہی یہ کوئی مسئلہ کا حل ہے۔ اس اعلان کے ذریعہ طلباء کے احتجاج کو روکنے یا اس کی شدت کو کم کرنے کی کوشش کامیاب نہیں ہوسکتی۔ ایک ماہ تک طلباء و نوجوانوں کو مسلسل نظر انداز کرنے اور ان کے احتجاج پر لاٹھیاں برسانے کے بعد وزیر اعظم نریندر مودی نے جب کسی ردعمل کا اظہار بھی کیا تو وہ توقع کے مطابق ہرگز نہیں تھا اور نہ ہی طلباء کے مسائل کو حل کرنے کی سمت کسی اہم پیشرفت کا پیش خیمہ ہے۔ فاسٹ ٹریک عدالتوں کا قیام مسئلہ کا کوئی حل نہیں ہے اور نہ ہی اس کے ذریعہ پرچہ لیک ہونے کا سلسلہ رک سکتا ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ آج ہی سی بی آئی نے 2024 کے نیٹ پیپر لیک کے ملزم کو کلین چٹ دیدی ہے اور کہا کہ اس کے خلاف کوئی ثبوت ہی دستیاب نہیں ہوا ہے۔ یہ طلباء کے ساتھ کسی مذاق سے کم نہیں ہے۔ اس کے علاوہ پیپر لیک معاملہ میں ان افراد پر شبہ ہے اور جو ملزمین ہیں ان کا راست یا بالواسطہ طور پر بی جے پی سے ہی تعلق بتایا گیا ہے۔ ایسے میں جب تک وزیر تعلیم کو ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جاتی اور انہیں عہدہ سے علیحدہ نہیں کیا جاتا اس وقت تک حکومت کی سنجیدگی پر سوالیہ نشان برقرار رہیں گے۔ ملک کے عام کیلئے جس طرح سے جملہ بازیاں کی گئی تھیں اور پھر انہیں انتخابی جملہ قرار دیتے ہوئے بری الذمہ ہونے کی کوشش کی گئی تھی اس طرح کے جملے طلباء برادری کو مطمئن نہیں کر سکتے اور نہ ہی ان کے ذریعہ طلباء اور نوجوانوں کے مسائل کے تعلق سے حکومت کی سنجیدگی کا پتہ چلتا ہے بلکہ اس سے یہی تاثر ملتا ہے کہ حکومت ٹال مٹول کی پالیسی پر ہی عمل پیرا ہے۔ حکومت کو طلباء اور نوجوانوں کے مستقبل سے تعلق رکھنے والے اس مسئلہ پر ٹال مٹول کی پالیسی ختم کرنی چاہئے۔ واقعتا اور سنجیدگی کے ساتھ اس مسئلہ کی اہمیت کو سمجھنا چاہئے اور وزیر تعلیم کو عہدہ سے علیحدہ کیا جانا چاہئے۔ جو احتجاج جنتر منتر سے شروع ہوا تھا وہ سارے ملک میں پھیل گیا ہے اور یہ مزید شدت اختیار کرسکتا ہے۔ طلباء و نوجوانوں کے مسائل کو زبانی نہیں بلکہ عملی طور پر اہمیت دی جانی چاہئے۔ اس کے بغیر طلباء برادری شائد حکومت کی بات سننے اور سمجھنے کو تیار نہیں ہو پائے گی۔

روز نامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین ومراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

ایک درویش صفت سیاست داں جو ہم سے جدا ہوگیا

ضلع اعظم گڑھ کے ایم ایل اے عالم بدیع کا انتقال، سیاسی وسماجی حلقوں میں غم کی لہر، انا للہ وانا الیہ راجعون، اعظم گڑھ کے ہی ایم ایل نہ تھے بلکہ وہ ہندستانیوں کے لئے ایک عمدہ مثال تھے آج ہمارے سیاست داں نوں کو مشعل راہ بنانا چاہئے ان کے نقش قدم پر چلنا چاہئے اتر پردیش کے ضلع اعظم گڑھ کی نظام آباد اسمبلی سے رکن اسمبلی عالم بدیع کا انتقال ہو گیا، جس کی خبر سے سیاسی، سماجی اور ملی حلقوں میں گہرے رنج وغم کی لہر دوڑ گئی۔ عالم بدیع کو ایک تجربہ کار، باوقار اور عوامی رہنما کے طور پر جانا جاتا تھا۔ بلاتفریق وہ تمام مذاہب میں مقبول تھے ان کی ہر دلعزیزی کا عالم یہ تھا کی جہاں کھڑے ہوجاتے تھے وہاں مجمع اکٹھا ہوجاتا تھا ان کے انتقال پر مختلف سیاسی وسماجی شخصیات نے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے اسے علاقے اور ملت کے لیے بڑا نقصان قرار دیا ہے۔ ممبئی جب بھی آنا ہوتا تھا تو ہم ان سے ضرور ملاقات کرتے تھے کئی مرتبہ ابو عاصم بھائی کے دفتر میں لاقات ہوئی تھی افسوس اب عالم بدیع ہمارے بیچ نہ رہے مرحوم نے اپنی سیاسی اور سماجی زندگی میں عوام کی خدمت کو ہمیشہ ترجیح دی۔ ایمانداری ایسی تھی کی موصوف پیدل چل کر اپنی کمپینگ کرتے تھے الیکشن جیت جاتے تھے آج کے دور میں جہاں دولت وثروت کی ریل پیل ہے گاڑیوں کے شور میں لوگوں کی چیخیں دب جاتی ہیں وہ عوام کی آواز بن کر گاؤں سے اسمبلی تک دھاڑتے تھے اور حق وانصاف کی آواز بنے رہتے تھے اللہ تعالی مرحوم کی مغفرت فرمائے، ان کے درجات بلند کرے اور اہل خانہ ووابستگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ ایسا کہاں سے لاؤں کی تجھ سا کہیں جسے۔

آنکھ کمبخت سے اس بزم میں آنسو نہ رکا

انسانی زندگی کسی نہ کسی احسان ومحبت اور حسن سلوک کی رہین منت ہے، یہ ممکن ہی نہیں کہ کوئی کسی کے سایہ عاطفت، شفقت ونگرانی اور نیک نامی سے محروم ہوا ہو الا ماشاء اللہ، بچپن سے لے کر جوانی اور کہولت وبڑھاپا خواہ کوئی بھی پڑاو ہو؛ کوئی یہ دعوی نہیں کرسکتا کہ اس کی زندگی کی تکمیل کسی کی شخصی اعتبار کے بغیر ممکن ہے، یا یہ کہ وہ اس طویل ترین سفر حیات میں کسی کا ممنون ومشکور نہیں، اگر ایسا ہے تو یقین جانئے! وہ شخص بدیہی جھوٹ یا دوسری تعبیر میں کہئے؛ تو کذب فحش کا مرتکب ہے، یہ کیسے ممکن ہے؛ کہ کوئی بچپن کی نادانیوں میں خود بخود نبرد آزما ہوجائے، یا جوانی میں لرزتے قدموں کو اساتذہ وکرم فرما کے بغیر تھام سکے، عمر کی پختگی یا بڑھاپے کے ستم میں کیوں کر کسی عزیز وانسان نواز شخصیت سے بیگانہ ہوسکتا ہے، خدانا خواستہ اگر کوئی ایسی بیگانگی کا شکار ہوجائے؛ تو بلاتامل کہہ سکتے ہیں؛ کہ وہ پیشانی پر بدنصیبی نقش کا لچر کے ساتھ پیدا ہوا ہے۔ اس میں کبھی کوئی شبہ نہیں؛ کہ انسانی زندگی میں ان محسنین کا ایک خاص مقام ورتبہ ہوتا ہے، ان کی حیثیت اس کڑی کی ہوتی ہے، جس کے بغیر زنجیر کی کوئی اوقات نہیں، وہ گویا باغ کے خوشنما پھول کے باوجود خوشبو سے محروم ہو، اصل تو یہ ہے کہ انہی کی توجہ خاص اور دل پذیری ہوتی ہے؛ کہ تخت زمین پر اسے بے جان وبے مروت اور بے غیرت ہونے سے باز رکھتی ہے، وہ کہیں بھی رہے! کچھ بھی کرے! لیکن ان کی یادیں اس کے دامن کو معطر کئے رہتی ہیں، برائیوں میں قدم روکتی ہیں؛ اچھائیوں میں مہمیز لگاتی ہیں، غم میں تسلی کا ذریعہ بنتی ہیں؛ خوشی میں اسے دوچند کرنے کا باعث ہوتی ہیں، انسانی ریلے میں خواہ وہ ہر روز ہزار ہا چیزوں سے روبرو کیوں نہ ہو؛ خواہ وہ شبانہ روز کی مصروفیات میں خود کو ہی بھولنے کے درپہ کیوں نہ ہو؛ لیکن وہ کسی مرحلے میں ان مشکورین کو نہیں بھول سکتا، اس کے ساتھ گزارے گئے حسین لمحات؛ جب جب اسے یاد آئیں گے وہ بے ساختہ زیر لب مسکرائے گا، وہ بھیڑ اور مجمع میں بھی خود کو تنہا پائے گا، اور خود اس کے ہمراہ ہو کر ایک دوسرے عالم کی پرکیف فضا میں سانس لے رہا ہوگا۔ انسان کا مادہ ہی انس ہے، محبت کرنا اور اپنے پرایوں کا غم کھانا اس کا خاص حصہ ہے؛ لیکن ان سب کے ساتھ بہت ہی افسوس کا موقع ہے؛ کہ محسنین کی ناقدری وناسپاسی کا رونا ہے، جس میں کئی دفعہ ہر دوفریق کی مجبوریاں شامل حال ہوتی ہیں؛ ایسے میں اگر ان محسنین کی آنکھوں کا جام چھلک جائے، ان کی دلی گہرائی سے کوئی تنکہ ان کی آنکھوں میں اتر جائے، تو دل لرز اٹھتا ہے، سینہ تنگ ہو کر سانس پر بن آتی ہے، بے ساختہ آنکھوں کا دریا بہہ پڑنے کو بیتاب ہوجاتا ہے، خواہ کتنا ہی سنبھالیے! کتنا ہی سنگ دلی کا مظاہرہ کیجئے! خود کو بے چین ومضطر کرڈالئے؛ تب بھی شاید ہی کوئی فاتح زمانہ ہو جو اپنی پلکوں پر فتح پاسکے، دل میں اٹھتے طوفان کو قرار دے سکے، اور آنسوؤں کے سمندر میں کسی قسم کا جوار بھاٹا نہ ہونے دے۔

تاریخ گواہ ہے کہ قوموں کی شناخت ان کے محلات، بازاروں یا شاہراہوں سے نہیں بلکہ ان کے علمی مراکز سے ہوتی ہے۔ جب کسی معاشرے کی جامعات کمزور ہوتی ہیں تو اس کا مستقبل بھی کمزور پڑ جاتا ہے۔ افسوس کہ اتر پردیش کی محمد علی جوہر یونیورسٹی آج ایک ایسے بحران سے دوچار ہے جس نے صرف ایک ادارے کو نہیں بلکہ تعلیم، انصاف اور ہزاروں طلبہ کے مستقبل کو سوالیہ نشان کے سامنے لا کھڑا کیا ہے۔ یہ یونیورسٹی برسوں سے ہزاروں نوجوانوں کو تعلیم فراہم کررہی ہے۔ اس کے کیمپس میں مختلف شعبوں کے طلبہ اپنے خوابوں کی تعبیر تلاش کررہے ہیں۔ لیکن آج انہی تعلیمی عمارتوں پر انہدام کی تلوار لٹک رہی ہے۔ اگر واقعی تعمیرات یا منظوریوں سے متعلق کوئی قانونی خامی موجود ہے تو قانون کے مطابق اس کا حل تلاش کیا جانا چاہیے، مگر ایسا حل جو طلبہ کی تعلیم کو تباہ نہ کرے اور ایک پورے تعلیمی ڈھانچے کو ملبے میں تبدیل نہ کردے۔

جوہر یونیورسٹی کا المیہ: کیا علم کے چراغ بجھائے جارہے ہیں؟

ڈاکٹر عبداللہ فیصل

تاریخ گواہ ہے کہ قوموں کی شناخت ان کے محلات، بازاروں یا شاہراہوں سے نہیں بلکہ ان کے علمی مراکز سے ہوتی ہے۔ جب کسی معاشرے کی جامعات کمزور ہوتی ہیں تو اس کا مستقبل بھی کمزور پڑ جاتا ہے۔

افسوس کہ اتر پردیش کی محمد علی جوہر یونیورسٹی آج ایک ایسے بحران سے دوچار ہے جس نے صرف ایک ادارے کو نہیں بلکہ تعلیم، انصاف اور ہزاروں طلبہ کے مستقبل کو سوالیہ نشان کے سامنے لا کھڑا کیا ہے۔ یہ یونیورسٹی برسوں سے ہزاروں نوجوانوں کو تعلیم فراہم کررہی ہے۔ اس کے کیمپس میں مختلف شعبوں کے طلبہ اپنے خوابوں کی تعبیر تلاش کررہے ہیں۔ لیکن آج انہی تعلیمی عمارتوں پر انہدام کی تلوار لٹک رہی ہے۔ اگر واقعی تعمیرات یا منظوریوں سے متعلق کوئی قانونی خامی موجود ہے تو قانون کے مطابق اس کا حل تلاش کیا جانا چاہیے، مگر ایسا حل جو طلبہ کی تعلیم کو تباہ نہ کرے اور ایک پورے تعلیمی ڈھانچے کو ملبے میں تبدیل نہ کردے۔

تعلیمی ادارے قوموں کے سرمایہ ہوتے ہیں، سیاسی کشمکش کا میدان نہیں۔ جب کسی یونیورسٹی کا نام تنازع کا عنوان بن جائے تو سب سے زیادہ نقصان ان طلبہ کا ہوتا ہے جن کا کسی سیاسی اختلاف سے کوئی تعلق نہیں۔ ان کی کتابیں، ان کی کلاسیں، ان کی ڈگریاں اور ان کے خواب سب غیر یقینی کا شکار ہوجاتے ہیں۔ یہ سوال اپنی جگہ اہم ہے کہ اگر قواعد وضوابط کی خلاف ورزی ہوئی ہے تو اس کا ذمہ دار کون ہے؟ لیکن اس سے بھی بڑا سوال یہ ہے کہ کیا اس کی سزا ہزاروں طلبہ کو ملنی چاہیے؟ کیا ایک تعلیمی ادارے کو ختم کردینا ہی واحد راستہ ہے، یا قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے اصلاح، باقاعدہ منظوری یا دیگر قانونی اقدامات کے ذریعے مسئلے کا حل بھی نکالا جاسکتا ہے؟

کسی بھی جمہوری معاشرے میں قانون کی حکمرانی ضروری ہے، مگر قانون کا مقصد صرف سزا دینا نہیں بلکہ انصاف قائم کرنا بھی ہے۔ انصاف وہی ہے جس میں ریاستی اختیارات اور شہری حقوق کے درمیان توازن برقرار رہے۔ اگر کسی فیصلے سے ہزاروں نوجوانوں کی تعلیم، ان کے مستقبل اور معاشرے کے علمی سرمایہ کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو ایسے فیصلے پر ازسرِنو غور کرنا بھی انصاف کے تقاضوں میں شامل ہے۔ جوہر یونیورسٹی کا معاملہ صرف ایک ادارے کا نہیں، بلکہ یہ اس سوال کا امتحان بھی ہے کہ کیا ہم اختلافات کے باوجود تعلیم کو محفوظ رکھ سکتے ہیں؟ کیا ہماری ترجیح اداروں کی اصلاح ہوگی یا ان کا انہدام؟ کیا آنے والی نسلوں کو کتابیں دیں گے یا ملبے کے ڈھیر؟ ضرورت اس بات کی

ہے کہ حکومت، عدلیہ، انتظامیہ اور تمام متعلقہ فریق ایسے حل کی طرف بڑھیں جس میں قانون کی پاسداری بھی ہو، طلبہ کا مستقبل بھی محفوظ رہے اور تعلیم کے چراغ بھی روشن رہیں۔ ایک قوم جو اپنے تعلیمی اداروں کو بچانے کی فکر نہیں کرتی، وہ اپنے مستقبل کو بھی محفوظ نہیں رکھ سکتی۔ تعلیم کسی جماعت، شخصیت یا حکومت کی جاگیر نہیں؛ یہ پوری قوم کا مشترکہ سرمایہ ہے۔ اس سرمایہ کی حفاظت ہی

ترقی یافتہ، مہذب اور انصاف پسند معاشرے کی پہچان ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ قوموں کی شناخت ان کے محلات، بازاروں یا شاہراہوں سے نہیں بلکہ ان کے علمی مراکز سے ہوتی ہے۔ جب کسی معاشرے کی جامعات کمزور ہوتی ہیں تو اس کا مستقبل بھی کمزور پڑ جاتا ہے۔ افسوس کہ اتر پردیش کی محمد علی جوہر یونیورسٹی آج ایک ایسے بحران سے دوچار ہے جس نے صرف ایک ادارے کو نہیں بلکہ تعلیم، انصاف اور ہزاروں طلبہ کے مستقبل کو سوالیہ نشان کے سامنے لا کھڑا کیا ہے۔ یہ یونیورسٹی برسوں سے ہزاروں نوجوانوں کو تعلیم فراہم کررہی ہے۔ اس کے کیمپس میں مختلف شعبوں کے طلبہ اپنے خوابوں کی تعبیر تلاش کررہے ہیں۔ لیکن آج انہی تعلیمی عمارتوں پر انہدام کی تلوار لٹک رہی ہے۔ اگر واقعی تعمیرات یا منظوریوں سے متعلق کوئی قانونی خامی موجود ہے تو قانون کے مطابق اس کا حل تلاش کیا جانا چاہیے، مگر ایسا حل جو طلبہ کی تعلیم کو تباہ نہ کرے اور ایک پورے تعلیمی ڈھانچے کو ملبے میں تبدیل نہ کردے۔ تعلیمی ادارے قوموں کے سرمایہ ہوتے ہیں، سیاسی کشمکش کا میدان نہیں۔ جب کسی یونیورسٹی کا نام تنازع کا عنوان بن جائے تو سب سے زیادہ نقصان ان طلبہ کا ہوتا ہے جن کا کسی سیاسی اختلاف سے کوئی تعلق نہیں۔ ان کی کتابیں، ان کی کلاسیں، ان کی ڈگریاں اور ان کے خواب سب غیر یقینی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ سوال اپنی جگہ اہم ہے کہ اگر قواعد وضوابط کی خلاف ورزی ہوئی ہے تو اس کا ذمہ دار کون ہے؟ لیکن اس سے بھی بڑا سوال یہ ہے کہ کیا اس کی سزا ہزاروں طلبہ کو ملنی چاہیے؟ کیا ایک تعلیمی ادارے کو ختم کر دینا ہی واحد راستہ ہے، یا قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے اصلاح، باقاعدہ منظوری یا دیگر قانونی اقدامات کے ذریعے مسئلے کا حل بھی نکالا جا سکتا ہے؟ کسی بھی جمہوری معاشرے میں قانون کی حکمرانی ضروری ہے، مگر قانون کا مقصد صرف سزا دینا نہیں بلکہ انصاف قائم کرنا بھی ہے۔ انصاف وہی ہے جس میں ریاستی اختیارات اور شہری حقوق کے درمیان توازن برقرار رہے۔ اگر کسی فیصلے سے ہزاروں نوجوانوں کی تعلیم، ان کے مستقبل اور معاشرے کے علمی سرمایہ کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو ایسے فیصلے پر ازسرِنو غور کرنا بھی انصاف کے تقاضوں میں شامل ہے۔ ایسا لگتا ہے کی مودی حکومت اور یوگی کی ریاستی حکومت نے جیسے ٹھان رکھی ہے کی مسلمانوں کی پہچان اور شناخت مٹا دی جائے ایسے مسائل لا کر کھڑا کرتے ہیں جن کا تعلق مسلمانوں کے مذہب اور ملی تشخص سے ہے تا کی ان کی دل آزاری ہو اور اندھ بھگت خوشی سے جھوم اٹھیں انکا ووٹ بینک مذید محفوظ ہوجائے، ان کی غنڈہ گردی دادا گیری چلتی رہے۔ یوپی کے وزیر اعلیٰ کے بیانات جاءزہ لیں تو کسی ریاست کا حکمراں نہ ہوکر کسی خاص مذہب ونظریہ کے ماننے والوں کا فاشسٹ وظالم حکمراں ہو جو مسلمانوں کو ہمیشہ ٹارگٹ بنا تا رہتا ہے، یہ بیان کتنا خطرناک ہے کی مسلمانوں کو ایسا سبق سکھا دیا ہے کی ان کی نسلیں نہیں بھول پائیں گی بابری مسجد کا نام لینے کی دور کی بات وہ اذان اور مسجد بھول جائیں گے تاریخ گواہ ہے کی یوگی جی معلوم ہونا چاہیے کی حکومت دیر تک نہیں ٹکتی ہے ملک کی تعمیر وترقی میں سب کا خون شامل ہے

سبھی کا خون شامل ہے یہاں کی مٹی میں
کسی کے باپ کا ہندستان تھوڑی ہے

جوہر یونیورسٹی کا معاملہ صرف ایک ادارے کا نہیں، بلکہ یہ اس سوال کا امتحان بھی ہے کہ کیا ہم اختلافات کے باوجود تعلیم کو محفوظ رکھ سکتے ہیں؟ کیا ہماری ترجیح اداروں کی اصلاح ہوگی یا ان کا انہدام؟ کیا آنے والی نسلوں کو کتابیں دیں گے یا ملبے کے ڈھیر؟۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت، عدلیہ، انتظامیہ اور تمام متعلقہ فریق ایسے حل کی طرف بڑھیں جس میں قانون کی پاسداری بھی ہو، طلبہ کا مستقبل بھی محفوظ رہے اور تعلیم کے چراغ بھی روشن رہیں۔ ایک قوم جو اپنے تعلیمی اداروں کو بچانے کی فکر نہیں کرتی، وہ اپنے مستقبل کو بھی محفوظ نہیں رکھ سکتی۔ تعلیم کسی جماعت، شخصیت یا حکومت کی جاگیر نہیں؛ یہ پوری قوم کا مشترکہ سرمایہ ہے۔ اس سرمایہ کی حفاظت ہی ترقی یافتہ، مہذب اور انصاف پسند معاشرے کی پہچان ہے۔

سماجوادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو نے جوہر یونیورسٹی کے خلاف اتر پردیش حکومت کی کارروائی کو جانبدارانہ اور قابلِ مذمت قرار دیتے ہوئے الزام عائد کیا ہے کہ بی جے پی تعلیم کے شعبے کو بھی فرقہ وارانہ عینک سے دیکھ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم، اساتذہ، طلبہ اور تعلیم کے بعد روزگار کے مواقع حکومت کے ایجنڈے میں شامل نہیں ہیں۔ اکھلیش یادو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے بیان میں کہا کہ بی جے پی کو تعلیم میں بھی فرقہ پرستی نظر آتی ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ حکومت ان افراد اور اداروں کے خلاف کارروائی کب کرے گی جنہیں وہ اپنے سیاسی حامیوں سے وابستہ قرار دیتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر کچھ ادارے قانونی تقاضوں کو پورا نہیں کرتے تو ان کے دفاتر اور عمارتوں کو کس بنیاد پر قانونی تسلیم کیا جاتا ہے۔ انہوں نے جوہر یونیورسٹی کے خلاف کارروائی کو سیاسی اور امتیازی قرار دیتے ہوئے اس کی مذمت کی۔ اکھلیش یادو کا یہ بیان رام پور ترقیاتی اتھارٹی کی جانب سے محمد علی جوہر یونیورسٹی کی 40 میں سے 38 عمارتوں کو منہدم کرنے کے حکم کے بعد سامنے آیا ہے۔ اتھارٹی کے مطابق ان عمارتوں کی تعمیر منظور شدہ نقشے کے بغیر کی گئی تھی، جس کی وجہ سے انہیں غیر قانونی قرار دیا گیا ہے۔ دوسری جانب یونیورسٹی انتظامیہ کا مؤقف ہے کہ جب ان عمارتوں کی تعمیر کی گئی تھی، اس وقت متعلقہ علاقہ رام پور ترقیاتی اتھارٹی کے دائرۂ اختیار میں شامل نہیں تھا، اس لیے اس اتھارٹی سے منظوری لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تاہم، ترقیاتی اتھارٹی نے اس دلیل کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ تعمیراتی کام کے لیے مجاز ادارے سے منظوری حاصل کرنا قانونی طور پر ضروری تھا۔ سال 2006 میں قائم ہونے والی محمد علی جوہر یونیورسٹی گزشتہ چند برسوں سے زمین کے مبینہ قبضے اور لیز کی شرائط کی خلاف ورزی سے متعلق قانونی تنازعات میں گھری ہوئی ہے۔ اتر پردیش حکومت یونیورسٹی سے وابستہ بڑی مقدار میں زمین واپس لے چکی ہے۔ اسی سال اعظم خان اور ان کے اہلِ خانہ نے یونیورسٹی کے انتظامی ٹرسٹ سے باضابطہ طور پر علیحدگی اختیار کر لی تھی۔ ادھر اتر پردیش کے محکمہ تعمیراتِ عامہ نے یونیورسٹی احاطے سے گزرنے والی تقریباً تین کلومیٹر طویل چار لین سڑک کو عوامی سڑک قرار دیتے ہوئے اسے عام استعمال کے لیے کھول دیا ہے اور اس حوالے سے سائن بورڈ بھی نصب کر دیے گئے ہیں۔ اس پیش رفت کے بعد جوہر یونیورسٹی کے خلاف انتظامی کارروائی مزید تیز ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔

مسلمان مایوس نہ ہوں حکمت عملی سے کام لیں!

محمد قمرالزماں ندوی

دوستو، بزرگو اور بھائیو! ہمارا ایمان ہے، ہم سب کو یہ یقین ہے اور ہونا چاہیے کہ اسلام خدا کا نازل کردہ آخری دین اور آخری شریعت ہے، یہ مکمل، جامع اور ہمہ گیر و ہمہ جہت دین ہے، اس کے آنے کے بعد دیگر تمام ادیان اور مذاہب منسوخ ہوگئے، اب ان کا کوئی اعتبار اور وقار نہیں ہے، اس کی کوئی حیثیت عنداللہ نہیں رہ گئی ہے، اب اللہ کے نزدیک قابل قبول دین صرف مذہب اسلام ہے، ان الدین عنداللہ الاسلام، اب کوئی بھی شخص اسلام کو چھوڑ کر کسی اور مذہب کی پیروی کرے گا، تو وہ اللہ کے نزدیک ہرگز قابل قبول نہیں ہوگا، اور وہ آخرت میں گھاٹا اور نقصان اٹھانے والا ہوگا۔ اس دین متین کی حفاظت بھی اللہ نے اپنے ذمہ لیا ہے، جب تک قرآن باقی رہے گا، اسلام باقی رہے گا اور اسلامی تعلیمات باقی رہے گی، ایسا ان شاءاللہ نہیں ہوگا کہ پوری دنیا سے مسلمان بحیثیت مجموعی نیست نابود کردیئے جائیں اور ان کا وجود ختم ہوجائے، ایسا ان شاءاللہ قیامت تک نہیں ہوگا، اور نہ قیامت تک کبھی ایسا ہوگا کہ پوری امت مسلمہ گمراہی اور بے راہ روی کی شکار ہوجائے۔ اس امت پر حالات آئیں گے، مسائل آئیں گے، پریشانیاں آئیں گی، اس امت کو مشکلات ومصائب کا سامنا کرنا پڑے گا، لیکن اسلام کبھی مکمل طور پر نابود اور ختم ہو جائے ڈوب جائے اسلامی تعلیمات مٹ جائے، نیست ونابود ہوجائے، ایسا نہیں ہوگا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صاف کہہ دیا ہے کہ مشرک اور کافر خدا کی روشنی یعنی دین شریعت کی روشنی کو بجھانے کی اور مٹانے کی کوشش کررہے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس روشنی کو جگ ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ اس دین کی فطرت ہی میں لچک اور لطافت ہے، اس کو لوگ جتنا دبانا چاہیں گے اتنا ہی یہ ابھرے گا اور مضبوط ہوگا۔

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
جتنا کہ دباؤ گے اتنا ہی یہ ابھرے گا
جہاں میں اہل ایماں صورت خورشید جیتے ہیں
ادھر ڈوبے، ادھر نکلے، ادھر ڈوبے ادھر نکلے

اسلام اور کفر کا، خیر اور شر کا، کفر اور ایمان کا اور مادیت اور روحانیت کا مقابلہ ہر دور میں رہا ہے، چراغ مصطفوی کو بجھانے کے لیے شرار بولہبی ہمیشہ پیش پیش رہا ہے۔۔ع

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی
نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

دوستو، بزرگو! باطل لاکھ کوششیں کرلے، کفر کی پوری طاقت مجتمع ہوجائے، لیکن وہ اسلام کو مٹا نہیں سکتے وہ مسلمانوں کے وجود کو ختم نہیں کرسکتے کیونکہ۔ اسلام کی روحانی طاقت ایک چٹان ہے، جس

سے جو قوم متصادم ہوتی ہے، وہ خود پاش پاش ہوجاتی ہے، اسلام تمام حوادث ونوازل سے مقابلہ کرتا ہوا اسی آن بان سے قائم رہتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ •• مسلمانوں پر ان کا کوئی دشمن اس طرح مسلط نہیں ہوگا جو ان کا استیصال کردے •• یعنی ان کو جڑ سے اکھاڑ دے •• اسلام میں وہ روحانی طاقت وقوت ہے، جس کو کوئی مادی طاقت فنا نہیں کرسکتی، اسی وجہ سے مسلمانوں کا یہ غیر متزلزل ایمان وعقیدہ رہا ہے کہ اسلام اور اسلام کی شوکت وقوت کسی کے مٹانے سے مٹ نہیں سکتی، کیسے مایوس کن حالات پیش آئیں مگر مسلمان ہمیشہ اسی اعتقاد پر قائم ودائم رہے اور وہ کبھی مایوس و ناامید نہیں ہوئے اور جب کبھی سخت سے سخت حوادث پیش آئے ہیں، جن کو دیکھ کر اسلام اور مسلمانوں کے فنا ہونے اور مٹ جانے کا یقین ہوجاتا تھا، وہ ہمیشہ ان کو امتحان سمجھتے رہے ہیں، چودہ صدیوں کے حالات کا معائنہ بتلا رہا ہے کہ جب بھی مسلمانوں میں شریعت کی طرف سے غفلت دنیا میں انہماک اور ترفہ وتنعم (عیش وآرام) کے لوازم کا غلبہ ہوا ہے ان کے زجر وتنبیہ کے لئے اسی قسم کے مصائب و حوادث اور مشکلات ومسائل نازل کئے گئے ہیں، لیکن جب ان حوادث کا زوال ہوا، اسلام میں وہی تازگی وتابندگی پیدا۔ ہوگئی جو مریض کو صحت کے بعد ہوتی ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ قوم مسلم کو تن آسانی، آسائش پرستی اور عیش پرستی کبھی راس نہیں آئی اندلس سے لیکر بغداد اور ترکی سے لے کر بخارا وتاشقند کی تاریخ پڑھیے اور دہرائیے کہ جب مسلم حکمرانوں میں اور مسلمانوں میں یہ چیزیں پیدا ہوگئیں، تو اسی دن سے ان کا ستارہ اقبال بجھنا اور غروب ہونا شروع ہوگیا اور زوال وپستی اور انحطاط وتنزلی ان کی نوشتہ تقدیر بنی شروع ہوگئی۔ اور آگے جائیے اسلام کے خیر القرون میں بھی جب اللہ تعالیٰ کی نصرت وتائید کی طلب میں ذرا سی غفلت یا اللہ ورسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ارشاد کی تعمیل میں معمولی سی کمی اور کوتاہی ہوئی یا ظاہری ساز وسامان پر نظر گئی، مادیت کی طرف آنکھ اٹھی اور دنیا کے آرائش وآسائش سے نظر خیرہ ہوئی تو فوراً تنبیہ کی گئی اور بعض اوقات ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ ایک موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کرکے فرمایا: ایک زمانہ آئے گا کہ دوسری قومیں تم لوگوں پر اس طرح ٹوٹ پڑیں گی جیسا بھوکا آدمی دستر خوان پر ٹوٹ پڑتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا یہ ہماری تعداد کی کمی کی وجہ سے ہوگی تو آپ نے فرمایا نہیں، تمہاری تو بھیڑ ہوگی لیکن تمہاری حیثیت سمندر کے جھاگ کی طرح ہوگی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا پھر ہماری یہ حالت کیوں ہوگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ ایسا اس لئے ہوگا کہ تمہارے اندر دنیا سے محبت اور موت سے کراہت پیدا ہوجائے گی۔

پتہ یہ چلا کہ مسلمان قوم اور مسلمان حکومتیں جب بھی دنیا کی محبت اور آرام وراحت اور عیش وعشرت کی طرف لپکیں ان کا ستارہ عروج پستی و تنزلی کی طرف آنا شروع ہوگیا۔ دوسری طرف اسلام کی تاریخ بتاتی ہے کہ اسلام کے خلاف ہر دور میں سازشیں ہوتی رہی ہیں۔ اسلام کو بیخ و بن سے اکھاڑنے کے لئے باطل طاقتوں نے ہر دور میں ہر طرح کے حربے اور تدبیریں کیں، اسلام کی جڑوں کو کاٹنے کے لئے خوب چالیں چلیں لیکن اسلام تب بھی ہمیشہ آب وتاب کے ساتھ قائم رہا اور اس کی روشنی پھیلتی رہی اور اس کی آفاقیت ومقبولیت میں کوئی کمی نہیں آئی۔

نور خدا کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

آج بھی اسلام باطل کے لئے ایک چٹان ہے۔ اس سے جو قوم بھی ٹکرائے گی اس کا حشر اور انجام پاش پاش ہونا ہے، شکست وہزیمت اس کا مقدر ہے۔ روس جو سوپر پاور تھا آج وہ طاش کے پتوں کی طرح اور تسبیح کی دانوں کی طرح بکھرا ہوا ہے۔ امریکہ نے افغانستان پر ظلم و ستم اور جبر وتشدد کے پہاڑ توڑے، لیکن آج خود وہاں ذلت ورسوائی اور ناکامی کا سامنا کرکے نکلنے پر مجبور ہوگئے، منھ کی کھانی پڑی، اور اپنی شکست تسلیم کرچکے اور ناکام ونامراد واپس ہوگئے۔ شاید دشمنوں کو معلوم نہیں کہ پیارے آقا صادق ومصدوق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے حق میں یہ پیشن گوئی آج سے تقریباً ساڑھے چودہ سو سال پہلے کردی تھی کہ مسلمانوں پر اس کا کوئی دشمن اس طرح مسلط نہیں ہوگا جو ان کا استیصال کردے یعنی اسلام اور مسلمانوں کو جڑ سے اکھاڑ دے اور صفحۂ ہستی سے مٹا دے۔ اسلام مخالف طاقتوں کو یہ معلوم ہونا چاہیے اور انہیں اس کی خبر رہنی چاہیے کہ اسلام خدا کا آخری دین ہے یہ ایک آفاقی آسمانی اور آخری مذہب ہے، اس کے ماننے والوں کی رگوں میں ایمانی جاہ وجلال اور ملکوتی صفات کی کہکشاں ہے، وہ دنیا میں رہنے کے لئے آیا ہے، اس کی تہذیب وثقافت اور اس کا تمدن وکلچر ہمیشہ سے تابندہ ودرخشاں ہے۔ اس کی عظمت کے نقوش ہمیشہ سے قائم ہیں، اس کے وجود میں آب حیات کی سی روانی ہے اس کا ایک سرا زمین کی آخری تہہ تک اور دوسرا عرش تک پہنچا ہے۔ ہزار خطرات ومشکلات اور اندیشوں ان گنت سازشوں وناپاک منصوبوں اور بے شمار حملوں اور مخالفتوں کے باوجود اس کے شمسی کرنوں کو بجھایا نہیں جاسکتا۔ اس کے قلعہ کو مسمار نہیں کیا جاسکتا۔ اور اس کے ماننے والوں کو اس کے ہزار کوتاہیوں اور سیکڑوں ولاکھوں کمیوں کے باوجود یہ کالی بھیڑیں ہضم نہیں کرسکتیں۔ دنیا کی چوتھائی آبادی والی اس ملت نے ہمیشہ نازک حالت میں کروٹ لی ہے۔ سیکڑوں اور ہزاروں بار اس کے افراد پر ظلم وستم اور جبر وتشدد کے پہاڑ توڑے گئے ہیں۔ ماضی کے واقعات گواہ ہیں اور تاریخ عالم اس پر شاہد ہے کہ مسلمانوں نے ہمیشہ اپنے عزم وہمت، جرآت وشجاعت، اعتماد وتوکل، ایمان راسخ اور عالی حوصلگی سے تاریخ کے دھارے کا رخ موڑا ہے برق وباد کے طوفانوں سے ٹکر لیکر دنیا کو نئی جہت اور سمت عطا کی ہے۔ آج اگر پھر مسلمان اپنی بعض کوتاہیوں اور کمیوں کو درست کرلیں اور حب مال اور موت سے ڈر وخوف کو ختم کردیں تو پوری دنیا میں مسلمان غالب آجائیں اور اسلام کی بالادستی اور مسلمانوں کی حکمرانی پوری دنیا پر قائم ہوجائے۔

غزل

تیرا چہرہ صبح کا تارا لگتا ہے
صبح کا تارا کتنا پیارا لگتا ہے

تم سے مل کر املی میٹھی لگتی ہے
تم سے بچھڑ کر شہد بھی کھارا لگتا ہے

رات ہمارے ساتھ تو جاگا کرتا ہے
چاند بتا تو کون ہمارا لگتا ہے

کس کو خبر یہ کتنی قیامت ڈھاتا ہے
یہ لڑکا جو اتنا بیچارہ لگتا ہے

تتلی چمن میں پھول سے لپٹی رہتی ہے
پھر بھی چمن میں پھول کنوارا لگتا ہے

کیفؔ وہ کل کا کیفؔ کہاں ہے آج میاں
یہ تو کوئی وقت کا مارا لگتا ہے

کیف بھوپالی

بڑی دیر کردی سرکار آتے آتے

افتخار احمد قادری

آخرکار ہندوستان کے وزیراعظم نریندر مودی نے پہلی بار پیپر لیک کے معاملے پر براہِ راست لب کشائی کی۔ یہ وہ موضوع تھا جس پر نوجوان مسلسل سوال اٹھا رہے تھے، اپوزیشن حکومت کو گھیر رہی تھی، سوشل میڈیا پر طنز ومزاح کی بارش ہورہی تھی اور کوچنگ سینٹروں سے لے کر یونیورسٹیوں تک صرف ایک ہی سوال گونج رہا تھا کہ آخر ملک کا وزیراعظم اس معاملے پر کب بولے گا؟ اب جبکہ وزیراعظم نے خود اعتراف کیا ہے کہ سوالیہ پرچہ لیک ہونا کوئی معمولی واقعہ نہیں بلکہ لاکھوں نوجوانوں اور ان کے خاندانوں کے لیے شدید تکلیف کا باعث بنتا ہے تو اس اعتراف کا خیر مقدم کیا جانا چاہیے۔ دیر سے سہی مگر یہ احساس بہرحال سامنے آیا کہ امتحانی نظام میں پیدا ہونے والی دراڑیں صرف کاغذ کے چند صفحات کے افشا ہونے کا مسئلہ نہیں بلکہ پورے تعلیمی ڈھانچے پر عوام کے اعتماد کا سوال ہیں۔ ملک میں گزشتہ چند برسوں کے دوران شاید ہی کوئی ایسا بڑا امتحان ہو جس کے ساتھ پیپر لیک کی خبر نہ جڑی ہو۔ کبھی سرکاری ملازمتوں کے امتحانات، کبھی داخلہ امتحانات اور کبھی ریاستی بھرتیوں کے امتحانات ہر جگہ یہی کہانی دہرائی گئی۔ نوجوان برسوں محنت کرتے رہے، راتوں کی نیند قربان کرتے رہے، والدین اپنی جمع پونجی کوچنگ اور کتابوں پر خرچ کرتے رہے، مگر امتحان سے چند گھنٹے پہلے کسی نہ کسی واٹس ایپ گروپ میں سوالیہ پرچہ پہنچ جاتا تھا۔ اس کے بعد وہی روایتی بیان، وہی تحقیقات کا اعلان، وہی کمیٹی اور پھر خاموشی۔ اس بار معاملہ اس لیے مختلف تھا کہ طلبہ نے خاموش رہنے کے بجائے احتجاج کا راستہ اختیار کیا۔ نئی دہلی سمیت کئی شہروں میں نوجوان سڑکوں پر نکل آئے۔ ان کے ہاتھوں میں صرف پلے کارڈ نہیں تھے بلکہ ان کے خواب بھی تھے جو بار بار ٹوٹ رہے تھے۔ حکومت کے لیے یہ محض سیاسی مسئلہ نہیں بلکہ نوجوانوں کے اعتماد کا امتحان بن چکا تھا۔ وزیراعظم نے اپنی فیس بک لائیو تقریر میں یہ یقین دہانی کرائی کہ حکومت نے گزشتہ ڈھائی مہینوں میں کئی اقدامات کیے، مجرموں کو گرفتار کیا اور اب فاسٹ ٹریک عدالتوں کے قیام اور سخت سزاؤں پر بھی غور کیا جارہا ہے۔ اگر واقعی ایسا ہوتا ہے تو یقیناً اس کا خیر مقدم ہونا چاہیے۔ کیونکہ پیپر لیک کے مجرم صرف ایک قانون نہیں توڑتے بلکہ وہ لاکھوں نوجوانوں کے مستقبل پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ دوبارہ امتحان کرانا حکومت کے لیے آسان کام نہیں تھا۔ بائیس لاکھ امیدواروں کے لیے نئے سرے سے امتحان منعقد کرنا، مراکز کا انتظام کرنا، سیکورٹی بڑھانا اور پھر نتائج جاری کرنا ایک بڑا انتظامی عمل تھا۔ لیکن یہ سب اس نقصان کی تلافی نہیں کرسکتا جو ذہنی دباؤ، وقت کے ضیاع اور معاشی بوجھ کی صورت میں طلبہ برداشت کرچکے ہیں۔ ملک کا نوجوان اب صرف یہ سننا نہیں چاہتا کہ کارروائی ہوگی بلکہ وہ کارروائی اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہے۔ وہ یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ جن لوگوں نے پیسے لے کر سوالیہ پرچے بیچے، جن افسروں نے غفلت برتی، جن اداروں نے ذمہ داری ادا نہیں کی، ان سب کو واقعی سزا ملی یا پھر حسبِ روایت چند چھوٹے ملازمین کو قربانی کا بکرا بنا کر اصل کرداروں کو بچا لیا گیا۔ یہ بات بھی دلچسپ ہے کہ جب نوجوان سڑکوں پر احتجاج کرتے ہیں تو بعض لوگ فوراً انہیں سیاست سے جوڑ دیتے ہیں۔ اگر کوئی طالب علم اپنے مستقبل کے لیے آواز اٹھائے تو اسے اپوزیشن کا کارکن قرار دے دیا جاتا ہے، اور اگر خاموش رہے تو اسے بے حس کہا جاتا ہے۔ آخر نوجوان کرے تو کرے کیا؟ وزیراعظم کا یہ کہنا کہ حکومت کی پہلی ترجیح امیدواروں کا سال بچانا تھا اپنی جگہ درست ہوسکتا ہے، لیکن نوجوانوں کا سوال بھی اپنی جگہ موجود ہے کہ اگر نظام پہلے ہی مضبوط ہوتا تو دوبارہ امتحان کی نوبت ہی کیوں آتی؟ احتیاط علاج سے بہتر ہوتی ہے، اور مضبوط نگرانی دوبارہ امتحان سے کہیں زیادہ مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ فاسٹ ٹریک عدالتوں کا قیام یقیناً خوش آئند قدم ہوگا بشرطیکہ یہ صرف خبروں کی زینت بننے تک محدود نہ رہے۔ ملک میں پہلے بھی کئی معاملات میں فاسٹ ٹریک عدالتوں کا اعلان ہوا مگر وقت گزرنے کے ساتھ ان کی رفتار بھی عام عدالتوں جیسی ہوگئی۔ نوجوان اب وعدوں سے زیادہ نتائج دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہمارے ہاں بعض امتحانات کے بارے میں لوگ مذاق میں کہتے ہیں کہ سوالیہ پرچہ امتحان ہال سے پہلے واٹس ایپ یونیورسٹی میں داخلہ لے لیتا ہے۔ اگر سوالیہ پرچہ بھی وقت سے پہلے اتنا سفر کرسکتا ہے تو شاید اسے سرکاری ملازمت بھی مل جانی چاہیے۔ افسوس کہ یہ مذاق حقیقت کے بہت قریب محسوس ہونے لگا تھا۔ پیپر لیک ہونے کے بعد متعلقہ افسران کے بیانات بھی تقریباً ایک جیسے ہوتے ہیں۔ پہلے کہا جاتا ہے کہ "ابتدائی تحقیقات جاری ہیں"، پھر کہا جاتا ہے "قصوروار وں کو بخشا نہیں جائے گا"، اس کے بعد کہا جاتا ہے "خصوصی ٹیم تشکیل دے دی گئی ہے" اور آخر میں عوام اگلے پیپر لیک کا انتظار کرنے لگتی ہے۔ امید کی جانی چاہیے کہ اس بار یہ سلسلہ ٹوٹے گا۔ ملک کا نوجوان حکومت کا مخالف نہیں بلکہ اپنے مستقبل کا محافظ بننا چاہتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اس کی محنت کی قدر ہو، اس کی ڈگری کی عزت ہو اور اس کے امتحان کی ساکھ برقرار رہے۔ اگر حکومت واقعی اس جذبے کو سمجھ لے تو یہ صرف ایک سیاسی کامیابی نہیں بلکہ قومی کامیابی ہوگی۔ وزیراعظم نے سخت سزاؤں کی بات کی ہے۔ اگر ان سزاؤں میں مالی جرمانے کے ساتھ طویل قید، سرکاری ملازمت پر پابندی، جائیداد کی ضبطی اور منظم گینگ چلانے والوں کے خلاف غیر معمولی قانونی کارروائی شامل کی جائے تو یقیناً اس کے مثبت نتائج سامنے آسکتے ہیں۔ لیکن قانون صرف کتابوں میں نہیں بلکہ عدالتوں میں بھی زندہ نظر آنا چاہیے۔ تعلیمی اداروں کو بھی اپنی ذمہ داری سمجھنی ہوگی۔ سوالیہ پرچوں کی تیاری، طباعت، ترسیل اور حفاظت کے ہر مرحلے کو جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے محفوظ بنانا ہوگا۔ ڈیجیٹل نگرانی، بایومیٹرک نظام، محدود رسائی اور سخت آڈٹ کے بغیر صرف تقاریر سے مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ آج بھی ملک میں لاکھوں نوجوان ایسے ہیں جو سخت حالات کے باوجود صرف اپنی محنت پر یقین رکھتے ہیں۔ انہی نوجوانوں کی امیدیں ہندوستان کے مستقبل کو روشن کرسکتی ہیں۔ اگر ان کا اعتماد ٹوٹ گیا تو نقصان کسی ایک حکومت کا نہیں بلکہ پوری قوم کا ہوگا۔ اپوزیشن نے اس معاملے پر حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا، حکومت نے اپنی صفائی پیش کی لیکن نوجوانوں کو نہ سیاست سے دلچسپی ہے نہ الزام تراشی سے۔ انہیں صرف اتنا چاہیے کہ آئندہ ان کے امتحان کا سوالیہ پرچہ امتحان شروع ہونے سے پہلے کسی ٹیلیگرام چینل یا واٹس ایپ گروپ میں نہ ملے۔ اب نظریں جمعہ کے کابینہ اجلاس پر ہیں۔ اگر واقعی فاسٹ ٹریک عدالتوں، سخت قوانین اور فوری سزاؤں پر فیصلہ ہوتا ہے اور پارلیمنٹ میں مؤثر قانون منظور ہوتا ہے تو یہ ایک مثبت پیش رفت ہوگی۔ لیکن اگر یہ معاملہ بھی دوسرے وعدوں کی طرح فائلوں کے سفر میں گم ہوگیا تو نوجوانوں کی مایوسی مزید بڑھے گی۔ یہ وقت سیاسی فائدہ اٹھانے کا نہیں بلکہ تعلیمی نظام کو بچانے کا ہے۔ حکومت، اپوزیشن، عدالتیں، امتحانی ادارے، پولیس اور معاشرہ، سب کو اپنی اپنی ذمہ داری ادا کرنی ہوگی۔ کیونکہ جب ایک طالب علم کا خواب ٹوٹتا ہے تو صرف ایک فرد نہیں بلکہ ایک خاندان متاثر ہوتا ہے، اور جب لاکھوں خواب ٹوٹتے ہیں تو پوری قوم کمزور ہوجاتی ہے۔ آج وزیراعظم نے خاموشی توڑی ہے۔ اس خاموشی کے بعد اب عمل کی باری ہے۔ قوم یہ دیکھنا چاہتی ہے کہ الفاظ قانون بنتے ہیں یا نہیں، قانون انصاف دیتا ہے یا نہیں، اور انصاف واقعی مجرموں تک پہنچتا ہے یا نہیں۔ آج ہندوستان کے نوجوان کسی رعایت کے طلبگار نہیں وہ صرف انصاف چاہتے ہیں۔ وہ کسی خصوصی سہولت کا مطالبہ نہیں کرتے صرف برابر کا میدان چاہتے ہیں۔ اگر حکومت انہیں یہی دے دے تو شاید یہی اس دور کا سب سے بڑا تعلیمی انقلاب ہوگا، اور تب واقعی یہ کہا جا

دہلی کے بعد آج کولکاتا میں سی جے پی ریلی نکالے گی

کاکروچ جنتا پارٹی کے رکن کے طور پر ایک شخص نے کولکاتا کے جوائنٹ کمشنر کو ای میل بھیج کر مارچ کی اجازت طلب کی ہے۔

کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) نے تعلیمی نظام میں اصلاحات کے مطالبے کو لے کر دہلی کے جنتر منتر پر احتجاج کے بعد اب کولکاتا میں بھی ریلی نکالنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ تنظیم نے جمعہ کو شہر میں ریلی نکالنے کی اجازت کیلئے کولکاتا پولیس کو درخواست دی ہے۔ پولیس حکام نے تصدیق کی ہے کہ ۱۹/اور ۲۱/جولائی کو دیدیپیا گنگو پادھیائے نامی ایک شخص نے جوائنٹ پولیس کمشنر (ہیڈکوارٹرز) اور جوائنٹ کمشنر (کرائم) کو ای میل بھیج کر مارچ کی اجازت طلب کی تھی۔ گنگو پادھیائے نے خود کو سی جے پی کا رکن بتایا ہے۔ اگرچہ ابھی تک ریلی کی باضابطہ اجازت نہیں دی گئی، تاہم پولیس حکام کا کہنا ہے کہ قانون ونظم برقرار رکھنے کے لیے سکیورٹی انتظامات کی تیاری کی جا رہی ہے۔ کولکاتا کے علاوہ گزشتہ چند دنوں میں ملک کے دیگر شہروں میں بھی اس مہم کو حمایت ملی ہے۔ ممبئی میں شیواجی پارک، چیتیا بھومی، چمبور اور شیوسینا بھون کے باہر بھی احتجاجی مظاہرے کئے جارہے ہیں، تاہم ممبئی پولیس نے کہا کہ ان اجتماعات کے لیے پیشگی اجازت نہیں لی گئی تھی۔ اسی طرح چنئی کے ٹی نگر علاقے میں بھی احتجاج ہوا، جس میں زیادہ تر کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلبہ نے حصہ لیا۔ یہ احتجاج نیٹ امتحان کے پرچہ لیک ہونے کے معاملے کے خلاف شروع کیے گئے تھے۔ قابلِ ذکر ہے کہ پیر کے روز دہلی میں سی جے پی کی قیادت میں پارلیمنٹ کی جانب نکالا گیا مارچ اس وقت کشیدہ ہوگیا جب مظاہرین کے خلاف پولیس کارروائی کے الزامات سامنے آئے۔ اس کے بعد اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی، کانگریس صدر ملکارجن کھرگے، رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی واڈرا، سماجوادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو اور دیگر اپوزیشن لیڈروں نے اگلے روز وزیر اعظم نریندر مودی کی رہائش گاہ کے باہر دھرنا دیا۔ انہوں نے طلبہ اور نوجوانوں کے خلاف پولیس زیادتی کا الزام عائد کیا۔ احتجاج کے دوران راہل گاندھی کو حراست میں لے لیا گیا تھا۔ پولیس کی گاڑی میں لے جاتے وقت ان کی ناک سے خون بہنے کی تصاویر بھی سامنے آئیں۔ بدھ کو صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے راہل گاندھی نے اپنی ۳/اہم مطالبات کا اعادہ کیا، جن میں نیٹ پرچہ لیک معاملے پر مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ، دہلی میں طلبہ پر پولیس تشدد کے ذمہ داروں کے خلاف کارروائی اور وزیر اعظم نریندر مودی کی عوامی معافی شامل ہیں۔ مرکزی حکومت نے ان مطالبات کو مسترد کر دیا ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) لیڈر جے پی نڈا نے کہا کہ حکومت اس معاملے پر پارلیمنٹ میں بحث کے لیے تیار ہے، لیکن اسے سیاسی مقاصد کیلئے استعمال نہیں ہونے دیا جائے گا۔ جنتر منتر کے احتجاج اور پارلیمنٹ مارچ کے دوران پولیس زیادتی کے باعث لوک سبھا اور راجیہ سبھا کی کارروائی بار بار ملتوی کرنی پڑی، جس سے مسلسل تیسرے دن بھی پارلیمانی کارروائی متاثر رہی۔ دریں اثنا، سپریم کورٹ نے سی جے پی کے احتجاج کے دوران پولیس بربریت کے خلاف دائر درخواست پر فوری سماعت سے انکار کر دیا۔ چیف جسٹس سوریہ کانت کی سربراہی والی بنچ نے درخواست کی فوری سماعت سے انکار کرتے ہوئے، میڈیا رپورٹس کے مطابق، درخواست گزار کے وکیل کو عدالت کا وقت ضائع نہ کرنے کی ہدایت دی، جب انہوں نے واقعے کی ویڈیو دکھانے کی کوشش کی۔

نیشنل ہیلتھ اتھارٹی نے ڈیجیٹل ہیلتھ اور ذمہ دار اے آئی کے ذریعے دیکھ بھال کے

تسلسل کو مضبوط بنانے پر برکس ڈائیلاگ کا انعقاد کیا

نئی دہلی: 16 ویں برکس وزرائے صحت کی میٹنگ کے ایک حصے کے طور پر، ایک ضمنی تقریب جس کا عنوان تھا ڈیجیٹل ہیلتھ ریکارڈز سے AI- قابل صحت کی دیکھ بھال تک: انٹرآپریبل ڈیٹا انفراسٹرکچر اور ذمہ دار مصنوعی ذہانت کے ذریعے دیکھ بھال کے تسلسل کو مضبوط بنانا، آج نیشنل ہیلتھ اتھارٹی، وزارت صحت، ماہرین صحت اور خاندانی ماہرین کے ساتھ مل کر منعقد کیا گیا۔ برکس ممالک ہموار، مریض پر مرکوز صحت

کی دیکھ بھال کی فراہمی میں ڈیجیٹل صحت کے بنیادی ڈھانچے اور ذمہ دار مصنوعی ذہانت (AI) کے تبدیلی کے کردار پر غور کریں گے۔ یہ مکالمہ نگہداشت کے تسلسل پر برکس ہیلتھ ٹریک ٹیکنیکل ورکنگ گروپ 4 کمپنڈیم کے نتائج میں لنگر انداز کیا گیا تھا، جو دیکھ بھال کی مختلف سطحوں، صحت کی دیکھ بھال فراہم کرنے والوں اور برکس کے رکن ممالک میں مربوط اور بلا تعطل صحت خدمات کی فراہمی کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ کمپنڈیم اس بات پر روشنی ڈالتا ہے کہ اگرچہ نگہداشت کا تسلسل ایک مشترکہ پالیسی مقصد ہے، لیکن اس کا موثر نفاذ اکثر مریضوں کی دیکھ بھال کے سفر میں صحت سے متعلق معلومات کے بغیر کسی رکاوٹ کے تبادلے میں مدد کرنے کے قابل انٹرآپریبل ڈیجیٹل ہیلتھ انفراسٹرکچر کی کمی کی وجہ سے روکا جاتا ہے۔ اپنے کلیدی خطاب میں مرکزی صحت سکریٹری محترمہ پنیا سلیلا سریواستو نے کہا کہ گزشتہ دو دنوں میں ہونے والی بات چیت نے لچکدار، مساوی اور مستقبل کے لیے تیار صحت کے نظام کو مضبوط بنانے کے لیے برکس ممالک کے اجتماعی عزم کی عکاسی کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ صحت سے متعلق تعاون برکس شراکت داری کے مضبوط ترین ستونوں میں سے ایک ہے، جس کی بنیاد باہمی سیکھنے، مشترکہ جدت اور یونیورسل ہیلتھ کوریج کے حصول کے لیے مشترکہ عزم پر رکھی گئی ہے۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ دیکھ بھال کا تسلسل ہر نظام صحت کے مرکز میں ہے۔ انہوں نے مشاہدہ کیا کہ دیکھ بھال کا تسلسل اس بات کا صحیح پیمانہ ہے کہ آیا ڈیجیٹل صحت اور مصنوعی ذہانت (AI) شہریوں کو بامعنی فوائد فراہم کر رہے ہیں۔ مرکزی صحت سکریٹری نے کہا کہ اگرچہ کوئی بھی ملک تنہائی میں AI سے چلنے والی صحت کی دیکھ بھال کے مستقبل کی تعمیر نہیں کرسکتا، برکس ممالک مشترکہ چیلنجوں کا اشتراک کرتے ہیں، جن میں بڑی اور متنوع آبادی، اہم دیہی-شہری تفاوت، دائمی اور غیر متعدی بیماریوں کا بڑھتا ہوا بوجھ، اور صحت مند افرادی قوت کو بڑھانا شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ چیلنجز انٹرآپریبل ڈیجیٹل ہیلتھ انفراسٹرکچر اور ذمہ دار اے آئی کو مربوط اور لوگوں پر مرکوز صحت کی دیکھ بھال کی فراہمی کو مضبوط بنانے کے لیے ضروری ٹولز بناتے ہیں۔ انٹرآپریبل ڈیجیٹل ہیلتھ ریکارڈز کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ ایک شخص کا صحت کا سفر متعدد فراہم کنندگان اور اداروں پر محیط ہوتا ہے، جس سے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ صحت کی معلومات فرد کے ساتھ محفوظ اور بغیر کسی رکاوٹ کے سفر کریں۔

سورت میں ایک مرتبہ پھر پانی ہی پانی ۲۴/ گھنٹے میں ۲۴/انچ تک بارش

گجرات کے سورت میں صرف ۲۴/ گھنٹے کے دوران ۲۴/انچ بارش ریکارڈ کی گئی جس کے بعد شہر کے کئی علاقوں میں سیلابی صورتحال پیدا ہو گئی

گجرات کے سورت میں صرف ۲۴/گھنٹے کے دوران ۲۴/انچ بارش ریکارڈ کی گئی جس کے بعد شہر کے کئی علاقوں میں سیلابی صورتحال پیدا ہوگئی۔ بھیداول اور سیماڈا ندیاں ابل پڑی ہیں جبکہ دیگر ندیاں بھی خطرناک سطح پر بہہ رہی ہیں۔ انتظامیہ نے اب تک ۲۲۴۴/ افراد کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا ہے۔ گجرات کے ۳/ اضلاع میں ریڈ، ۱۱/ اضلاع میں اورینج اور ۱۰/ اضلاع میں یلو الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ ہندوستانی محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) کی جانب سے سورت کیلئے ریڈ الرٹ جاری کیے جانے کے بعد بدھ کو شہر میں بڑے پیمانے پر ہنگامی اقدامات شروع کردیئے گئے تھے۔ مسلسل موسلا دھار بارش کے باعث انتظامیہ نے حساس اور نشیبی علاقوں میں رہنے والوں اور طلبہ کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنے کا عمل شروع کیا۔ سورت میونسپل کارپوریشن (ایس ایم سی) اور ضلعی انتظامیہ نے جنگی بنیادوں پر راحت اور بچاؤ کا کام شروع کرتے ہوئے ۱۰۰/ سے زائد افراد کو مخصوص ریلیف سینٹروں میں منتقل کیا تاکہ کسی بھی جانی نقصان کو روکا جاسکے۔ سب سے بڑے انخلا کے آپریشنز میں سے ایک سورت کے ایسٹ زون-بی میں واقع آدرش ریسیڈنشل اسکول میں انجام دیا گیا، جہاں انتظامیہ نے کیمپس میں موجود تمام ۱۰۰/ افراد کو بحفاظت قریب ترین ایس ایم سی ریلیف سینٹر منتقل کیا۔ کئی سڑکیں بند ہوگئیں۔ سورت ممبئی ریل سروس بھی روک دی گئی ہے۔

بھارت نے عالمی جنوبی ممالک کے ساتھ اپنے اقتصادی تعلقات اور سفارت کاری کو مضبوط بنانے کے لیے گزشتہ ایک سال کے دوران 17,550 کروڑ روپے مالیت کی 6 ترقیاتی کریڈٹ لائنوں کی منظوری دی ہے۔ بھارت کے وزیر مملکت برائے امور خارجہ کیرتی وردھن سنگھ نے راجیہ سبھا میں ایک تحریری جواب کے دوران اس اہم فیصلے کی تصدیق کی ہے۔ اس اقدام کا بنیادی مقصد ترقی پذیر اور شراکت دار ممالک میں بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانا اور سافٹ پاورڈ پلومیسی کو فروغ دینا ہے۔ گرانٹ پر مبنی امداد: کریڈٹ لائنوں کے علاوہ تعلیمی، آئی ٹی، اور قابلِ تجدید توانائی کے لیے تقریباً 4,500 کروڑ روپے کے 60 سے زائد گرانٹ پروجیکٹس بھی منظور کیے گئے ہیں۔

بھارت اور اسرائیل نے مجوزہ آزاد

تجارتی معاہدے کیلئے بات چیت کے دوسرے دور کا اختتام کیا

نئی دہلی: ہندوستان اور اسرائیل نے مجوزہ ہندوستان-اسرائیل آزاد تجارتی معاہدے (FTA) کے لیے مذاکرات کے دوسرے دور کا اختتام کیا، جو 20 سے 23 جولائی 2026 تک وانجیہ بھون، نئی دہلی میں منعقد ہوا۔ چار روزہ مذاکرات کے دوران، دونوں فریقوں نے مجوزہ معاہدے کے تمام شعبوں پر تفصیلی بات چیت کی اور متوازن، جامع اور باہمی طور پر فائدہ مند ایف ٹی اے کی جانب پیش رفت جاری رکھی۔ نومبر 2025 میں دستخط کیے گئے ٹرمز آف ریفرنس، دوطرفہ تجارت، اقتصادی تعاون اور دونوں ممالک کے درمیان مجموعی اقتصادی شراکت داری کو مضبوط بنانے کے لیے شناخت شدہ شعبوں پر مذاکرات کے لیے منظم فریم ورک فراہم کرنا جاری رکھے ہوئے ہے۔ مالی سال 2025-26 میں ہندوستان اور اسرائیل کے درمیان کل تجارتی تجارت 3.93 بلین امریکی ڈالر رہی۔ دونوں ممالک کئی شعبوں میں مضبوط تکمیلات کا اشتراک کرتے ہیں، اور مجوزہ ایف ٹی اے دوطرفہ تجارت، سرمایہ کاری اور اقتصادی انضمام کو مزید بڑھانے کے لیے اہم مواقع پیش کرتا ہے۔ اس دور کے دوران، دونوں اطراف کے تکنیکی ماہرین نے مجوزہ معاہدے کے تحت اشیاء کی تجارت، خدمات کی تجارت، اصل اصولوں، سینیٹری اور فائیٹو سینیٹری اقدامات، تجارت میں تکنیکی رکاوٹوں، املاک دانش کے حقوق، کسٹم کے طریقہ کار اور تجارتی سہولت کاری، اقتصادی تعاون اور دیگر ابواب کا احاطہ کرنے والے وقف سیشنز کا انعقاد کیا۔ بات چیت تعمیری اور مستقبل کے حوالے سے تھی، دونوں فریقین مفصل تکنیکی بات چیت میں مصروف تھے جس کا مقصد فرق کو کم کرنا اور کنورجنسی کے شعبوں کی نشاندہی کرنا تھا۔ افتتاحی سیشن کے دوران، ایف ٹی اے کے لیے ہندوستان کے

چیف مذاکرات کار، محکمہ تجارت کے ایڈیشنل سکریٹری، شری اجے بھدو نے ایک متوازن، جامع اور باہمی طور پر فائدہ مند معاہدے پر بات چیت کے لیے ہندوستان کے عزم کا اعادہ کیا جو دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ تجارتی اور اقتصادی تعلقات کو مزید مضبوط کرے گا۔ اسرائیل کی چیف مذاکرات کار، محترمہ یفات ایلون پریل، سینئر ڈائریکٹر، تجارتی پالیسی اور معاہدوں اور ڈپٹی ٹریڈ کمشنر، فارن ٹریڈ ایڈمنسٹریشن، وزارت اقتصادیات اور صنعت، نے مذاکرات کے پہلے دور کے بعد ہونے والی پیش رفت کو سراہا اور ایک پرجوش اور باہمی مفادات کے حصول کے لیے رفتار کو برقرار رکھنے کی اہمیت پر زور دیا۔ دونوں فریقوں نے ایک متوازن، جامع اور باہمی طور پر فائدہ مند ایف ٹی اے کے جلد نتیجہ اخذ کرنے کی سمت کام کرنے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا جو ہندوستان اور اسرائیل کے درمیان دوطرفہ تجارت، سرمایہ کاری اور اقتصادی تعلقات کو مزید گہرا کرے گا۔

محمد رفیع قومی اساتذہ تنظیم کے ریاستی صدر منتخب

مبارکباد کا سلسلہ جاری

محکمۂ تعلیم صرف نیماولی (ضابطہ) بنانے کے لئے رہ گئی ہے۔ ایک نیم، دستی نافذ بھی نہیں ہوتا ہے کہ دوسری نیاماولی بن جاتی ہے جس سے اساتذہ کا بڑا نقصان ہوا ہے اور وہ ذہنی طور پر منتشر ہے، جس کے درس وتدریس پر برے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ یہ باتیں محمد رفیع نے قومی اساتذہ تنظیم بہار کے انتخابی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ سال 2006 میں پرارمبھک سکچھک نیوجن نیاماولی، 2012 میں بہار نگر پرارمبھک سکچھک نیوجن نیاماولی، 2023 میں بہار راجیہ ودیالیہ ادھیاپک نیاماولی، بہار راجیہ ودیالیہ سکچھک (نییوکتی، استھانترن، انوشاسناتمک کاروائی اور سیوا شرط) نیم، 2023 کہا جاتا ہے، 2023 بہار ودیالیہ وشِشٹ سکچھک نیاماولی اور 2026 بہار راجیہ سکچھک استھانانترن نیاماولی خاص ہیں۔ قومی اساتذہ تنظیم بہار کے قیام کے 9 سال بعد پہلی بار آج 22 جولائی کو تنظیمی انتخاب کا عمل مکمل ہوا اور ریاستی کنوینر محمد رفیع متفقہ طور پر ریاستی صدر منتخب ہوئے۔ محمد رضوان، رکن ریاستی مجلس عاملہ وآج کے انتخابی اجلاس کے ریٹرننگ افسر نے نامزدگی پرچہ تسلیم کیا اور صدر کے عہدہ کے لئے صرف ایک نام محمد رفیع کا آنے پر بلا مقابلہ منتخب ہونے کا اعلان کر محمد رضوان نے محمد رفیع کو سند پیش کیا اور قومی اساتذہ بہار کا صدر منتخب ہونے پر انہیں مبارکباد پیش کیا، اس کے بعد موجود لوگوں نے پھول مالا سے انہیں لاد دیا۔ صدر منتخب ہونے کے بعد محمد رفیع نے قومی اساتذہ تنظیم بہار کے اغراض ومقاصد کو دوہراتے ہوئے کہا کہ اردو زبان کی درس وتدریس کو یقینی بنانا۔ اساتذہ کے مسائل، خصوصی طور پر اردو اساتذہ کے مسائل ہماری اہم ترجیحات میں شامل ہیں۔ محمد رفیع نے کہا اس سے پہلے ہماری کوشش ہوگی نو منتخب کمیٹی کے تمام عہدیداروں کو ایک ساتھ منظم طریقے سے لے کر ہم آگے بڑھیں گے اور تمام مسائل سے مقابلہ کریں، ہمارا کام تنظیم کی شاخ پورے بہار میں قائم کرنا، تمام عہدیداروں، اراکین ومعاونین کا احترام کرنا، ٹیم اسپریٹ سے کام کرنا، سرکار ومحکمۂ تعلیم کی غلطیوں پر انہیں ان کی راہنمائی کے لئے فوری قدم اٹھانا، ضرورت پڑنے پر احتجاج کرنا اور غلط پالیسیوں کے خلاف تحریک چھیڑنا وغیرہ، ضرورت کے مطابق ہم احتجاج بھی کریں گے اور اردو زبان، اردو زبان کے طلبہ اور اساتذہ کے حق میں اگر تحریک چلانی پڑے گی تو چلائیں گے۔ صدر کے ساتھ ہی ریاستی کمیٹی کے مختلف عہدوں کے لئے بھی تجاویز آئے، پرچہ نامزدگی داخل ہوا جسے متفقہ طور پر قبول کرلیا گیا، بلا مقابلہ سبھی عہدوں پر لوگ منتخب ہوئے، سرپرست عبد الحسیب، نائب صدر کے عہدہ پر رضی احمد، ذاکر حسین صدیقی (سمستی پور)، پرنسپل سکریٹری محمد تاج الدین، خازن محمد جاوید عالم، میڈیا انچارج وقار عالم، جنرل سکریٹری وترجمان شمشاد احمد ساحل، جنرل سکریٹری محمد ممتاز الحق، محمد منہاج ربانی (سیتامڑھی)، ترجمان محمد شاہنواز عطا (ویشالی)، سکریٹری شاکر رضا (سمستی پور ضلع انچارج)، ابرار احمد صدیقی (سارن وسارن ضلع کنوینر)، بشریٰ پروین (مظفر پور)، محمد اکبر علی (ویشالی)، اشرف الاسلام ندوی (گوپال گنج)، تنظیمی سکریٹری نسیم اختر (مظفر پور)، دربھنگہ کمشنری انچارج مع دربھنگہ ضلع کنوینر شوکت علی، محمد علی ظفر سارن کمشنری انچارج، مظفر پور ضلع صدر صبغت اللہ رحمانی اور گوپال گنج ضلع کا کارگزار صدر نبی اللہ احسن کو منتخب کیا گیا۔ سبھی کامیاب عہدیداروں کو سند تفویض کی گئی اور پھولوں کا مالا پہنا کر انہیں مبارکباد پیش کی گئی۔ اس موقع پر صدر محمد رفیع نے کئی اور مسائل کا ذکر کرتے ہوئے اس کے خلاف آواز بلند کرنے پر زور دینے کی بات کہتے ہوئے بتایا کہ اسکول سے بچوں کی صحیح تعداد نہیں ملنے سے اساتذہ اور بچے دونوں کے حقوق کی پامالی ہو رہی ہے، جس طرح 90 فیصدی اردو اسکولوں میں غیر اردوداں ہیڈ ماسٹر کی پوسٹنگ کر ہمارے ماحول کو خراب کر دیا ویسے ہی ایک بار پھر سے اردو اساتذہ کو ریشنلائزیشن اور ٹرانسفر پوسٹنگ کے نام پر پورا نظام بگاڑنے کی سازش چل رہی ہے۔ دوسری سرکاری زبان اردو کی لازمیت کو ختم کرنے والی حکومت نے بہار کے سبھی 38 ضلعوں کے 534 بلاکوں میں 551 ماڈل اسکول کا نام سرسوتی ودیا نکیتن نام رکھ کر اسکول کی بلڈنگ کو بھگوا رنگ کر دیا، کیا اس سے تعلیمی نظام درہم برہم نہیں ہوگا؟ یعنی جان بوجھ کر سیکولر ملک میں ایک مذہب کی تعلیمات وطور طریقوں کو تھوپنے کی سازش ہو رہی ہے جو افسوسناک ہی نہیں بلکہ قابل مذمت ہے اور اس کے خلاف ایک جوٹ ہو کر قدم اٹھانے کی ضرورت ہے۔ آج کی انتخابی اجلاس کا آغاز حافظ رضوان اللہ کے تلاوت کلام ونعت پاک سے ہوا۔ تعارفی کلمات واجلاس کی شروعات کرتے ہوئے پرنسپل سکریٹری محمد تاج الدین نے کہا کہ تنظیم کے قیام کے دنوں سے ہی جناب محمد رفیع نے دیوانہ وار اردو زبان کے فروغ، درس و تدریس اور اساتذہ کے مسائل کو لے کر قومی اساتذہ تنظیم بہار کی فعال ٹیم کے ساتھ کام کیا ہے۔ قومی اساتذہ تنظیم بہار کی فکر پر بہار میں عربی وفارسی زبان کے اساتذہ کی بحالی ممکن ہو پائی۔ محمد رفیع کو تنظیم کا ریاستی صدر بنایا جانا خوش آئند اور تنظیم کے حق میں بے حد مفید ثابت ہوگا۔ جناب تاج الدین نے مزید کہا کہ جناب رفیع صاحب روز اول سے ہی تنظیم کے کارواں کو مضبوط کرنے اور اساتذہ کے مسائل کو لے کر جدوجہد کرتے آئے ہیں۔ اب جبکہ وہ صدر منتخب ہوئے ہیں امید ہے کہ وہ پوری ٹیم کو ساتھ لے کر مضبوطی کے ساتھ اردو اور اساتذہ کے مسائل کو حل کریں گے اور تنظیم کو وسعت عطا کریں گے۔ پروگرام میں ریاستی مجلس عاملہ کے رکن محمد رضوان، محمد حماد، ضلع سکریٹری محمد آفتاب عالم، اورائی سے محمد منان، بوچہاں صدر محمد زاہد انور، سکریٹری ذاکر حسین، کٹرہ سے ضلع مجلس عاملہ کے رکن محمد اعظم، منظر اسماعیل، نفیس احمد، کانٹی بلاک انچارج ورکن ضلع مجلس عاملہ جمشید حسین، بندرہ بلاک سے محمد علیم الدین، مزمل حیات، سیتامڑھی سے محمد پرویز، حاجی پور سے آئے بزرگ اردو کے خادم محمد عظیم الدین انصاری، گوپال گنج سے صبر عالم، محمد عارف، عبدالوارث پرویز، حافظ رضوان اللہ اور قاری ذکی انور عرفانی وغیرہ نے شرکت کی اور سرپرست عبدالحسیب کے اظہار تشکر کے ساتھ ہی آج کے انتخابی اجلاس کا اختتام ہوا۔

بھارت نے تباہی کے خطرے میں کمی پر برکس کی

تیسری وزارتی میٹنگ کی کامیابی کے ساتھ میزبانی کی

نئی دہلی: ہندوستان کی برکس چیئر شپ 2026 کے تحت، نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی، وزارت داخلہ، حکومت ہند نے 24 جولائی 2026 کو نئی دہلی میں آفات کے خطرے میں کمی پر برکس وزارتی اجلاس کی کامیابی کے ساتھ میزبانی کی۔ برکس کے رکن ممالک کے وفود کے سربراہوں نے تعاون، اختراعات اور پائیدار ترقی کے ذریعے آفات سے نمٹنے کی صلاحیت کو مضبوط بنانے کے لیے اپنے مشترکہ عزم کا اعادہ کیا۔ اس اجلاس نے تباہی کے خطرے میں کمی پر برکس تعاون کے ارتقاء میں ایک اہم سنگ میل قرار دیا اور تباہی کے خطرے میں کمی کے بارے میں برکس کے مشترکہ بیان کو متفقہ طور پر اپنانے کے ساتھ اختتام پذیر ہوا، جس سے برکس ڈیزاسٹر رسک ریڈکشن پلان پر عمل درآمد کو تیز کرنے کے لیے رکن ممالک کے اجتماعی عزم کی توثیق کی گئی۔ لچکدار معاشروں کی تعمیر کے لیے۔ وزارتی میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے، جناب نتیا نند رائے نے کہا کہ برکس تعاون کا ارتقاء۔ ادے پور اعلامیہ (2016) سے لے کر کازان اعلامیہ (2024) تک اور برکس ڈیزاسٹر رسک ریڈکشن گروپ کا قیام۔ اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ ترقی کے بڑھتے ہوئے خطرے کو تسلیم کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ ہندوستان کی برکس چیئر شپ کے تحت، گروپ نے لچک، اختراع، تعاون اور پائیداری کے لیے تعمیر کے موضوع کے تحت ایک عملی اور عمل پر مبنی نقطہ نظر اپنایا ہے اور ڈی آر آر گروپ کو وزارتی سطح تک بلند کرنے کے لیے برازیل کی تعریف کی۔ آفات کے خطرے کو کم کرنے میں ہندوستان کی قیادت پر روشنی

ڈالتے ہوئے، وزیر نے کہا کہ ہندوستان کے عوام پر مبنی نقطہ نظر کی رہنمائی وزیر اعظم جناب نریندر مودی کے آفات کے خطرے میں کمی کے دس نکاتی ایجنڈے سے ہوتی ہے۔ انہوں نے برکس ڈی آر آر ورک پلان (2025-2028) کے نفاذ کو تیز کرنے کے لیے اس کی صدارت میں ہندوستان کی پانچ سٹریٹجک ترجیحات پر زور دیا اور رکن ممالک سے سائنس اور ٹیکنالوجی، قبل از وقت وارننگ سسٹم، لچکدار انفراسٹرکچر، فطرت پر مبنی حل اور کمیونٹی کی لچک کو عدم استحکام کا ایک حصہ بنانے کے لیے تعاون کو مضبوط بنانے پر زور دیا۔

کولکتہ۔ بیرات نگر ریلوے کارگو سروس نیپال اور بھارت کے درمیان کاروبار کو آسان بنائے گی: نیپالی وزارت خارجہ

کھٹمنڈو: کولکتہ سے بیرات نگر تک پہلی بار ریل کارگو سروس نیپال اور ہندوستان کے درمیان کاروبار کو آسان بنائے گی، نیپال کی وزارت خارجہ نے جمعہ کو یہ بات کہی۔ وزارت میں منعقدہ ایک باقاعدہ پندرہ روزہ پریس بریفنگ میں، جوائنٹ سکریٹری لوک بہادر پوڈیل چھتری نے کہا کہ اس سے ملکوں کے درمیان کاروبار میں آسانی ہوگی۔ نیپال-بھارت ٹرانزٹ معاہدے کے تحت، کولکتہ-بیراٹ نگر ریلوے کارگو کی نقل وحمل یکم شراون 2083 سے شروع ہوئی ہے۔ تیسرے ممالک سے درآمد شدہ سامان کو ہندوستانی سرزمین کے ذریعے نیپالی سرحد تک پہنچانے کے عمل میں۔ اس ریلوے کارگو کے شروع ہونے کے بعد، اس سے تجارتی لاگت میں کمی آئے گی، نقل وحمل محفوظ اور قابل بھروسہ ہو گا، اور یہ یقین ہے کہ سامان کی قیمت بھی کم ہوگی، اور اس کی قیمت بھی کم ہوگی۔ کنٹینر حراستی چارجز، اور نقل وحمل کے دوران نیپالی درآمد کنندگان کی طرف سے اٹھائے جانے والے سڑک کی نقل وحمل کے اضافی بوجھ کو کم کیا جائے گا، جس سے مجموعی تجارتی ٹرانزٹ میں نمایاں کمی آئے گی، تجارتی سہولت میں مدد ملے گی، اور نیپالی صنعت کاروں کی مسابقت کو تقویت ملے گی۔ یہ سروس 17 جولائی کو باضابطہ طور پر شروع ہوئی، جس نے پہلی بار بیرگنج سے آگے براہ راست ریل رسائی کو بڑھا کر نیپال کے ٹرانزٹ اور تجارتی لاجسٹکس میں ایک اہم سنگ میل کا نشان لگایا۔ نیپال-انڈیا ٹرانزٹ ٹریٹی کے تحت تیسرے ممالک سے درآمد شدہ سامان کو بھارتی سرزمین سے نیپال کی سرحد تک پہنچایا جاتا ہے۔ معاہدے کے مطابق، جو نیپال کو تیسرے ملک کی درآمدات اور برآمدات کے لیے ہندوستانی سڑکوں، ریل اور اندرون ملک آبی گزرگاہوں کو استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہے، کولکتہ سے برات نگر تک ریل کارگو کی نقل وحمل اب شروع ہو گئی ہے۔ نیپال کی وزارت خارجہ نے تصدیق کی ہے کہ ہندوستان کی کولکتہ بندرگاہ سے نیپال کے بیرات نگر تک پہلی براہ راست ریل کارگو سروس کا آغاز دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ تجارت کو نمایاں طور پر آسان بنائے گا۔ اس اقدام کو دونوں ہمسایہ ممالک کے مابین اقتصادی تعلقات کو مضبوط بنانے کی جانب ایک بڑا سنگ میل قرار دیا جارہا ہے۔ کینولا (سرخوں) کے دانوں کی کھیپ لے کر 40 ویگنوں پر مشتمل پہلی تجارتی مال بردار ٹرین کولکتہ بندرگاہ سے روانہ ہو کر جوگبنی کے راستے نیپال کے بیرات نگر کسٹمز یارڈ کامیابی سے پہنچ چکی ہے۔

بھارت کی ٹیکسٹائل اور دستکاری کی مجموعی برآمدات میں 1.8 فیصد کا اضافہ ہوا: پبیترا مارگریٹا

اس اسکیم کے تحت ملبوسات اور تیار شدہ ٹیکسٹائل مصنوعات کی برآمدات 0 پر عائد ریاستی اور مرکزی سطح کے بالواسطہ ٹیکسوں اور محصولات کی

نئی دہلی: آج راجیہ سبھا میں ٹیکسٹائل کے وزیر مملکت جناب پبیترا مارگریٹا نے ایک سوال کے تحریری جواب میں بتایا کہ مالی سال 2025-26 کے دوران ہندوستان سے ٹیکسٹائل، ملبوسات اور دستکاری کی مصنوعات کی مجموعی برآمدات 3,25,339 کروڑ روپے رہیں، جو مالی سال 2024-25 کی 3,19,573.2 کروڑ روپے کی برآمدات کے مقابلے میں 1.8 فیصد زیادہ ہیں۔ اس عرصے میں 100 سے زائد ممالک کو کی جانے والی برآمدات میں اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ ٹیکسٹائل اور ملبوسات کے شعبے کی عالمی مسابقت اور برآمدی تیاری کو مستحکم کرنے کے لیے حکومت نے متعدد اسکیمیں نافذ کی ہیں اور مختلف اقدامات کیے ہیں۔ ان میں وزیر اعظم میگا انٹیگریٹڈ ٹیکسٹائل ریجنز اینڈ اپیرل پارکس (پی ایم مترا) اسکیم (جس کے تحت مہاراشٹر کے امراوتی میں بھی ایک پارک قائم کیا جا رہا ہے)، ٹیکسٹائل کے لیے پیداوار سے منسلک ترغیبات (پی ایل آئی) اسکیم، قومی ٹیکنیکل ٹیکسٹائل مشن، ٹیکسٹائل شعبے میں صلاحیت سازی کے لیے "سامرتھ" اسکیم، اور ایکسپورٹ پروموشن مشن کے تحت مارکیٹ تک رسائی میں معاونت اور سود میں رعایت سمیت مختلف اقدامات کا آغاز شامل ہے۔ اس کے علاوہ، ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی برآمدات کو فروغ دینے اور عالمی سطح پر ابھرتے ہوئے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے حالیہ عرصے میں بھی متعدد اقدامات کیے گئے ہیں۔ ان میں برآمد شدہ مصنوعات پر ڈیوٹی اور ٹیکس کی واپسی (آر او ڈی ٹی ای پی) اسکیم میں 30 ستمبر 2026 تک توسیع، کسٹمز ٹیرف ہیڈنگ 5201 کے تحت آنے والی کپاس کی درآمد پر یکم جون سے 31 اکتوبر 2026 تک کسٹم ڈیوٹی سے عارضی استثنا، مصنوعی ریشوں (ایم ایم ایف) کی ویلیو چین میں استعمال ہونے والے اہم خام مال، بشمول پیوریفائیڈ ٹیرفتھالک ایسڈ (پی اے ٹی) اور مونو ایتھلین گلائکول (ایم ای جی)، پر کسٹم ڈیوٹی میں عارضی چھوٹ، ایم ایم ایف ویلیو چین میں انورٹڈ ڈیوٹی ڈھانچے کی اصلاح کے لیے جی ایس ٹی کی شرحوں کو معقول بنانا اور مغربی ایشیا کی بدلتی ہوئی جغرافیائی سیاسی صورتحال اور اس کے باعث خلیجی اور ملحقہ خطوں میں سمندری نقل وحمل پر پڑنے والے مسلسل اثرات سے متاثرہ برآمد کنندگان کی معاونت کے لیے برآمداتی عمل میں سہولت کیلئے "ریزیلینس اینڈ لاجسٹکس کی مدد" (آر ای ایل آئی ای ایف) اقدام کا آغاز شامل ہے۔ ریاستی اور مرکزی ٹیکسوں ومحصولات کی واپسی کی اسکیم مارچ 2019 سے نافذ ہے۔ اس اسکیم کے تحت ملبوسات اور تیار شدہ ٹیکسٹائل مصنوعات کی برآمدات پر عائد ریاستی اور مرکزی سطح کے بالواسطہ ٹیکسوں اور محصولات کی واپس ادائیگی کی سہولت فراہم کی جاتی ہے، تاکہ ان شعبوں کی عالمی مسابقت کو مزید مضبوط بنایا جا سکے۔ برآمد کنندگان کے لیے پالیسی میں تسلسل، پیش بینی اور استحکام کو یقینی بنانے کے مقصد سے اس اسکیم کی مدت میں مزید چھ ماہ کی توسیع کرتے ہوئے اسے 30 ستمبر 2026 تک نافذ رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ بھارت کی ٹیکسٹائل، ملبوسات اور دستکاری کی مجموعی برآمدات میں مالیاتی سال 2025-26 کے دوران 1.8 فیصد کا اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ ٹیکسٹائل کے مرکزی وزیر مملکت پبیترا مارگریٹا نے لوک سبھا میں ایک تحریری جواب کے ذریعے اس بات کی تصدیق کی ہے۔

اوقاف کا تحفظ متولی پوری ملت کی ذمہ داری ہے: مولانا محمود اسعد مدنی

آل انڈیا متولیان کانفرنس میں اوقاف کے خلاف سازشوں کو ناکام بنانے کے لئے شفاف انتظام اور قانونی تیاری پر زور

نئی دہلی: وقف ایکٹ 2025 کے خلاف جاری سماجی و قانونی جدوجہد کے دوران آج جمعیۃ علماء ہند کے زیر اہتمام ایوانِ غالب، نئی دہلی میں آل انڈیا متولیان کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت سید شاہ حافظ محمد علی الحسینی، سجادہ نشین درگاہِ حضرت خواجہ بندہ نواز گیسودراز رحمۃ اللہ علیہ، گلبرگہ شریف نے کی۔ جب کہ کلمات استقبالیہ ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند مولانا محمد حکیم الدین قاسمی نے پیش کیے۔ نظامت کے فرائض مولانا مفتی حسان قاسمی نے انجام دیے۔ کانفرنس سے کلیدی خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی نے کہا کہ وقف محض جائیداد نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی امانت اور اسلامی تہذیب کا اہم ستون ہے، اس لیے اس کی حفاظت، دستاویزات کا تحفظ اور ضرورت پڑنے پر قانونی جدوجہد بھی عبادت ہے۔ انہوں نے کہا کہ وقف کو صرف متولی کا مسئلہ نہیں بلکہ پوری ملت کی مشترکہ ذمہ داری سمجھنا ہوگا۔ انھوں نے کہا کہ جس قوم نے اپنی امانتوں کی حفاظت چھوڑ دی، تاریخ نے بھی اس کی حفاظت چھوڑ دی۔ مولانا مدنی نے کہا کہ اوقاف کو درپیش مسائل میں بیرونی چیلنجوں کے ساتھ ہماری اپنی غفلت، ناقص انتظام اور دستاویزات کی عدم حفاظت بھی شامل ہے۔ انہوں نے وقف (ترمیمی) ایکٹ 2025 کے تناظر میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ انصاف اور آئینی اصولوں کو ہر حال میں مقدم رکھا جائے، انھوں نے کہا کہ میں حکومت سے بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انصاف کسی ایک طبقے پر احسان نہیں ہوتا، انصاف ریاست کی سب سے بڑی طاقت ہے۔ قانون کی عزت اسی وقت باقی رہتی ہے جب قانون سب کے لیے ایک جیسا ہو۔ مولانا مدنی نے متولیان سے اپیل کی کہ اوقافی املاک کا مکمل ریکارڈ محفوظ اور ڈیجیٹلائز کیا جائے، مالی شفافیت، باقاعدہ آڈٹ اور ناجائز قبضوں کے خلاف مؤثر قانونی کارروائی کو یقینی بنایا جائے۔ مولانا مدنی نے موروثیت سے اجتناب پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اس سے اداروں کا اعتماد اور روح متاثر ہوتی ہے۔ مولانا مدنی نے اس بات پر بھی زور دیا کہ موجودہ حالات میں اوقاف کے تحفظ کے لیے جز وقتی نہیں بلکہ کل وقتی جدوجہد کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم اخلاص، منصوبہ بندی اور مسلسل محنت کے ساتھ اس میدان میں کام کریں، ذمہ دار افراد تیار کریں اور ملت کو اس مشن سے جوڑیں تو اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں کو قبول فرمائیں گے اور اوقاف کے خلاف ہونے والی ہر سازش کو ناکام بنائیں گے۔ پٹنہ ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس اقبال انصاری نے اپنے خطاب میں کہا کہ جہاں متولی موجود ہیں، وہاں وقف املاک رجسٹریشن اور قانونی کارروائیوں میں سب سے زیادہ مشکلات پیش آرہی ہیں، اس لیے متولی حضرات کو خاص طور پر ذمہ داری کا احساس کرنا ہوگا۔ انھوں نے مزید کہا کہ حکومت اور عوام کے درمیان تنازعات میں عدالت کو آئینی حدود کے اندر رہ کر فیصلہ کرنا چاہیے۔ انھوں نے کہا موجودہ دور میں یہ کہنا مشکل ہے کہ عدالت انصاف کے مطابق کام کر رہی ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے کہا کہ اوقاف کے مسائل کا سارا بوجھ صرف متولیان یا حکومت پر ڈالنے کے بجائے پوری ملت اور عوام کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا چاہیے۔ جماعت اسلامی ہند کے نائب امیر ملک معتصم خاں نے کہا کہ اوقاف کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے انہیں زیادہ مؤثر اور عوامی مفاد کے لیے کارآمد بنانا وقت کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ وقف املاک پر ناجائز قبضوں اور تنازعات کی ایک بڑی وجہ بعض متولیان کی غفلت اور بعض مقامات پر وقف جائیدادوں کو ذاتی ملکیت سمجھنے کا رجحان ہے، جس سے اوقاف کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ اپنے صدارتی خطاب میں صدر اجلاس سید شاہ محمد علی الحسینی صاحب (گلبرگہ) نے کہا کہ گزشتہ دو برس کے دوران وقف کے تحفظ کی تحریکوں کے نتیجے میں عوام میں وقف کے بارے میں نمایاں بیداری پیدا ہوئی ہے، جسے مزید منظم کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ وقف املاک کے تحفظ، ناجائز قبضوں کے خلاف بروقت قانونی کارروائی اور وقف قوانین سے مکمل واقفیت وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے اہلِ ثروت سے نئے اوقاف قائم کرنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ وقف کو تعلیم، صحت اور رفاہِ عامہ کے فروغ کا مؤثر ذریعہ بنایا جائے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ متولی کی بنیادی ذمہ داری واقف کے منشا کی مکمل پابندی ہے۔

بھارت نے عالمی جنوبی ممالک کیلئے

17,550 کروڑ کی کریڈٹ لائنوں کی منظوری دی

نئی دہلی: سوفٹ پاور ڈپلومیسی، صلاحیت سازی، اور گلوبل ساؤتھ میں پارٹنر ممالک کے ساتھ اقتصادی تعلقات کو مضبوط بنانے پر اپنی اسٹریٹجک توجہ کے ساتھ، ہندوستان نے گزشتہ سال کے دوران تقریباً 550,17 کروڑ روپے کی چھ ترقیاتی لائنز آف کریڈٹ (ایل او سی ( ) کو منظوری دی۔ وزیر مملکت برائے امور خارجہ کیرتی وردھن سنگھ نے جمعرات کو راجیہ سبھا کو مطلع کیا۔ ترقیاتی شراکت داری کے اقدامات کے بارے میں راجیہ سبھا میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے، وزیر خارجہ کیرتی وردھن سنگھ نے کہا کہ رعایتی کریڈٹ لائنز کو بنیادی ڈھانچے اور کنیکٹیویٹی سمیت اہم شعبوں میں بڑھایا گیا ہے۔ "گزشتہ ایک سال کے دوران، شراکت دار ممالک کو تقریباً 550,17 کروڑ کے لیے چھ لائنوں کی کریڈٹ کی منظوری دی گئی ہے۔ ان لائن آف کریڈٹ کو انفراسٹرکچر، کنیکٹیویٹی، سماجی رہائش اور نقل و حرکت، صحت، زراعت اور ضروری اشیاء کی خریداری جیسے شعبوں میں مختلف ترقیاتی منصوبوں کی مالی اعانت کے لیے بڑھایا گیا ہے۔" ایگزم بینک آف انڈیا کے ذریعے انڈین ڈیولپمنٹ اینڈ اکنامک اسسٹنس سکیم (آئیڈی ای اے ایس (کے تحت توسیع شدہ، یہ رعایتی قرضے قرض لینے والے ممالک کو اہم گھریلو انفراسٹرکچر بنانے کے لیے بااختیار بناتے ہیں اور ہندوستانی پروجیکٹ کی برآمدات کے لیے نئی راہیں پیدا کرتے ہیں۔ لائن آف کریڈٹ (ایل اوسی (مالیاتی اداروں کی طرف سے جاری کردہ پہلے سے منظور شدہ، موافقت پذیر کریڈٹ سہولت ہے جو قرض لینے والوں کو ضرورت کے مطابق ایک مقررہ حد تک رقوم تک رسائی کے قابل بناتی ہے۔ اس انتظام کے تحت، کل منظور شدہ رقم کے بجائے صرف نکالی گئی رقم پر سود لگایا جاتا ہے، اور ادا شدہ فنڈز کے کلیئر ہوتے ہی کریڈٹ کی حد خود بخود بھر جاتی ہے۔ رعایتی قرضوں کے ساتھ، ہندوستان نے اسی مدت میں گرانٹ پر مبنی اہم امداد کی منظوری بھی دی۔ اس تعاون پر روشنی ڈالتے ہوئے، وزیر مملکت نے نوٹ کیا کہ تقریباً 500,4 کروڑ روپے کی مالیت کے تقریباً 60 پروجیکٹوں کو عوامی مفاد اور کمیونٹی کی ترقی کے متنوع شعبوں میں منظوری ملی ہے۔ یہ مکمل نظام اندرونی طور پر پوری طرح تیار ہے اور اگلے 2 سے 3 ماہ کے اندر اس کے تمام داخلی تجربات مکمل کر لیے جائیں گے۔ بھارتی فوج اور بحریہ کے اعلیٰ حکام نے اس کا جائزہ بھی لیا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے سدرشن چکر وژن کے تحت بھارت 2030ء تک 2.5 کلومیٹر، 6 کلومیٹر اور 25 کلومیٹر کی حدود پر مشتمل ایک ناقابلِ تسخیر کثیر تہی فضائی دفاعی نظام تیار کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ بھارت کے وزیر مملکت برائے امورِ خارجہ کیرتی وردھن سنگھ نے راجیہ سبھا میں ایک تحریری جواب کے دوران اس اہم فیصلے کی تصدیق کی ہے۔ اس اقدام کا بنیادی مقصد ترقی پذیر اور شراکت دار ممالک میں بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانا اور سافٹ پاور ڈپلومیسی کو فروغ دینا ہے۔

رومانیہ کی کمپنیوں کو ہندوستان کی ترقی کی کہانی میں حصہ لینا چاہئے: صدر مرمو

صدر جمہوریہ ہند محترمہ دروپدی مرمو نے جمعہ کو رومانیہ کی کمپنیوں پر زور دیا کہ وہ ہندوستان کی ترقی کی کہانی میں فعال طور پر حصہ لیں

بخارسٹ: صدر جمہوریہ ہند محترمہ دروپدی مرمو نے جمعہ کو رومانیہ کی کمپنیوں پر زور دیا کہ وہ ہندوستان کی ترقی کی کہانی میں فعال طور پر حصہ لیں کیونکہ یہ ملک دنیا کی سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی معیشت کے طور پر ابھرا ہے، جو بین الاقوامی شراکت داری، سرمایہ کاری اور ٹیکنالوجی کے تعاون کے بے پناہ مواقع پیش کرتا ہے۔ بخارسٹ میں انڈیا-رومانیہ بزنس فورم سے خطاب کرتے ہوئے صدر جمہوریہ نے کہا کہ رومانیہ، یورپ کے سنگم پر اپنے اسٹریٹجک مقام، انتہائی ہنر مند انسانی وسائل، جدید صنعتی صلاحیتوں اور یورپی یونین کے ساتھ مضبوط انضمام کے ساتھ، ہندوستان کے لیے ایک فطری اور قابل قدر شراکت دار ہے۔ رومانیہ نہ صرف سرمایہ کاری کے لیے ایک اہم مقام کے طور پر کام کرتا ہے بلکہ وسیع یورپی منڈی کے لیے ایک گیٹ وے کے طور پر بھی کام کرتا ہے۔ صدر مرمو نے کہا کہ اس فورم میں ایک بڑے ہندوستانی تجارتی وفد کی شرکت رومانیہ کے پیش کردہ مواقع میں ہندوستانی صنعتوں کے بڑھتے ہوئے اعتماد اور رومانیہ کے کاروباروں کے ساتھ پائیدار شراکت داری قائم کرنے کی ان کی خواہش کی عکاسی کرتی ہے۔ صدر نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ تجارتی اور اقتصادی تعاون عصری ہند-رومانیہ شراکت داری میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ تقریباً دو بلین افراد کی مشترکہ مارکیٹ اور تقریباً 25 ٹریلین ڈالر کے اقتصادی حجم کے ساتھ، انڈیا-ای یو ایف ٹی اے دنیا کی اہم ترین اقتصادی شراکتوں میں سے ایک ہے اور اس کا مقصد تجارتی انضمام کو گہرا کرنا، سرمایہ کاری کے بہاؤ کو مضبوط کرنا، اور لچکدار اور متنوع سپلائی چینز کی تعمیر کرنا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ایف ٹی اے کا جلد اور مؤثر نفاذ بہت ضروری ہوگا۔ یہ کاروباروں کے لیے ایک قابل قیاس ماحول فراہم کرے گا، ویلیو چین انٹیگریشن میں اضافہ کرے گا، اور دونوں طرف ایم ایس ایم ایز، اسٹارٹ اپس، اور اختراع کاروں کے لیے نئے مواقع پیدا کرے گا۔ صدر مرمو نے مزید کہا کہ ہندوستان آسان ٹیکسیشن اور پیداوار سے منسلک ترغیبات کے ذریعہ ایک شفاف، پیش قیاسی اور سرمایہ کاروں کے لیے دوستانہ کاروباری ماحول پیدا کرنے کے لیے اقدامات کر رہا ہے۔ ہندوستان اور رومانیہ کے درمیان توانائی کی حفاظت اور سبز منتقلی میں تعاون کی بہت زیادہ گنجائش ہے۔ کیمیائی اور کھاد کی صنعت میں رومانیہ کی صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے اس شعبے میں بھی تعاون کی گنجائش موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کا عالمی سطح پر تسلیم شدہ ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر، فروغ پزیر اسٹارٹ اپ ایکو سسٹم اور انفارمیشن ٹکنالوجی میں قیادت رومانیہ کی سافٹ ویئر انجینئرنگ، سائبر سیکورٹی، تحقیق اور جدید ٹیکنالوجیز میں مضبوطی کی تکمیل کر سکتی ہے۔ ہماری کمپنیوں کے لیے نقل و حمل اور لاجسٹکس کے شعبوں میں تعاون کرنے کے مواقع بھی موجود ہیں، بشمول بندرگاہیں، ملٹی وے، ریلوے، ہائی موڈ پارکس اور ٹرانسپورٹیشن۔ دوا سازی، صحت کی دیکھ بھال، زراعت اور فوڈ پروسیسنگ میں بھی تعاون کو گہرا کر سکتے ہیں۔

بھارت جلد ہی ۳۰۰ / گیگاواٹ غیر جیواشم

ایندھن کی صلاحیت کو عبور کرے گا: پرہلاد جوشی

نئی دہلی: نئی اور قابل تجدید توانائی کے مرکزی وزیر پرہلاد جوشی نے جمعرات کو اعلان کیا کہ ہندوستان جلد ہی غیر جیواشم ایندھن کی نصب شدہ صلاحیت کے تاریخی 300 گیگاواٹ کے نشان کو عبور کر لے گا۔ بھارت قابل تجدید توانائی سمٹ اور ایکسپو 2026 کے کرٹین رائزر سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر نے گزشتہ دہائی میں ملک کے صاف توانائی کے بنیادی ڈھانچے کی توسیع پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ ہندوستان کی غیر جیواشم ایندھن کی صلاحیت آج تقریباً 75 گیگاواٹ سے بڑھ کر 36.297 گیگاواٹ ہوگئی ہے۔ جوشی نے کہا، "آنے والے دنوں میں، ہندوستان غیر جیواشم ایندھن کی 300GW کی نصب شدہ صلاحیت کو عبور کر لے گا۔ چند ہفتوں میں، پی ایم سوریہ گھر مفت بجلی یوجنا بھی 50 لاکھ مستفیدین اور گھرانوں کو عبور کر لے گی۔ انہوں نے مزید نشاندہی کی کہ 2014 میں شمسی توانائی کی صلاحیت تقریباً 2.8 گیگاواٹ تھی اور آج 58 گنا بڑھ کر 162 گیگاواٹ تک پہنچ گئی ہے۔ ہوا کی گنجائش 21 گیگاواٹ سے بڑھ کر 57.4 گیگاواٹ ہوگئی، جبکہ اسی مدت کے دوران بایو انرجی 1.8 گیگاواٹ سے بڑھ کر 12 گیگاواٹ ہوگئی۔ سیل مینوفیکچرنگ میں ترقی کے ساتھ ساتھ سولر ماڈیول مینوفیکچرنگ کی صلاحیت بھی 2 گیگاواٹ سے بڑھ کر 200 گیگاواٹ ہوگئی۔" یہ وہ سفر ہے جو ہندوستان کو دنیا کو بلانے کا اعتماد دیتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ عالمی سطح پر ملک میں جو اعتماد رکھا گیا ہے وہ ریکارڈ ڈیلیوری پر قائم ہے۔ وزیر موصوف نے اعلان کیا کہ وزیر اعظم نریندر مودی آئندہ چوتھی کانفرنس کا افتتاح کریں گے، جس میں کئی وزرائے اعلیٰ بھی شرکت کریں گے۔ تقریب کے لیے 34 ممالک کو دعوت نامے بھیجے گئے ہیں۔ نومبر میں، بھارت منڈپم عالمی قابل تجدید توانائی برادری کی میٹنگ کی جگہ بن جائے گا۔ 2 سے 5 تاریخ تک چار دنوں میں، یہ دنیا بھر سے حکومتوں، پالیسی سازوں، ریگولیٹرز، صنعت کے رہنماؤں، سرمایہ کاروں، اختراع کاروں، محققین، صنعت کاروں، ڈویلپرز، اسٹارٹ اپس، نوجوان کاروباریوں کو اکٹھا کرے گا۔

سی جے آئی کا دہلی پولیس کے تشدد پر درخواست مسترد کرنے سے انکار

میڈیا رپورٹنگ کو 'غیر ذمہ دارانہ' کہا

سی جے آئی نے سوریہ کانت نے جمعہ کے دن کہا کہ "گزشتہ دو دنوں میں بالکل جھوٹا بیان پھیلایا گیا کہ (طلبہ مظاہرین پر تشدد کے سلسلے میں) کیس دائر کیا گیا تھا اور (اس کی بناء پر) میڈیا تمام ذمہ داریوں سے بالکل آزاد ہو کر غیر ذمہ دارانہ انداز میں یہ جھوٹی رپورٹنگ کر رہا ہے کہ چیف جسٹس نے معاملے کو لسٹ کرنے سے انکار کر دیا۔ صبح ۱۰ بجے تک ایک صفحہ بھی دائر نہیں کیا گیا تھا ڈیٹا سیٹ میں۔" چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) سوریہ کانت نے جمعہ کے دن وضاحت کی کہ ۲۰ جولائی کو نیٹ پیپر لیک کے خلاف احتجاج کرنے والے طلبہ مظاہرین کے خلاف دہلی پولیس کی جانب سے بظاہر حد سے زیادہ طاقت کے استعمال پر سپریم کورٹ کی مداخلت کیلئے کوئی پٹیشن دائر نہیں کی گئی تھی۔ انہوں نے میڈیا پر یہ غلط رپورٹنگ کرنے کا الزام لگایا کہ انہوں نے اس معاملے کو سماعت کیلئے درج کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ سی جے آئی نے کہا کہ "کسی شخص نے صرف 'لفظی طور پر اس کا ذکر' کیا تھا۔ لیکن میڈیا نے غلط رپورٹنگ کی کہ میں نے اس معاملے کو سماعت کیلئے لسٹ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ وہ صرف ایک زبانی نمائندگی تھی اور لوگوں نے بغیر تصدیق کے غیر ذمہ دارانہ رپورٹنگ شروع کر دی۔ میں نے رجسٹری سے چیک کیا، ایک کاغذ بھی دائر نہیں کیا گیا تھا۔" انہوں نے مزید کہا کہ "گزشتہ دو دنوں میں بالکل جھوٹا بیان دیا گیا کہ معاملہ دائر کیا گیا تھا اور (اس کی بناء پر) میڈیا تمام ذمہ داریوں سے بالکل آزاد ہو کر غیر ذمہ دارانہ انداز میں یہ جھوٹی رپورٹنگ کر رہا ہے کہ چیف جسٹس نے معاملے کو لسٹ کرنے سے انکار کر دیا۔ ڈیٹا سیٹ میں صبح ۱۰ بجے تک ایک صفحہ بھی دائر نہیں کیا گیا تھا۔" یہ تنازع بدھ، ۲۲ جولائی کو ہونے والی ایک سماعت کے بعد پیدا ہوا جب ایک وکیل نے جنتر منتر پر طلبہ مظاہرین کے خلاف دہلی پولیس کے حد سے زیادہ طاقت کے استعمال کا معاملہ اٹھایا۔ وکیل نے بنچ کو بتایا کہ "جنتر منتر پر طلبہ کا احتجاج جاری ہے۔ پولیس وحشیانہ کارروائیاں کر رہی ہے۔" چیف جسٹس کانت نے جواب دیا تھا کہ "براہِ کرم ہمارا وقت ضائع نہ کریں اور اپنا وقت بھی ضائع نہ کریں۔ آپ کا وقت ہمارے وقت سے زیادہ قیمتی ہے۔" جب وکیل نے ویڈیو ثبوت پیش کرنے پر اصرار کیا، تو چیف جسٹس نے کہا کہ ہمیں ویڈیوز میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ چیف جسٹس نے جمعہ کے دن واضح کیا کہ چونکہ کوئی باضابطہ درخواست دائر ہی نہیں کی گئی تھی، اس لئے کسی معاملے کو لسٹ کرنے سے انکار کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

پروفیسر وہاب قیصر کا انتقال، مانو کے وائس چانسلر اور رجسٹرار کا خراج

حیدرآباد: مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے اولین کنٹرولر امتحانات و انچارج وائس چانسلر پروفیسر سید عبدالوہاب (وہاب قیصر) کا آج بعمر 77 سال انتقال ہوگیا۔ پسماندگان میں ان کی اہلیہ محترمہ نصرت زمانی ہیں۔ پروفیسر ایس اے وہاب نے 7 مئی 2002ء کو مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے کنٹرولر امتحانات کی حیثیت سے اپنے کام کا آغاز کیا۔ وہ اس سے قبل ممتاز کالج، حیدرآباد میں بحیثیت پرنسپل خدمات انجام دے رہے تھے۔ 2 دسمبر 2002 کو ان کی پروفیسر فاصلاتی تعلیم کے عہدہ پر ترقی ہوئی۔ اسی کے ساتھ انہیں ڈائرکٹر انچارج فاصلاتی تعلیم بھی بنایا گیا۔ 8 جنوری 2003 کو انہوں نے اولین وائس چانسلر پروفیسر شمیم جیراجپوری سے وائس چانسلر کے عہدہ کا چارج لیا اور مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے پہلے انچارج وائس چانسلر بنے۔ انچارج وائس چانسلر کی ذمہ داری انہوں نے پروفیسر اے ایم پٹھان، دوسرے وائس چانسلر کے 19 مارچ 2004 کو عہدہ سنبھالنے تک نبھائی۔ انہیں مختلف وقتوں میں رجسٹرار انچارج کی ذمہ داری بھی دی گئی۔ جسے انہوں نے بحسن وخوبی انجام دی۔ 30 ستمبر 2014ء کو وہ وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے۔ سبکدوشی کے بعد بھی یونیورسٹی نے ان کی خدمات سے استفادہ کا سلسلہ جاری رکھا اور 16 اکتوبر 2014 کو انہیں انچارج کنٹرولر امتحانات کے عہدہ کی دوبارہ ذمہ داری دی گئی اور وہ 15 اکتوبر 2016 تک اسی عہدہ پر کام کرتے رہے۔ اس کے بعد انہیں آفیسر آن اسپیشل ڈیوٹی کے عہدہ پر مامور کیا گیا۔ اس عہدے پر وہ 16 اکتوبر 2018 تک خدمات انجام دیتے رہے۔ انھوں نے فزکس کے مضمون میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی تھی لیکن اردو زبان وادب سے انہیں بڑا شغف تھا انہوں نے اردو میں بڑی تعداد میں کتابیں لکھیں۔ غالب اور سائنس ان کی ایک انتہائی اہم تصنیف ہے۔ ان کے انتقال پر وائس چانسلر پروفیسر سید عین الحسن اور رجسٹرار پروفیسر اشتیاق احمد نے اپنے گہرے صدمے اور دکھ کا اظہار کیا اور کہا کہ پروفیسر وہاب قیصر نے یونیورسٹی کی تشکیل کے ابتدائی دنوں میں انتہائی عہدوں پر نمایاں خدمات انجام دیں۔ ان کا انتقال یونیورسٹی کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ رنج کی اس گھڑی میں ہم مرحوم کے خاندان کے ساتھ ہیں اور ان کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لیے باریٔ تعالیٰ سے دعا گو ہیں۔ یونیورسٹی کے اساتذہ، غیر تدریسی عملہ اور طلبہ نے بھی مرحوم کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اس سلسلے میں یونیورسٹی کا ایک نمائندہ وفد نے ان کی رہائش گاہ پہنچ کر پسماندگان سے ملاقات کرتے ہوئے انہیں پرسہ دیا۔

بھارت اور امریکہ کے تعلقات صحیح سمت میں آگے بڑھ رہے ہیں

یو ایس آئی ایس پی ایف کے سربراہ مکیش اگھی کا اظہار امید

نئی دہلی: ہندوستان اور امریکہ کے درمیان گہرے ہوتے ہوئے دوطرفہ تعلقات اور اسٹریٹجک صف بندی کو اجاگر کرتے ہوئے، یو ایس انڈیا اسٹریٹجک پارٹنرشپ فورم (یو ایس آئی ایس پی ایف) کے صدر اور سی ای او مکیش اگھی نے اس بات پر زور دیا کہ دونوں ممالک اہم جغرافیائی سیاسی اور اقتصادی شعبوں میں مضبوط رفتار کا اشتراک کرتے ہیں۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے، اگھی نے منیلا میں وزیر خارجہ ایس جے شنکر اور امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو کے درمیان حالیہ اعلیٰ سطحی مصروفیات کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ اگھی نے کہا، "ٹھیک ہے، ایک یہ کہ امریکہ اور ہندوستان کے درمیان تعلقات دونوں ممالک کے لیے بہت نازک ہیں۔ اہم معدنیات، تجارت اور دفاع جیسے موضوعات پر ان کی صف بندی بہت مضبوط ہے۔" فلپائن کے دارالحکومت میں منعقدہ کواڈ وزرائے خارجہ کی میٹنگ پر تبصرہ کرتے ہوئے، اگھی نے چار ملکی گروپ کے اندر بات چیت کی بڑھتی ہوئی تعدد کو نوٹ کیا۔ میرے خیال میں، کواڈ میٹنگ کے سلسلے میں، یہ دوسری میٹنگ ہے جو پچھلے دو مہینوں میں ہوئی ہے۔ اس سے ہندوستان اور امریکہ دونوں کو کواڈ کی اہمیت، اور سپلائی چین، اہم معدنیات، سائبر سیکورٹی اور دیگر شعبوں پر بات کرنے کی صلاحیت کے بارے میں پیغام جاتا ہے لہذا، ہر پہلو سے، رشتہ صحیح سمت میں بڑھ رہا ہے۔ وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو کے ساتھ آسیان اور کواڈ وزارتی میٹنگ کے حاشیے پر وسیع پیمانے پر بات چیت کی۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، جے شنکر نے کہا، "یہاں منیلا میں امریکہ کے وزیر خارجہ مارکو روبیو سے مل کر خوشی ہوئی۔ ہماری میٹنگ میں ان شعبوں پر توجہ مرکوز کی گئی جو ہندوستان-امریکہ جامع عالمی اسٹریٹجک پارٹنرشپ کے لیے ترجیح ہیں۔

مقامی بھارگواسترا ۲۰۳۰ تک سدرشن چکر کیلئے راہ ہموار کرے گا

بنگلورو: سولر ڈیفنس اینڈ ایرو اسپیس لمیٹڈ (ایس ڈی اے ایل) کے چیئرمین ستیانارائن نووال نے جمعہ کو کہا کہ مقامی انسداد ڈرون سسٹم 'بھارگواسترا' اگلے دو سے تین مہینوں میں اپنی اندرونی آزمائشیں مکمل کر لے گا، اس اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے کہ یہ ٹیکنالوجی 2030 تک بلند حوصلہ جاتی "سدرشن چکر" فضائی دفاعی نظام کی ترقی کی راہ ہموار کرے گی۔ ناگپور میں دیسی، گاڑیوں میں نصب، کثیر پرتوں والے کاؤنٹر سوارم ڈرون سسٹم کے مظاہرے کے بعد بات کرتے ہوئے، نووال نے کہا کہ مربوط نظام پہلے ہی کئی کامیاب اجزاء کی آزمائشوں سے گزر چکا ہے اور تشخیص کے اگلے مرحلے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ یہ پورا نظام اپنے آپ میں مکمل ہے۔ ہم اس کی اندرونی آزمائشیں 2-3 ماہ میں مکمل کر لیں گے۔ بحریہ کے افسران کل آئے تھے، اور اب آرمی افسران نے یہ دیکھا ہے۔ ہم نے پہلے ہی بالاسور اور پوکھران میں مائیکرو میزائل کا تجربہ کیا تھا۔ آج، ہم نے ریڈار، الیکٹرو آپٹکس کنٹرول سسٹم اور میزائل کا بھی تجربہ کیا۔ ہمارے پاس مکمل نظام ہے، اور ٹرائلز بھی ہو چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سسٹم کا ریڈار 10 کلومیٹر تک فضائی خطرات کا پتہ لگا سکتا ہے، جبکہ الیکٹرو آپٹیکل ٹریکنگ سسٹم کی رینج چھ کلومیٹر ہے، جو فوج کی موجودہ آپریشنل ضرورت 2.5 کلومیٹر سے زیادہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ راڈار کی رینج 10 کلومیٹر تک ہے اور الیکٹرو آپٹیکل ٹریکنگ سسٹم چھ کلومیٹر ہے۔ فوج کی ضرورت کے مطابق اس کی رینج ڈھائی کلومیٹر تک ہے لیکن ہم نے یہ چھ کلومیٹر کا میزائل بنانا شروع کر دیا ہے۔ ہندوستان کی مقامی دفاعی صلاحیتوں پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے، نووال نے کہا کہ بھارگواسترا ایک بڑے کثیر فاصلے والے فضائی دفاعی پروگرام کی بنیاد کے طور پر کام کرے گا۔" وزیر اعظم نے سدرشن چکر کے بارے میں جو کچھ بھی تصور کیا تھا اور خواب دیکھا تھا، مجھے یقین ہے کہ چاہے وہ ڈی آر ڈی او ہو یا کوئی اور ایجنسی اس پر کام کر رہی ہو، اس بھارگواسترا کی بنیاد پر، میں اعتماد کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ 2030 تک ہم 2.5 کلومیٹر، 62 کلومیٹر اور 625 کلومیٹر کی رینج کے ساتھ سدرشن چکر بنانے میں مکمل طور پر کامیاب ہو جائیں گے۔ یہ مکمل نظام اندرونی طور پر پوری طرح تیار ہے اور اگلے 2 سے 3 ماہ کے اندر اس کے تمام داخلی تجربات مکمل کر لیے جائیں گے۔ بھارتی فوج اور بحریہ کے اعلیٰ حکام نے اس کا جائزہ بھی لیا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے سدرشن چکر وژن کے تحت بھارت 2030ء تک 2.5 کلومیٹر، 6 کلومیٹر اور 25 کلومیٹر کی حدود پر مشتمل ایک ناقابلِ تسخیر کثیر تہی فضائی دفاعی نظام تیار کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ بھارگواسترا کو خاص طور پر دشمن کے ہتھیاروں سے لیس ڈرونز، لوئٹرنگ میونیشنز (آوارہ گولہ بارود) اور خودکار ڈرون غول کو تباہ کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ یہ الیکٹرانک جیمنگ سے محفوظ خودکار ڈرونز کو بھی ہارڈ کل (جسمانی طور پر تباہ) کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

زخمی طالب علم کو میڈیا کے سامنے لائے راہل گاندھی، حکومت طلبہ کو ڈرانا اور مارنا بند کرے

راہل گاندھی نے احتجاج کے دوران زخمی ہونے والے طالب علم کے ساتھ پریس کانفرنس کی اور کہا کہ اسے پیلٹ گن سے نشانہ بنایا گیا۔ انہوں نے وزیر تعلیم کے استعفے اور طلبہ کے مطالبات تسلیم کرنے کا مطالبہ کیا

نئی دہلی: لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے پیپر لیک معاملے پر احتجاج کے دوران زخمی ہونے والے 19 سالہ طالب علم ساحل کو اپنے ساتھ میڈیا کے سامنے پیش کرتے ہوئے مرکزی حکومت پر طلبہ کے خلاف تشدد کا الزام عائد کیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ دہلی میں 20 جولائی کو ہونے والے پرامن احتجاج کے دوران ساحل کو پیلٹ گن سے نشانہ بنایا گیا، جس کے باعث اس کی ایک آنکھ کی بینائی شدید متاثر ہوئی ہے۔ پریس کانفرنس کے دوران راہل گاندھی نے زخمی طالب علم کی ٹی شرٹ اٹھا کر اس کی کمر اور کندھوں پر موجود زخم بھی میڈیا کو دکھائے اور کہا، 'یہی ہوتی ہے پیلٹ گن'۔ انہوں نے کہا کہ مودی حکومت دعویٰ کر رہی ہے کہ احتجاج کے دوران پیلٹ گن کا استعمال نہیں کیا گیا، لیکن حقیقت سب کے سامنے ہے۔ راہل گاندھی نے کہا، "ان کے چہرے پر پیلٹ گن سے حملہ کیا گیا، جس کے باعث ان کی آنکھ خراب ہوگئی ہے اور انہیں دکھائی دینا بند ہوگیا ہے۔ کئی نوجوانوں کو شدید چوٹیں آئی ہیں۔ میں یقین کے ساتھ یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ اس نوجوان کی آنکھ کی بینائی محفوظ رہ پائے گی یا نہیں۔" انہوں نے بتایا کہ ساحل دہلی یونیورسٹی کا طالب علم ہے اور اپنے خاندان کی مالی معاونت کے لیے جز وقتی طور پر گاڑی بھی چلاتا ہے۔ راہل گاندھی کے مطابق ساحل بھی پیپر لیک کے متاثرین میں شامل ہے۔ وہ 2025 کے ایس ایس سی دہلی کانسٹیبل امتحان کے مبینہ پیپر لیک سے متاثر ہوا تھا اور اسے خدشہ ہے کہ امتحان کے انعقاد کے لیے ایک مرتبہ پھر اسی ایجنسی کو ذمہ داری دی گئی ہے، جس کے باعث پیپر لیک ہونے کا خطرہ برقرار ہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ ساحل سمیت ہزاروں طلبہ اپنے بہتر مستقبل، شفاف امتحانی نظام اور انصاف کے مطالبے کے لیے پرامن احتجاج کر رہے تھے، لیکن انہیں طاقت کے ذریعے خاموش کرانے کی کوشش کی گئی۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ پیپر لیک کے خلاف احتجاج کرنے والے نوجوانوں پر پیلٹ گن چلائی گئی اور ان پر لاٹھی چارج بھی کیا گیا۔ کانگریس کی جانب سے سوشل میڈیا پر جاری بیان میں کہا گیا کہ ساحل 20 جولائی کو دہلی میں پرامن احتجاج میں شریک تھا اور اب اسے اپنی ایک آنکھ کی مستقل بینائی کھونے کا خطرہ لاحق ہے۔ پارٹی نے کہا کہ طلبہ کی جائز تشویشات اٹھانے اور حکومت سے جوابدہی طلب کرنے پر ان کے خلاف کارروائی ناقابل قبول ہے۔ کانگریس نے کہا کہ وہ ساحل اور جوابدہی کا مطالبہ کرنے والے تمام طلبہ کے ساتھ کھڑی ہے۔ راہل گاندھی نے مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ وہ ملک کے تعلیمی نظام کے بحران کی علامت بن چکے ہیں اور انہیں فوری طور پر اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دینا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ احتجاج کرنے والے طلبہ کے تین بنیادی مطالبات ہیں۔ پہلا، مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان استعفیٰ دیں۔ دوسرا، طلبہ کے ساتھ مبینہ بربریت کے ذمہ دار افراد کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ اور تیسرا، وزیر اعظم نریندر مودی طلبہ اور ملک سے معافی مانگیں۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

ٹیم انڈیا کو ملی ایک اور خوشخبری، ہاردک پانڈیا کی فٹنس پر آئی رپورٹ

کم ہو سکتی ہے ٹیم کی پریشانی

ہندوستانی کرکٹ ٹیم نے انگلینڈ کے خلاف ونڈے فارمیٹ میں اچھی کارکردگی نہیں پیش کی۔ اس وقت ٹیم کو

اسٹار تیز گیند باز آل راؤنڈر ہاردک پانڈیا کی کمی محسوس ہو رہی تھی۔ تجربہ کار کھلاڑی ہاردک پانڈیا چوٹ کی وجہ سے آئی پی ایل 2026 کے بعد سے ہی میدان پر نہیں اترے ہیں۔ ٹیم انڈیا موجودہ وقت میں سفید گیند (وائٹ بال) میں بھی اچھی کارکردگی نہیں کر پا رہی ہے۔ افغانستان اور زمبابوے کے خلاف ہی ٹیم کو جیت ملی ہے۔ انگلینڈ کے خلاف ٹیم کی کارکردگی شرمناک رہی تھی۔ ایسے میں ٹیم کی سب سے بڑی کمیوں میں تجربہ کار آل راؤنڈر کی کمی رہی تھی۔ فینس اور مینجمنٹ کو انگلینڈ دورے پر ہاردک پانڈیا کی بہت زیادہ کمی محسوس ہوئی تھی۔ اب ان کی فٹنس پر ایک بڑا اپڈیٹ آیا ہے، جس سے ٹیم انڈیا کو جلد ہی خوشخبری مل سکتی ہے۔ آئی پی ایل 2026 کے دوران ہی ممبئی انڈینس کے کپتان ہاردک پانڈیا کو پریشانی شروع ہوئی تھی، جس کی وجہ سے ہی وہ آئی پی ایل کے بعد کوئی بھی مقابلہ نہیں کھیل رہے ہیں۔ ان کی فٹنس پر بی سی سی آئی اور ٹیم مینجمنٹ نے اپنی نظر بنائے رکھی ہے۔ اس درمیان ریو اسپورٹس کی ایک رپورٹ ہاردک پانڈیا کی فٹنس پر آئی ہے۔ ان کے مطابق، بی سی سی آئی کے سینٹر آف ایکسیلنس میں ہاردک پانڈیا نے 12 اوور پھینکنے شروع کر دیئے ہیں۔ وہ اپنے ریفلیکس کو تیز کرنے کے لئے کنکریٹ اور ٹائلوں پر پلاسٹک کی گیندوں سے ڈرل کر رہے ہیں، جس سے وہ جلد ہی پوری طرح سے فٹ ہو سکتے ہیں۔ ہاردک پانڈیا اگر اسی انداز میں اپنی فٹنس پر کام کرتے رہے، تو وہ ستمبر میں ویسٹ انڈیز کے خلاف ہونے والی ونڈے سیریز میں کھیلتے ہوئے نظر آ سکتے ہیں۔ ہندوستانی کرکٹ ٹیم لمبے وقت سے ہاردک پانڈیا کا متبادل تلاش کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ حالانکہ اس میں بی سی سی آئی اور سلیکٹروں کو اب تک کامیابی نہیں ملی ہے۔ نتیش کمار ریڈی پر ٹیم نے محنت کی لیکن وہ بھی بار بار زخمی ہو رہے ہیں، جس کی وجہ سے ہی ٹیم کی پریشانی بالکل بھی ختم نہیں ہو رہی ہے۔ ان کے بعد شیوم دوبے اور سوریانش شیڈگے کو موقع دیا جا رہا ہے۔ حالانکہ شیوم دوبے نے اب تک ونڈے فارمیٹ میں خود کو ثابت نہیں کیا ہے۔ وہیں سوریانش شیڈگے نے اب تک ٹی-20 میں بھی اپنی جگہ نہیں بنائی ہے۔

کیا کمال کا کھلاڑی ہے

ویبھو سوریہ ونشی کی طوفانی نصف سنچری کے قائل ہوئے ششی تھرور

محض 15 سال 118 دن کی عمر میں ویبھو سوریہ ونشی نے بین الاقوامی کرکٹ میں نصف سنچری بنا کر سب سے کم عمر میں نصف سنچری بنانے کا نیا ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔ ہندوستان کے نوجوان بلے باز ویبھو سوریہ ونشی نے زمبابوے کے خلاف پہلے ٹی-20 مقابلے میں دھماکہ خیز بلے بازی سے سب کی توجہ اپنی جانب مبذول کر لی۔ انگلینڈ کے خلاف ابتدائی 3 مقابلوں میں بڑی اننگز نہ کھیل پانے والے ویبھو نے ہرارے میں شاندار واپسی کرتے ہوئے صرف 18 گیندوں میں نصف سنچری مکمل کی۔ اس شاندار اننگز نے ہندوستان کو آسان جیت دلانے کے ساتھ ساتھ انہیں ریکارڈ بک میں بھی جگہ دلا دی۔ محض 15 سال 118 دن کی عمر میں ویبھو سوریہ ونشی نے بین الاقوامی کرکٹ میں نصف سنچری بنا کر سب سے کم عمر میں نصف سنچری بنانے کا نیا ریکارڈ قائم کر دیا۔ انہوں نے نیپال کے کشل ملا کا ریکارڈ توڑا۔ اس کامیابی کے ساتھ ویبھو نے ہندوستانی کرکٹ کی تاریخ میں ایک اور یادگار باب کا اضافہ کر دیا۔ ویبھو کی اس شاندار بلے بازی سے کانگریس کے رکن پارلیمنٹ ششی تھرور بے حد متاثر نظر آئے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر نوجوان بلے باز کی بھرپور تعریف کی۔ تھرور نے سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھا ہے کہ ''ویبھو! ہندوستان کے لیے پہلی نصف سنچری، وہ بھی صرف 18 گیندوں میں۔ کیا شاندار صلاحیت ہے! آج کے لیے اتنا کافی ہے، لیکن مجھے ان سے مستقبل میں بھی کئی بڑی اننگز کی امید ہے۔'' ان کی یہ پوسٹ سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو رہی ہے اور کرکٹ شائقین بھی ویبھو کی جم کر تعریف کر رہے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ زمبابوے کے ذریعہ دیے گئے 126 رن کے ہدف کا تعاقب کرنے اتری ہندوستانی ٹیم کو ویبھو نے تیز شروعات دلائی۔ انہوں نے 16.263 کے اسٹرائیک ریٹ سے بلے بازی کرتے ہوئے 18 گیندوں میں 50 رن بنائے۔ اس دوران ان کے بلے سے 4 چوکے اور 4 شاندار چھکے نکلے۔ ان کی تیز رفتار اننگز کی بدولت ہندوستان نے محض 2.13 اوورز میں 7 وکٹ سے مقابلہ اپنے نام کر لیا۔ واضح رہے کہ انگلینڈ کے خلاف ٹی-20 سیریز میں ویبھو کی کارکردگی توقعات کے مطابق نہیں رہی تھی۔ ابتدائی 3 اننگز میں انہوں نے 14، 13 اور 15 رن بنائے تھے، جس کے بعد ان کے انتخاب پر سوال اٹھنے لگے تھے۔ تاہم زمبابوے کے خلاف اس یادگار اننگز نے تمام تنقیدوں کا جواب دے دیا اور ثابت کر دیا کہ ان میں بڑے اسٹیج پر کامیاب ہونے کی پوری صلاحیت موجود ہے۔ جی ہاں، کانگریس لیڈر اور رکن پارلیمنٹ ششی تھرور بھارتی نوجوان بلے باز ویبھو سوریہ ونشی کی طوفانی اننگز اور ریکارڈ ساز کارکردگی کے سچے مداح بن چکے ہیں۔ زمبابوے کے خلاف پہلے ٹی ٹوئنٹی (T20I) میچ میں ویبھو سوریہ ونشی نے صرف 15 سال اور 118 دن کی عمر میں محض 18 گیندوں پر طوفانی نصف سنچری اسکور کی۔ اس کارنامے کے بعد ششی تھرور نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس (X) پر ان کی جم کر تعریف کی اور انہیں ایک غیر معمولی صلاحیت کا حامل کھلاڑی قرار دیا۔ ششی تھرور نے ویبھو سوریہ ونشی کی اس شاندار اننگز پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ایکس (X) پر لکھا۔ 126 رن کے ہدف کا پیچھا کرتے ہوئے ویبھو نے 263.16 کے زبردست اسٹرائیک ریٹ سے بیٹنگ کی۔ انہوں نے اپنی اس مختصر مگر دھماکے دار اننگز میں 4 شاندار چوکے اور 4 گگن چمبی چھکے لگائے۔ اس نصف سنچری کے ساتھ ہی وہ بین الاقوامی ٹی ٹوئنٹی کرکٹ کی تاریخ میں ففٹی بنانے والے دنیا کے سب سے کم عمر ترین کھلاڑی بن گئے ہیں۔ یہ پہلا موقع نہیں ہے جب ششی تھرور ویبھو کی تعریف کر رہے ہیں۔ اس سے قبل جب ویبھو نے گھریلو کرکٹ (وجے ہزارے ٹرافی) میں شاندار سنچری بنائی تھی، تب بھی تھرور نے ان کا موازنہ سچن ٹنڈولکر کے ابتدائی دنوں سے کیا تھا اور بی سی سی آئی (BCCI) سے انہیں جلد قومی ٹیم میں جگہ دینے کی وکالت کی تھی۔

گلاسگو میں بھارت کی تمغوں کی امیدوں کو بڑا جھٹکا، ریسلنگ

ہاکی اور بیڈ منٹن جیسے بڑے کھیل فہرست سے باہر

کامن ویلتھ گیمز 2026 میں بھارت 125 کھلاڑیوں کے ساتھ 8 کھیلوں میں حصہ لے رہا ہے، لیکن کئی اہم کھیلوں کے پروگرام سے خارج ہونے کے باعث تمغوں کی دوڑ پہلے کے مقابلے میں زیادہ مشکل ہو گئی ہے۔ برمنگھم کامن ویلتھ گیمز 2022 میں بھارت نے مجموعی طور پر 61 تمغے جیتے تھے، جن میں سے 30 تمغے ایسے کھیلوں میں حاصل ہوئے تھے جو اس بار گلاسگو کامن ویلتھ گیمز کے شیڈول میں شامل ہی نہیں ہیں۔ ان میں ریسلنگ، ہاکی، بیڈمنٹن سمیت کئی ایسے کھیل شامل ہیں جن میں بھارت روایتی طور پر مضبوط دعویدار رہا ہے۔ گلاسگو میں شروع ہونے والے کامن ویلتھ گیمز 2026 میں بھارتی دستے کو سخت امتحان کا سامنا ہوگا۔ بھارت اس بار 125 کھلاڑیوں کے ساتھ صرف 8 کھیلوں میں حصہ لے رہا ہے، لیکن کئی ایسے کھیل پروگرام سے خارج کر دیے گئے ہیں جن میں بھارت ہمیشہ مضبوط دعویدار رہا ہے۔ اس کا براہِ راست اثر بھارت کی تمغوں کی تعداد پر پڑ سکتا ہے۔ برمنگھم 2022 کامن ویلتھ گیمز میں بھارت نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مجموعی طور پر 61 تمغے جیتے تھے اور تمغوں کی فہرست میں چوتھا مقام حاصل کیا تھا۔ ان میں سے تقریباً 30 تمغے ایسے کھیلوں سے آئے تھے جو اس بار گلاسگو گیمز کا حصہ نہیں ہیں۔ ریسلنگ، ہاکی، بیڈمنٹن اور کرکٹ جیسے مقبول کھیل اس بار شامل نہیں کیے گئے، جبکہ شوٹنگ کو بھی مسلسل دوسری مرتبہ جگہ نہیں ملی ہے۔ گلاسگو 2026 کا انعقاد گزشتہ ایڈیشنز کے مقابلے میں محدود پیمانے پر کیا جا رہا ہے۔ اخراجات کم رکھنے کے لیے کھیلوں کی تعداد کم کر دی گئی ہے اور کوئی نئی اسپورٹس سہولت تعمیر نہیں کی گئی۔ جولائی 2023 میں آسٹریلیا کی ریاست وکٹوریہ نے بڑھتے ہوئے اخراجات کے باعث میزبانی سے دستبرداری اختیار کر لی تھی، جس کے بعد گلاسگو نے یہ ذمہ داری سنبھالی۔ گلاسگو گیمز تقریباً 150 ملین پاؤنڈ کے بجٹ میں منعقد ہو رہے ہیں۔ تمام مقابلے 2014 کے کامن ویلتھ گیمز میں استعمال ہونے والے موجودہ وینیوز پر کرائے جا رہے ہیں۔ کھلاڑیوں کے لیے الگ کامن ویلتھ ولیج بھی تعمیر نہیں کیا گیا، بلکہ انہیں مقامی ہوٹلوں اور یونیورسٹیوں میں ٹھہرایا گیا ہے۔ تمام مقابلے صرف چار بڑے وینیو کمپلیکس تک محدود رکھے گئے ہیں۔ ریسلنگ، ہاکی اور بیڈمنٹن جیسے کھیلوں میں بھارت کی تمغوں کی امیدیں ہمیشہ مضبوط رہی ہیں۔ ان کھیلوں کی عدم موجودگی کے باعث بھارت کی مجموعی میڈل ٹالی متاثر ہو سکتی ہے۔ تاہم بھارتی دستے میں کئی باصلاحیت کھلاڑی شامل ہیں اور چند کھیلوں کے ساتھ پیرا اسپورٹس میں بھی ملک کو تمغوں کی امید ہے۔ گلاسگو 2026 میں بھارت کے لیے اصل چیلنج صرف تمغے جیتنا نہیں بلکہ محدود کھیلوں میں بھی اپنی برتری برقرار رکھنا ہوگا۔ اب سب کی نظریں اس بات پر ہیں کہ بھارتی کھلاڑی ان مشکل حالات میں کیسا مظاہرہ کرتے ہیں۔

جوس بٹلر کے نام بڑی کامیابی، کرس گیل کا ریکارڈ توڑ دیا

ٹی ۲۰/ورلڈ کپ ۲۰۲۶/میں جدوجہد کے بعد جوس بٹلر ایک بار پھر عمدہ فارم میں نظر آ رہے ہیں

ٹی20 ورلڈ کپ 2026 میں جدوجہد کے بعد جوس بٹلر ایک بار پھر عمدہ فارم میں نظر آ رہے ہیں۔ حال ہی میں بھارت کے خلاف پانچ ٹی20 میچوں کی سیریز میں انہوں نے 43 کی اوسط اور 182 کے اسٹرائیک ریٹ سے 175 رنز بنائے۔ سیریز کے پانچویں میچ میں انہوں نے صرف 64 گیندوں پر 131 رنز کی دھواں دار اننگز کھیل کر سب کو متاثر کیا۔ انگلینڈ کے تجربہ کار وکٹ کیپر بلے باز جوس بٹلر ٹی20 کرکٹ میں دوسرے سب سے زیادہ رنز بنانے والے بلے باز بن گئے ہیں۔ بٹلر نے اس معاملے میں ویسٹ انڈیز کے سابق جارح مزاج بلے باز کرس گیل کو پیچھے چھوڑ دیا۔ انہوں نے یہ سنگ میل دی ہنڈرڈ ٹورنامنٹ میں مانچسٹر سپر جائنٹس کی نمائندگی کرتے ہوئے لندن اسپرٹ کے خلاف میچ میں 11 گیندوں پر 16 رنز کی اننگز کھیل کر حاصل کیا۔ اب بٹلر کے نام ٹی20 کرکٹ میں مجموعی طور پر 572,14 رنز درج ہو چکے ہیں۔ Cricket جوس بٹلر ٹی20 کرکٹ میں اب تک 9 سنچریاں اور 102 نصف سنچریاں بنا چکے ہیں۔ دوسری جانب کرس گیل نے 455 اننگز میں 562,14 رنز اسکور کیے تھے، جن میں 22 سنچریاں اور 88 نصف سنچریاں شامل ہیں۔ اس

فارمیٹ میں سب سے زیادہ رنز بنانے کا عالمی ریکارڈ ویسٹ انڈیز کے کیرون پولارڈ کے نام ہے، جنہوں نے 663 اننگز میں 803,14 رنز بنائے ہیں۔ پولارڈ سے آگے نکلنے کے لیے بٹلر کو اب صرف 231 رنز کی ضرورت ہے۔ ٹی20 ورلڈ کپ 2026 میں جدوجہد کے بعد جوس بٹلر ایک بار پھر عمدہ فارم میں نظر آ رہے ہیں۔ حال ہی میں بھارت کے خلاف پانچ ٹی20 میچوں کی سیریز میں انہوں نے 43 کی اوسط اور 182 کے اسٹرائیک ریٹ سے 175 رنز بنائے۔ سیریز کے پانچویں میچ میں انہوں نے صرف 64 گیندوں پر 131 رنز کی دھواں دار اننگز کھیل کر سب کو متاثر کیا۔ ٹی20 انٹرنیشنل کرکٹ میں سب سے زیادہ رنز بنانے والے بلے بازوں کی فہرست میں جوس بٹلر اس وقت تیسرے نمبر پر موجود ہیں۔ انہوں نے 160 میچوں میں 148 کے اسٹرائیک ریٹ سے 212,4 رنز بنائے ہیں، جن میں 2 سنچریاں اور 28 نصف سنچریاں شامل ہیں۔ اس فہرست میں ان سے آگے صرف پاکستان کے بابر اعظم (596,4 رنز) اور بھارت کے روہت شرما (231,4 رنز) ہیں، جبکہ روہت پہلے ہی ٹی20 انٹرنیشنل کرکٹ سے ریٹائر ہو چکے ہیں۔

طلبہ کی حمایت میں سامنے آئیں سوندریا رجنی کانت

کہا۔'ان کی آواز کو عزت کے ساتھ سنا جانا چاہیے

فلم ساز اور سپر اسٹار رجنی کانت کی چھوٹی بیٹی سوندریا رجنی کانت ان دنوں طلبہ کی حمایت میں دیے گئے اپنے بیان کے سلسلے میں خبروں میں ہیں۔ انہوں نے دہلی کے جنتر منتر پر احتجاج کرنے والے طلبہ سے اظہارِ یکجہتی کرتے ہوئے کہا کہ طلبہ ملک کا مستقبل ہیں اور ان کی آواز کو عزت، وقار اور حساسیت کے ساتھ سنا جانا چاہیے۔ جمعہ کو سوندریا رجنی کانت نے انسٹاگرام پر ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے لکھا، "میں بھارت کے طلبہ کے ساتھ مکمل یکجہتی کے ساتھ کھڑی ہوں۔ طلبہ کی آواز کو احترام، وقار اور حساسیت کے ساتھ سنا جانا چاہیے کیونکہ یہی نوجوان ملک کا مستقبل ہیں۔ انہوں نے اپنی پوسٹ میں مزید کہا کہ ہر طالب علم کو ایسا تعلیمی نظام ملنا چاہیے جو اس کے اندر اعتماد پیدا کرے اور اسے آگے بڑھنے کی امید دے۔ ان کے مطابق ایک بہتر، شفاف اور قابلِ اعتماد تعلیمی نظام کے لیے مسلسل کوششیں ضروری ہیں تاکہ طلبہ کو منصفانہ ماحول میسر آ سکے۔ سوندریا رجنی کانت کے علاوہ ملیالم فلموں کی معروف اداکارہ منجو واریئر نے بھی طلبہ کے احتجاج پر اپنا مؤقف

پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی معاملے میں سیاست سے پہلے انسانیت کو ترجیح دینی چاہیے اور نوجوانوں کو سوال پوچھنے، اپنی مشکلات بیان کرنے اور حکومت سے جواب طلب کرنے کا مکمل حق حاصل ہے۔ منجو واریئر نے کہا کہ ملک کے امتحانی نظام پر عوام کا اعتماد برقرار رکھنا انتہائی ضروری ہے، اور یہ اعتماد اسی وقت مضبوط ہوگا جب نظام میں شفافیت، جوابدہی اور غیر جانبداری ہوگی۔ ان کے مطابق طلبہ کو خوف نہیں بلکہ امید اور بہتر مستقبل ملنا چاہیے۔ واضح رہے کہ دہلی کے جنتر منتر پر کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کے کارکن امتحانی نظام میں مبینہ بے ضابطگیوں کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔ مظاہرین نیٹ-یو جی پیپر لیک سمیت امتحانات سے متعلق مختلف تنازعات پر اپنی ناراضی ظاہر کرتے ہوئے مرکزی وزیرِ تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ امتحانی نظام میں اصلاحات اور ذمہ داری کا تعین ناگزیر ہے تاکہ طلبہ کے مستقبل کے ساتھ کسی بھی قسم کی ناانصافی نہ ہو۔

عادل حسین کا انکشاف: او ٹی ٹی نے مجھے ''اینیمل'' جیسی فلموں کو نہ کہنے کی آزادی دی

معروف اداکار عادل حسین نے کہا ہے کہ او ٹی ٹی پلیٹ فارمز سے ملنے والے اچھے معاوضے کی بدولت وہ ایسی فلموں کو آسانی سے ٹھکرا سکتے ہیں

معروف اداکار عادل حسین نے کہا ہے کہ او ٹی ٹی پلیٹ فارمز سے ملنے والے اچھے معاوضے کی بدولت وہ ایسی فلموں کو آسانی سے ٹھکرا سکتے ہیں جو ان کے نظریات یا اقدار سے مطابقت نہیں رکھتیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ وہ سندیپ ریڈی وانگا کی فلم ''اینیمل'' جیسی فلم کبھی نہیں کریں گے۔ معروف اداکار عادل حسین نے کہا ہے کہ او ٹی ٹی پلیٹ فارمز سے ملنے والے اچھے معاوضے کی بدولت وہ ایسی فلموں کو آسانی سے ٹھکرا سکتے ہیں جو ان کے نظریات یا اقدار سے مطابقت نہیں رکھتیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ وہ سندیپ ریڈی وانگا کی فلم ''اینیمل'' جیسی فلم کبھی نہیں کریں گے۔ اسکرین کو دیے گئے ایک خصوصی انٹرویو میں عادل حسین نے خود کو خوش قسمت ترین اداکاروں میں سے ایک قرار دیتے ہوئے کہا کہ انہیں ملک اور دنیا کے مختلف حصوں سے مسلسل کام کی پیشکش ہوتی رہتی ہے، جس کی وجہ سے انہیں مالی تحفظ حاصل ہے۔ انہوں نے کہا ''میں ان خوش قسمت اداکاروں میں سے ہوں جنہیں مختلف زبانوں، مختلف ممالک اور مختلف پلیٹ فارمز سے مسلسل کردار ملتے رہتے ہیں۔ میں نیٹ فلکس انڈیا کی مہنگی ترین سیریز ''آپریشن سفید ساگر'' کا حصہ ہوں، جس کے لیے مجھے بہت اچھا معاوضہ ملا۔ اسی طرح مسافر کیفے کے لیے بھی مجھے اچھی ادائیگی کی گئی۔ عادل حسین اس وقت اپنے مصروف شیڈول میں تین مختلف پروجیکٹس پر کام کر رہے ہیں۔ وہ سب سے پہلے پدما کمار نرسمہا مورتی کی فلم ''من میکس میاؤزا کی'' میں نظر آئیں گے، جو ۲۴/جولائی کو سنیما گھروں میں ریلیز ہوگی۔ اس کے ساتھ ہی وہ وکرانت میسی کی پروڈیوس کردہ نیٹ فلکس سیریز ''مسافر کیفے'' میں بھی دکھائی دیں گے، جبکہ ۷/اگست کو وہ کارگل جنگ پر مبنی نیٹ فلکس کی سیریز ''آپریشن سفید ساگر'' میں ایئر مارشل ونود پٹنی کا کردار ادا کرتے نظر آئیں گے۔ انہوں نے کہا ''جب میں کہتا ہوں کہ مجھے اچھا معاوضہ ملتا ہے، تو ممکن ہے دوسرے اداکاروں کے مقابلے میں وہ کم ہو، لیکن میں نے اپنی زندگی اس انداز میں ترتیب دی ہے کہ اسی آمدنی میں خوشی سے گزارا ہو جاتا ہے، اور یہی میرے لیے کافی ہے۔ عادل حسین نے اس سے قبل بھی کہا تھا کہ وہ ''کبیر سنگھ'' میں کام کرنے پر افسوس کرتے ہیں۔ ان کے مطابق، یہ ان کے کریئر کی واحد فلم تھی جس میں انہوں نے اسکرپٹ پڑھے بغیر کام کیا۔ انہوں نے فلم کو ''خواتین مخالف'' قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ یہ تشدد کی ترویج کرتی ہے اور وہ فلم دیکھتے ہوئے صرف ۲۰/منٹ بعد ہی سینما ہال سے باہر آ گئے تھے۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر انہیں ۱۰۰/ سے ۲۰۰/ کروڑ روپے بھی دیے جائیں تو وہ ''اینیمل'' جیسی فلم میں کام نہیں کریں گے۔

دلہنیا لے آئے گی میں خوشالی کمار دلکش انداز، مزاح سے بھرپور فلم آج سینما گھروں میں ریلیز

فلم میں خوشالی کمار کے ساتھ سینئر اداکار مہیش مانجریکر اور معروف اداکار پیوش مشرا بھی اہم کرداروں میں نظر آئیں گے۔

نئی دہلی: فلم میں خوشالی کمار کے ساتھ سینئر اداکار مہیش مانجریکر اور معروف اداکار پیوش مشرا بھی اہم کرداروں میں نظر آئیں گے۔ تجربہ کار اور باصلاحیت فنکاروں کے ساتھ کام کرنا خوشالی کے سوچے سمجھے فلمی انتخاب کی عکاسی کرتا ہے اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ اپنے کیریئر میں معیاری سینما کو ترجیح دے رہی ہیں۔ خوشالی کمار ایسے وقت میں مختلف نوعیت کے کردار ادا کر رہی ہیں، اداکارہ خوشالی کمار گزشتہ چند برسوں سے ایسی فلموں اور پروجیکٹس کا حصہ بن رہی ہیں جو صرف ان کے نام کی وجہ سے نہیں بلکہ مضبوط کہانی، معیاری مواد اور منفرد پیشکش کی بدولت توجہ حاصل کر رہے ہیں۔ انہوں نے مسلسل ایسے کرداروں کا انتخاب کیا ہے جو ان کی اداکاری کی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہیں اور انہیں ایک سنجیدہ اداکارہ کے طور پر شناخت دلاتے ہیں۔ حال ہی میں بھارت کی مقبول او ٹی ٹی سیریز ''سپنے ورسز ایوری ون 2'' میں خوشالی کمار کی اداکاری کو ناظرین اور ناقدین دونوں نے خوب سراہا۔ اس سیریز میں ان کی پرفارمنس کو نہایت فطری، پختہ اور متاثر کن قرار دیا گیا، جبکہ شائقین کو ان کی اداکاری کا ایک نیا اور مختلف انداز دیکھنے کا موقع ملا۔ اس کامیابی نے یہ بھی ثابت کیا کہ خوشالی صرف روایتی کمرشل فلموں تک محدود رہنے کے بجائے مضبوط کہانیوں اور معیاری مواد پر مبنی پروجیکٹس کو ترجیح دے رہی ہیں۔ اب خوشالی کمار اپنی نئی فلم ''دلہنیا لے آئے گی'' کے ذریعے ایک بار پھر ناظرین کے سامنے آ رہی ہیں۔ یہ ایک خاندانی کامیڈی فلم ہے جس کی ہدایت کاری آکاش آدتیہ لاما نے کی ہے، جبکہ اسے ایک آزاد پروڈکشن ہاؤس نے پروڈیوس کیا ہے۔ فلم میں خوشالی کمار کے ساتھ سینئر اداکار مہیش مانجریکر اور معروف اداکار پیوش مشرا بھی اہم کرداروں میں نظر آئیں گے۔

تجربہ کار اور باصلاحیت فنکاروں کے ساتھ کام کرنا خوشالی کے سوچے سمجھے فلمی انتخاب کی عکاسی کرتا ہے اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ اپنے کیریئر میں معیاری سینما کو ترجیح دے رہی ہیں۔ خوشالی کمار ایسے وقت میں مختلف نوعیت کے کردار ادا کر رہی ہیں، جب مواد پر مبنی فلموں کو شائقین کی جانب سے بھرپور پذیرائی مل رہی ہے۔ ان کی فلموگرافی میں مسلسل تنوع دیکھنے کو مل رہا ہے۔ انہوں نے آر مادھون کے ساتھ تھرلر فلم ''دھوکہ: راؤنڈ ڈی کارنرز''، پرتیک گاندھی کے ساتھ سماجی ڈرامہ ''ڈیڑھ بیگھا زمین''، او ٹی ٹی سیریز ''سپنے ورسز ایوری ون 2'' اور اب کامیڈی فلم ''دلہنیا لے آئے گی'' کے ذریعے اپنی اداکاری کے مختلف رنگ پیش کیے ہیں۔ ''دلہنیا لے آئے گی'' خوشالی کمار کے فلمی سفر میں ایک اور اہم اضافہ سمجھی جا رہی ہے۔ محبت، خاندان، جذبات اور ہلکے پھلکے مزاح سے بھرپور یہ فلم ہر عمر کے ناظرین کے لیے تفریح کا مکمل پیکج پیش کرنے کا دعویٰ کرتی ہے۔ مختلف اصناف میں خود کو منوانے کی کوشش کرنے والی خوشالی کمار کی یہ نئی فلم آج، 24 جولائی، جمعہ کے روز ملک بھر کے سینما گھروں میں ریلیز ہو گئی ہے۔ فلم کی کہانی نویا نامی لڑکی کے گرد گھومتی ہے جو ایک امیر بزنس مین کی اکلوتی بیٹی ہے۔ اس کی شادی کے گرد گھومتے ڈرامے میں اچانک کئی ممکنہ دولہوں کی انٹری ہوتی ہے، جس کے بعد ایک دلچسپ اور مزاحیہ سچویشن پیدا ہو جاتی ہے۔ فلم میں اہم اداکاروں نے اپنی اداکاری کے جوہر دکھائے ہیں۔ اس فلم کو سدھارتھ بنرجی، آکاش ادتیہ لاما اور وکاس اگروال نے مل کر پروڈیوس کیا ہے۔ فلم کے گانے جیسے کہ جلوہ اور کر لے شادی ریلیز سے پہلے ہی سوشل میڈیا پر کافی مقبول ہو چکے ہیں اور انہیں بہترین برائیڈل اینتھم قرار دیا جا رہا ہے۔

ممبئی میں نیٹ پیپر لیک کے خلاف

موسلا دھار بارش میں سڑکوں پر اترے معروف فنکار

دہلی کے جنتر منتر کے بعد اب ممبئی میں بھی نیٹ پیپر لیک کا معاملہ زور پکڑ گیا ہے۔ دادر میں موسلا دھار بارش کے باوجود 1500 سے زائد طلبہ احتجاج کے لیے سڑکوں پر نکل آئے، جہاں معروف ریپر رفتار، عمران خان، الایا ایف اور رسیکا دوگل سمیت 9 نمایاں فنکاروں نے زمینی سطح پر پہنچ کر طلبہ کی حمایت کا اظہار کیا۔ دہلی کے جنتر منتر کے بعد نیٹ امتحان کے مبینہ پیپر لیک کے خلاف احتجاج کی گونج اب ممبئی تک پہنچ گئی ہے۔ دادر کے تاریخی شیواجی پارک میں موسلا دھار بارش بھی طلبہ کے جوش کو کم نہ کر سکی۔ ہاتھوں میں پلے کارڈز اور انصاف کی امید لیے 1500 سے زائد طلبہ سڑکوں پر نکل آئے، جہاں ان کے نعروں سے پورا علاقہ گونج اٹھا۔ معروف ریپر رفتار صرف حمایت کے اظہار کے لیے نہیں آئے بلکہ انہوں نے ایک رضا کار کی حیثیت سے احتجاجی مارچ میں سرگرم کردار ادا کیا۔ بارش کے دوران وہ مظاہرین کی رہنمائی کرتے، نظم و ضبط برقرار رکھنے کی اپیل کرتے اور طلبہ کا حوصلہ بڑھاتے نظر آئے۔ اداکار عمران خان بھی ایک طویل عرصے بعد کسی سماجی مسئلے پر عوام کے درمیان نظر آئے۔ ممبئی کی بارش کے باوجود وہ طلبہ کے ساتھ مارچ میں شریک ہوئے، جس سے احتجاج میں شریک نوجوانوں کا حوصلہ مزید بلند ہوا۔ 'مرزا پور' فیم اداکارہ رسیکا دوگل، گلوکار انو جین اور ریپر ایمیو ے بنٹائی بھی احتجاج کی صفِ اول میں دکھائی دیے۔ رسیکا دوگل نے امتحانی نظام میں شفافیت اور جوابدہی کا مطالبہ کیا، جبکہ انو جین اور ایمیو ے بنٹائی نے بھی طلبہ کے حق میں آواز بلند کی۔ اداکار اور ڈانسر کنور امرجیت سنگھ نے عوام سے اپیل کی کہ اس مسئلے کو سیاست سے بالاتر ہو کر دیکھا جائے۔ اداکارہ الایا ایف نے طلبہ کے ساتھ مارچ میں شرکت کی اور بعد میں سوشل میڈیا پر تصاویر شیئر کرتے ہوئے امیدواروں کے حوصلے کی تعریف کی۔ احتجاج کے دوران ممبئی پولیس سخت سکیورٹی انتظامات کے ساتھ موجود رہی۔ اداکارہ عائشہ خان نے بعد میں دعویٰ کیا کہ احتجاج شروع ہونے سے پہلے صرف سڑک کنارے کھڑے ہونے پر ہی پولیس نے انہیں حراست میں لے لیا تھا۔ فیشن آئیکون عرفی جاوید اپنی بہنوں ڈولی اور آصفی کے ساتھ طلبہ کی حوصلہ افزائی کے لیے دادر پہنچی تھیں، لیکن مختلف مقامات پر پولیس کارروائی اور لوگوں کی گرفتاریوں کو دیکھتے ہوئے سکیورٹی وجوہات کی بنا پر انہیں واپس لوٹنا پڑا۔